



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مناظرہ پنجاب

مجاہدہ شیر پیشہ اہل سنت

أَدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ
(قرآن کریم: النحل، آیت نمبر: ۱۲۵)

مجاہدہ شیر پیشہ اہل سنت

۳۱.....۵.....۱۲

جلد ثانی

مرتب

شہزادگان مشہود ملت :

نبیرہ مظہر اعلیٰ حضرت، مولانا الحاج حسان رضا شمتی صاحب قبلہ مدظلہ النورانی
وارث علوم شیر پیشہ اہل سنت نبیرہ مظہر اعلیٰ حضرت الحاج ابو الفضل محمد شایان رضا یدوی
فاضل الجامعۃ الاشرفیہ مبدک پور

مناظرہ پنجاب

مجاہد شیریشہ اہل سنت

رَبَّنَا اقْبَلْ مِنَّا (اَنْتَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب :	مجاہد شیریشہ اہل سنت جلد ثانی
محرک مسعود :	-----
تصحیح جدید :	خلیفہ حضور شیریشہ اہل سنت قاری محبوب علی خاں مدظلہ النورانی
مرتب :	شہزادگان مشہود ملت حفظہم اللہ تعالیٰ من جمیع البلیات
کمپوزنگ :	مولانا شایان رضا زیدی ششمتی مصباحی، حافظ سعید رضا خاں۔
ترتیب کار :	مولانا عبدالقادر مصباحی
صفحات :	۵۷۸
اشاعت بار اول :	بموقع عرس قاضی مارہرہ شریف ۱۴۳۳ھ
تعداد اشاعت :	۱۱۰۰۰ گیارہ سو

ناشر :	ششمتی اکیڈمی آستانہ عالیہ ششمتیہ ششمت نگر پبلی، بحیث شریف، یو پی
رابطہ نمبر :	09616977067_08756503700_09997003192

شیر پیشہ اہل سنت، قائد اہل
سنت، سیف من سیوف اللہ، شہید فی
سبیل اللہ، امام المناظرین، غیظ
المنافقین، محمود المعاصرین، مظہر اعلیٰ حضرت،
حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ وقاری ابوالفتح
عبید الرضا حضور سیدنا محمد حشمت علی قادری برکاتی
رضوی، علیہ الرحمۃ والرضوان کے عظیم مناظروں
کا عظیم انسائیکلو پیڈیا جس کا تاریخی نام
مجاہدہ شیر پیشہ اہل سنت
(۱۳۳۱ھ) ہے۔

مناظرہ پنجاب

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مجاہد شیر پیشہ اہل سنت دوسری جلد

فہرست مضامین

شمار نمبر	مشمولات	صفحہ نمبر
(۱).....انتساب	۱۹	
(۲).....شرف عقیدت	۲۱	
(۳).....حضور مظہر اعلیٰ حضرت بزم رضویت کے روح رواں	۲۵	
(۴).....حضور شیر پیشہ اہل سنت حامل اوصاف کثیرہ	۲۶	۷
(۵).....مناظرہ ادبی کے لطائف	۲۹	
(۶).....حضور شیر پیشہ اہل سنت کا مختصر علم اور حدیث مبارکہ کا شیر انخلہ	۲۹	
(۷).....منظور اور مناظرہ کے حرف برابر ہیں	۳۲	
(۸).....مناظرہ گیا بہار اور مدعی، مدعی علیہ ایک لطیفہ	۳۳	
(۹).....حضور شیر پیشہ اہل سنت کے دلائل برمدعی و مدعی علیہ	۳۶	
(۱۰).....ہدایہ میں مدعی اور مدعی علیہ کی تعریفات	۳۸	
(۱۱).....منظور اور لطیفہ خصم	۴۰	
(۱۲).....معنی خاتم النبیین پر بعض دیباچہ کی حق توضیحات	۴۲	
(۱۳).....حج کے دوران سفر منظور کا شیر رضا سے استفسار مسئلہ یلملم	۴۴	
(۱۴).....حضور شیر پیشہ اہل سنت کا انتقال پر ملال	۴۶	
(۱۵).....شہرید گنگوہی کی قریب مرگ کی حالت	۴۹	
(۱۶).....ملایان دیوبندیہ کے قریب الموت کے حالات	۴۹	۷
(۱۷).....حضور شیر پیشہ اہل سنت اور ایک تجزیاتی مطالعہ	۵۷	
(۱۸).....حضور شیر پیشہ اہل سنت کے بتدائی حالات	۵۸	
(۱۹).....دستار بندی	۵۹	

مجاہد شیریشہ اہل سنت مناظرہ پنجاب

- (۲۰)..... شرف بیعت..... خلافت واجازت..... ۶۰
- (۲۱)..... پہلا مناظرہ..... ۶۱
- (۲۲)..... خواب میں حضور اعلیٰ حضرت کی زیارت و بشارت..... ۶۲
- (۲۳)..... خدمات تدریس..... تاریخی مناظرہ..... ۶۳
- (۲۴)..... یادگار مناظرہ اور مہینے میں چاند پوری کا فرار..... ۶۴
- (۲۵)..... فیض آباد کا تاریخی مقدمہ..... ۶۶
- (۲۶)..... سیاسی امور میں اختلاف..... ۶۹
- (۲۷)..... حضور ملک العلماء ظفر الدین بہاری کا مکتوب گرامی..... ۷۲
- ۸ (۲۸)..... حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی کا مکتوب گرامی..... ۷۳
- (۲۹)..... حضور مفسر اعظم ہند کی زبانی واقعہ مناظرہ سڈیلہ..... ۷۵
- (۳۰)..... علامہ ابوالحسنات قادری..... علامہ ابوالبرکات قادری..... ۷۸
- (۳۱)..... رنگون بر مالک میانمار میں رشوت کی پیش کش..... ۸۰
- (۳۲)..... جرأت اور حوصلہ..... ۸۱
- (۳۳)..... اعلیٰ حضرت کا روحانی تصرف..... ۸۴
- (۳۴)..... ایک روشن کرامت..... ۸۶
- (۳۵)..... بد مذہبوں سے نفرت و قلبی عداوت..... محدث اعظم پاکستان سے خصوصی تعلق..... ۸۷
- (۳۶)..... آخری تمنا۔ انتقال پر ملال..... ۸۸
- (۳۷)..... نعرہ حق..... ۹۱

مناظرہ لاہور، پاکستان

- (۳۸)..... مناظرہ لاہور..... ۹۷
- ۸ (۳۹)..... تفصیل بالا جمال مناظرہ لاہور..... ۱۰۱
- (۴۰)..... آخری قطعی فیصلہ کن لاہور کا مناظرہ..... ۱۰۵
- (۴۱)..... نقل تحریر سکرٹری جمعیتہ الاحناف لاہور..... ۱۰۹
- (۴۲)..... نقل کھلی چھٹی بنام اشرفی تھانوی..... ۱۱۱

- ۱۱۳..... استدعا (۴۳)
- ۱۱۴..... دیوبندیوں کا مضطربانہ فرار! مناظرہ سے بچنے کے حیلے (۴۴)
- ۱۱۵..... وہابیہ کی غلط بیانی (۴۵)
- ۱۱۵..... وہابیہ دیوبندیہ ہوشیار (۴۶)
- ۱۱۶..... اشرفی تھانوی کی شکست اول (۴۷)
- ۱۲۱..... نقل تحریر اشرفی تھانوی (۴۸)
- ۱۲۳..... لاہور میں وہابیت کا خاتمہ..... مولوی احمد علی کی وہابیت کا انکشاف (۴۹)
- ۱۲۵..... مناظرہ سے بچنے کی ایک نہایت شرمناک تدبیر (۵۰)
- ۱۲۸..... اشرفی تھانوی کی دس روشن شکستیں (۵۱)
- ۱۲۸..... پہلی شکست (۵۲)
- ۱۲۸..... دوسری شکست (۵۳)
- ۱۲۸..... تیسری شکست (۵۴)
- ۱۲۹..... چوتھی شکست (۵۵)
- ۱۲۹..... پانچویں شکست (۵۶)
- ۱۲۹..... چھٹی شکست (۵۷)
- ۱۳۰..... ساتویں شکست (۵۸)
- ۱۳۰..... آٹھویں شکست (۵۹)
- ۱۳۰..... نویں شکست (۶۰)
- ۱۳۱..... دسویں شکست (۶۱)
- ۱۳۲..... مسلمانانِ لاہور کو دو عظیم الشان فائدے (۶۲)
- ۱۳۳..... اعلان (۶۳)

۹

۹

مناظرہ اداری، اعظم گڑھ یوپی

- ۱۳۷..... مناظرہ اداری (۶۴)
- ۱۳۵..... تفصیل بالا جمال مناظرہ اداری (۶۵)

مجاہدہ شیر بیشہ اہل سنت مناظرہ پنجاب

- (۶۶)..... تقدیم مناظرہ ادری..... ۱۴۹
- (۶۷)..... مناظرے کے فائدہ..... ۱۵۰
- (۶۸)..... خصوصیات..... ۱۵۴
- (۶۹)..... ضروری تنبیہ..... ۱۵۶
- (۷۰)..... مقدمہ..... ۱۵۹
- (۷۱)..... خلاصہ کلام..... ۱۵۹
- (۷۲)..... کچھ مناظرہ سلاٹوالی کے بارے میں..... ۱۷۱
- (۷۳)..... بیان مولانا علامہ عطاء محمد صاحب ہندیا لوی..... ۱۷۳
- (۷۴)..... دیوبندی رواد میں ہے کیا؟..... ۱۷۵
- (۷۵)..... مناظرہ ادری دربارہ علم غیب..... ۱۸۶
- (۷۶)..... حضور مفتی اعظم ہند کا ایک اہم فتویٰ..... ۱۸۸
- (۷۷)..... بشارت عظمیٰ..... ۱۹۰
- (۷۸)..... حضور محدث اعظم ہند کا ایک اہم فتویٰ..... ۱۹۲
- (۷۹)..... رواد مناظرہ ادری..... ۱۹۵
- (۸۰)..... دیوبندیوں کی یا پولیس المدد..... ۲۰۷
- (۸۱)..... مناظرہ ادری کے متعلق حضور محدث اعظم ہند کچھ چھوی کا مکتوب..... ۲۱۰
- (۸۲)..... شرائط مناظرہ اور حضور شیر بیشہ اہل سنت کی عجیب و غریب تصدیق..... ۲۱۳
- (۸۳)..... تجزیات حضور شیر بیشہ اہل سنت علیہ الرحمۃ والرضوان..... ۲۱۴
- (۸۴)..... تجزیات مولوی منظور الشیاطین علیہ ما علیہ..... ۲۱۵
- (۸۵)..... آغاز مناظرہ..... ۲۱۹
- (۸۶)..... بحث علم غیب اور کفریات دیوبندیہ..... ۲۲۰
- (۸۷)..... مولوی منظور الشیاطین اور آیت مبارکہ وما علمنہ الشعر..... ۲۲۵
- (۸۸)..... علوم نبویہ اور علم اشعر علی سبیل التحقیق..... ۲۲۷
- (۸۹)..... اہل عرب کے لیے نہایت کمال علم..... ۲۲۸

مجاہد شیریشہ اہل سنت مناظرہ پنجاب

- ۱۱۴)..... شیخ محقق و محدث شاہ عبدالحق دہلوی اور حصول تمام علوم جزوی و کلی..... ۲۸۹
- ۱۱۵)..... تفسیر رغائب الفرقان اور مشاہدہ عالم..... ۲۹۰
- ۱۱۶)..... حضور کی وسعت علم اور حدیث کلام الذنب..... ۲۹۱
- ۱۱۷)..... حضور اعلیٰ حضرت پر الزام کفر اور اس کا جواب..... ۲۹۲
- ۱۱۸)..... مردہ اور سوالات قبر ایک لطیفہ..... ۲۹۵
- ۱۱۹)..... امامت اور نبی مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیتیں..... ۲۹۶
- ۱۲۰)..... روح البیان اور حدیث معراج..... ۲۹۷
- ۱۲۱)..... شیخ محقق دہلوی اور حدیث معراج..... مدارج النبوة کے حوالے سے..... ۲۹۷
- ۱۲۲)..... منظور اور مناظرہ..... ایک لطیفہ..... ۱۹۹
- ۱۲۳)..... شفا قاضی عیاض میں کھلی تحریف..... ۳۰۵
- ۱۲۴)..... کتا اور ایک لطیفہ..... ۳۰۸
- ۱۲۵)..... تفسیر ”وہو بکل شیء علیم“..... ۳۱۰
- ۱۲۶)..... تفسیر ”وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا“..... ۳۱۱
- ۱۲۷)..... حدیث معراج کی تحقیق و تشریح..... ۳۱۲
- ۱۲۸)..... آیت وما ہو علی الغیب اور الغیب کے الف لام کی فضلانہ تشریح بطرز منطقیانہ..... ۳۱۴
- ۱۲۹)..... آیت مبارکہ للہ ما فی السموات وما فی الارض کی توضیح..... ۳۱۶
- ۱۳۰)..... و علمتم ما لم تعلموا استتم ولا آباءکم کی کامل توضیح..... ۳۱۷
- ۱۳۱)..... احادیث مشکوٰۃ شریف اور علوم ماکان و مایکون..... ۳۱۸
- ۱۳۲)..... آیات مبارکہ کا صحیح انطباق..... ۳۲۰
- ۱۳۳)..... آیت کریم خلق الانسان، علمہ البیان کی بہترین تشریح..... ۳۲۰
- ۱۳۴)..... آیت مبارکہ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا علم الغیب کی انوکھی تفہیم..... ۳۲۲
- ۱۳۵)..... ملا علی قاری کی عبارت میں ”لا“ کی تحریف..... ۳۲۲
- ۱۳۶)..... عبدالحی کے فرقگی صل کے قلمی نسخے میں تحریف اور شیر رضا کی کرامت..... ۳۲۲
- ۱۳۷)..... فتاویٰ رشیدیہ..... علم ذاتی کا ماننے والا کافر نہیں..... ۳۲۶

مجاہدہ شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

- [illegible]

مناظرہ پنجاب

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ ملتان، پاکستان

- ۱۶۲).....مناظرہ ملتان پاکستان ۳۹۷
- ۱۶۳).....مناظرہ ملتان، پاکستان ۴۰۱
- ۱۶۴).....تفصیل بالا جمال مناظرہ ملتان، پاکستان ۴۰۳
- ۱۶۵).....حقیقت افروز منظوم قلبی تاثر ۴۰۵
- ۱۶۶).....مولوی عطا اللہ بخاری کا نگری کا مناظرہ سے انکار ۴۰۹
- ۱۶۷).....مدعی اور مدعی علیہ کی بحث ۴۱۶
- ۱۶۸).....حفظ الایمان و براہین قاطعہ کی مشہور قبیح عبارات پر اعتراضات ۴۱۹
- ۱۶۹).....المفلوظ اور وصایا شریف پر اعتراضات اور اس کے جوابات ۴۲۴
- ۱۷۰).....امام عشق و محبت پر اعتراضات کی دل کشا توضیح، میر دین و مذہب ۴۲۵
- ۱۷۱).....دیوبندیوں کی بد تہذیبی کی حد ہو گئی ۴۲۶
- ۱۷۲).....مولوی ابوالوفا شاہ جہاں پوری کا عقائد و ہابیہ کو امام احمد رضا پر ڈالنا ۴۲۸
- ۱۷۳).....حضور امام عشق و محبت کے ایک شعر کی نفیس توضیح ۴۲۸
- ۱۷۴).....ثانی شہین اذہانی الغار سے ایک مغالطہ ۴۳۱
- ۱۷۵).....کل علم غیب اور بعض علم غیب پر دلچسپ تحریر ۴۳۲
- ۱۷۶).....مولانا عبد السمیع علیہ الرحمہ پر اور ان کی کتاب انوار ساطعہ پر بہتان ۴۳۳
- ۱۷۷).....لفظ ثانی کی تفصیل اور مرثید رشید احمد گنگوہی کے اشعار کے مبطلات ۴۳۳
- ۱۷۸).....مناظرہ ہابیہ کا یہ کہنا کہ میری بیوی بیمار ہے مجھے جانا ضروری ہے ۴۳۵

مناظرہ موراواں، اٹار

- ۱۷۹).....مناظرہ موراواں ۴۴۱
- ۱۸۰).....تفصیل بالا جمال مناظرہ موراواں ضلع اٹار ۴۴۷
- ۱۸۱).....تعارف مناظرہ موراواں ۴۵۱
- ۱۸۲).....موضوعات مناظرہ ہذا ۴۵۳
- ۱۸۳).....حضور مجاہد ملت کا مضمون ۴۵۵

مناظرہ پنجاب

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

- (۱۸۴)..... آئینہ انصاف، یعنی عکس ارتداد..... ۴۵۹
- (۱۸۵)..... چند اقتباسات جن کے ذریعہ اس مناظرہ کے حالات واضح ہوں..... ۴۶۰
- (۱۸۶)..... ہم لوگ وہابیوں کو خبیث سمجھتے ہیں۔ ہم ہرگز وہابی نہیں۔ نہ ہم تقیہ کرتے ہیں۔ ۴۶۶
- (۱۸۷)..... حفظ الایمان کی مشہور عبارت پر بحث کا آغاز..... ۴۶۸
- (۱۸۸)..... علم غیب، رسول کریم کی صفت نہیں وہابیوں کے مولویوں کا دعویٰ..... ۴۷۱
- (۱۸۹)..... نصرت آسمانی اور صفت علم غیب..... ۴۷۲
- (۱۹۰)..... صفت علم غیب پر اسی گستاخانہ عبارت سے استدلال..... ۴۷۳
- (۱۹۱)..... جلوس مدح صحابہ اور اس پر اعتراضات..... ۴۷۹
- (۱۹۲)..... مدح صحابہ تو واجب و ضروری ہو مگر مدح رسول حرام و ناجائز۔۔۔ تعجب ہے۔۔۔ ۴۸۱
- (۱۹۳)..... الملقو ظ شریف پر ایک اعتراض اور اس کا جواب..... ۴۸۸
- (۱۹۴)..... حدیث مبارکہ سلمہ بن اکوع..... ۴۸۸
- (۱۹۵)..... حسین مظلوم پر وہ روئے جو مرنے کے بعد جہنم میں جانے والا ہے..... ۴۹۳
- (۱۹۶)..... بادشاہ افغانستان امیر کابل پر الزام..... ۴۹۵
- (۱۹۷)..... نظام حیدر آباد، دکن پر الزام..... ۴۹۵
- (۱۹۸)..... اخبار النعم کی گستاخانہ عبارات پر علمائے فرنگی محل کا متفقہ فتویٰ..... ۵۰۰
- (۱۹۹)..... احتیاق کفر قطعی کے تین مراتب..... ۵۰۲
- (۲۰۰)..... اسماعیل دہلوی کا کفر اور شہرت تو بہ..... ۵۰۵
- (۲۰۱)..... بریلی والے کا فرہیں..... فتویٰ اشرفی تھانوی..... ۵۰۶
- (۲۰۲)..... ہمارے اسٹیج پر اس وقت ڈیڑھ ہزار کتابیں موجود ہیں..... ۵۰۷
- (۲۰۳)..... موجودہ مدرسہ فرقانیہ اور فرنگی محل..... ۵۰۹
- (۲۰۴)..... اکابر فرنگی محلی رحمہم اللہ تعالیٰ کی تحریروں پر مسائل مختلف فیہا کا فیصلہ..... ۵۰۹
- (۲۰۵)..... شرائط مناظرہ ہذا کے تین موضوعات..... ۵۱۲
- (۲۰۶)..... برایین قاطعہ اور دیوبند کی اردو..... ۵۱۶
- (۲۰۷)..... کل مقدور العبد مقدور اللہ عزوجل..... ۵۱۹

۱۵

۱۵

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

- (۲۰۸)..... ہر مخلوق بڑا ہوا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے..... ۵۲۰
- (۲۰۹)..... اشرف علی علیہ ما علیہ کا کلمہ..... ۵۲۲
- (۲۱۰)..... حضرت عائشہ صدیقہ رضی المولائی تعالیٰ عنہا کی شان میں توہین..... ۵۲۳
- (۲۱۱)..... حضرت علی کرم المولائی تعالیٰ و جہا لکریم کی شان میں توہین..... ۵۲۴
- (۲۱۲)..... حضور صلی المولائی تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کسی طرح یزید کی مخالفت پر رضامند نہ تھے..... ۵۲۶
- (۲۱۳)..... یزید کو برا کہنے کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں..... ۵۲۶
- (۲۱۴)..... سید ایوب علی صاحب رضوی کا دیوان ”بارغ فردوس“ پر اعتراض..... ۵۲۸
- (۲۱۵)..... مقام ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کی تعظیم اور تعظیم تبرکات اولیاء کرام..... ۵۳۱
- (۲۱۶)..... پاخانہ کو صندل اور پیشاب کو گلاب بنالیا تھا..... ۵۳۲ ۱۶
- (۲۱۷)..... رشید احمد گنگوہی کا ایک خواب..... ۵۳۳
- (۲۱۸)..... گنگوہی کا نانوتوی پر حاکم ہونا..... الرجال قومون علی النساء..... ۵۳۳
- (۲۱۹)..... گنگوہی کا نانوتوی کو یہ کہنا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ..... ۵۳۴
- (۲۲۰)..... مولوی نانوتوی کا بچوں کے کمر بند کھول دینا..... ۵۳۵
- (۲۲۱)..... نمک حرامی کا جواب..... ۵۳۶
- (۲۲۲)..... کیا حضور شیر پیشہ اہل سنت نے وہابیوں یا ان کے مدرسوں میں پڑھا تھا..... ۵۳۷
- (۲۲۳)..... حضرت شہلی و خوارج غریب نواز رضی المولائی تعالیٰ عنہما کی جانب کلمہ طیبہ کا منسوب الزام..... ۵۳۹
- (۲۲۴)..... اشرف علی کے مرید کے خواب کی صحیح فوٹو..... ۵۴۳
- (۲۲۵)..... اشرف علی کے کلمہ پر قاہرہ اداوات..... ۵۴۴
- (۲۲۶)..... فتاویٰ رشیدیہ..... نبی کی توہین کرنے والا واجب القتل ہے ہر حال میں..... ۵۴۶
- (۲۲۷)..... تعطیر الانام فی تعبیر المنام کی عبارت کی صحیح تشریح..... ۵۴۸
- (۲۲۸)..... اے خدا! تجھ کو یہ کلام کہاں سے آگئی۔ اور خدا تعالیٰ کو اردو آگئی۔ معاذ اللہ..... ۵۵۳ ۱۶
- (۲۲۹)..... نوح البلانہ کی عبارت کی حق حق توضیح..... ۵۵۴
- (۲۳۰)..... تفسیر جلالین کی صحیح کی صحیح تفہیم..... ۵۵۷
- (۲۳۱)..... واحد قہار جل جلالہ کی قدرت کی جلوہ گری..... ۵۵۹

منظرہ پنجاب

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

- ۵۵۹.....(۲۳۲) شاید اسعانت بالغیر ہی سے آپ کی مشکل کشائی ہو جائے
- ۵۶۰.....(۲۳۳) لفظ عربی میں حیوان کا معنی
- ۵۶۱.....(۲۳۴) حکم شرعی
- ۵۶۲.....(۲۳۵) تنبیہ

۱۷

۱۷

مجاہدہ شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

۱۸

۱۸

انتساب

شیر پیشہ اہل سنت، قائد اہل سنت، سیف من سیوف اللہ، شہید فی سبیل اللہ، امام المناظرین، غیظ المنافقین، محسود المعاصرین، مظہر اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ وقاری ابوالفتح حضور سیدنا محمد حشمت علی قادری برکاتی رضوی، علیہ الرحمۃ والرضوان کے نام جنہوں نے اہل سنت و جماعت کے اندر اپنے عظیم مناظروں سے عظیم روپھوک دی اور وابستگی نے سلسلہ شہدائے کے نام اور بالخصوص ہمارے ان مقدس بھائیوں کے نام جو اپنے سینوں میں تبلیغ دین اسلام کا بے لوث جذبہ رکھتے ہیں اور اپنے والدین کریمین، بہنوں، بھائی اور ہر اس مسلمان کے نام جو اس کو پڑھے اور احکام اسلام میں غور و فکر کر کے اس پر عمل پیرا ہو۔

۱۹

ابوالفضل شایان رضا قادری رضوی حشمتی
خادم آستانہ عالیہ حشمتیہ نگر پبلی پھیت شریف

۱۹

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

۲۰

۲۰

۷۸۶
۹۲

شرف عقیدت

میں اپنی اس کاوش کو ان حضرات کے نام کرتا ہوں:

وارث علوم امام احمد رضا، تاج الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ فی الہند
فخراز ہر اختر اور معرفت و شریعت حضور اختر رضا خاں صاحب قبلہ
امین اسرار الہی و امین وحدت اسلام والمسلمین، شہزادہ احسن العلماء
سید السادات ابوالامان پرفیسر محمد امین میاں صاحب قبلہ
غواض بحر معرفت و، آبروئے خاندان شہزادہ شیر پیشہ اہل سنت
حضرت علامہ صوفی الحاج ابوسلمان احمد مشہود رضا خوشتر صاحب قبلہ

اور بالخصوص

خلیفہ شیر پیشہ اہل سنت و خیر مسلك حق حضرت الحاج
ابوالمصطفیٰ احمد عمر ڈوسا شہمتی کے نام، جن کی پوری زندگی
یہ خواہش رہی کہ پیر و مرشد شیر پیشہ اہل سنت کی تمام خدمات منظر عام پر آجائیں۔

احقر العباد

ابوالفضل

۲۱

۲۱

مجاہدہ شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

۲۲

۲۲

منظرہ پنجاب

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

۲۳

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

۲۳

مجاہدہ شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

۲۴

۲۴

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

منظرہ پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور منظرہ اعلیٰ حضرت بزم رضویت کے روح رواں

از: شارح بخاری حضرت مفتی شریف الحق صاحب قبلہ امجدی قدس سرہ

اسلاف کے کارنامے اخلاف کے لیے عبرت و موعظت کے دفتر ہوتے ہیں۔ اسی لیے اسلام میں تاریخ کی تدوین کی داغ بیل پڑی اور آج عہد رسالت (علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ) سے لے کر آج تک لاکھوں مشاہیر اسلام کے حالات زندگی قلم بند موجود ہیں۔

۲۵

حضرت شیر پیشہ اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ اس عہد کے صف اول کی شخصیتوں میں ممتاز حیثیت کے مالک تھے۔ مگر جمود و قنوط کا براہو کہ ہمارے کسی فرد کو اس طرف خیال نہ ہوا کہ ان کی سوانح جمع کی جائے۔ حضرت شیر پیشہ اہل سنت قدس سرہ کے معتمد اور خصوصی مرید علم بردار اہل سنت جناب ماسٹر عبدالوہاب صاحب زید مجددہ بلرام پوری نے اس اہم کمی کو محسوس کیا اور انھوں نے اپنی بساط بھر کوشش کر کے یہ رسالہ مرتب کر کے عوام کی خدمت میں پیش کیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ یہ مختصر رسالہ حضرت شیر پیشہ اہل سنت علیہ الرحمۃ کی سوانح عمری کی جگہ نہیں لے سکتا۔ مگر جب کچھ نہ ہو، تو کچھ ہونا ہی سب کچھ ہوتا ہے، کہ یہ مکمل اور اق کسی صاحب کو ایک جامع کامل سوانح عمری لکھنے پر آمادہ کریں اور اسی بہانے حضرت کی شایان شان ایک سوانح وجود میں آئے۔

ہر درد مند دل کو رونا قرار لائے

۲۵

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

مختصر ہوتے ہوئے بھی یہ رسالہ حضرت شیر پیشہ اہل سنت قدس سرہ کی جامع شخصیت کی ایک جامع سند کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں مجمل طور پر جو باتیں مذکور ہیں اگر انہیں مفصل کر دیا جائے تو اسی کوزے سے وہ سمندری لہریں امنڈ سکتی ہیں جن کا کام حضرت شیر پیشہ اہل سنت قدس سرہ کا کردار ہے۔

حضرت شیر پیشہ اہل سنت قدس سرہ اپنے اندر اوصاف علمیہ و عملیہ کی وہ جامعیت رکھتے تھے کہ ان سب کا اجتماع ایک ذات میں شاید و باید کہیں پایا جاتا ہے۔
۲۶ خطیب ایسے شعلہ نوا کہ ہزاروں کے مجمع کو الالاشید ابنا دیتے تھے۔ عالم بھر ایسے دقیق سے دقیق تر مسائل علمیہ مستحضر رہتے تھے۔ مرشد طریقت ایسے کہ ہزاروں وابستگان ہندوستان کے طول و عرض میں موجود ہیں۔ اخلاق اتنا وسیع کہ جو ایک بار ملا زندگی بھر کا بندہ بے دام رہا۔ شریعت کی اتباع اتنی سخت کہ فرائض و واجبات کہاں ترک ہوتے۔ مستحبات پر سفر و حضر میں بالالتزام عمل فرماتے، فراخ دل، سیر چشم ایسے کہ کبھی دولت دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا۔ جو ادوخی ایسے کہ جو آیا خرچ ہوا، کل کے لیے اٹھا رکھنے کا کبھی سوال ہی نہیں تھا۔ ان تمام خوبیوں کے ساتھ وہ کمال جس نے انہیں کندن بنا کر چمکا یا جس نے دنیا کو مجبور کیا کہ انہیں شیر پیشہ اہل سنت کے نام سے یاد کرے وہ ”استقامت علی الحق، تصلب فی الدین، الحب فی اللہ و البغض فی اللہ“ کا جوہر اور احقاق حق و ابطال باطل کا وہ ولولہ جس میں وہ منفرد تھے۔ جس بات کو انہوں نے حق جانا ۲۶ اس کے اعلان اور جسے باطل جانا اس کے رد و ابطال میں کبھی انہوں نے اس کی پرواہ نہ کی کہ میرا ساتھی کوئی اور ہے یا نہیں؟۔ شیر نیستیاں کی طرح یکہ و تنہا دھاڑتے، مگر جتے ایوان

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

باطل میں تہلکہ ڈالتے رہے۔ ساتھی کی پرواہ کیا کرتے موزیوں کی ایذا رسانی، حاسدین کی ریشہ دوانی، ملامت کی شدید سے شدید ملامت نے بھی کبھی نہ ان کے قدم میں ادنی سی لرزش پیدا کی اور نہ زبان میں بود یہ کناہیہ اہام آنے دیا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت شیر پیشہ اہل سنت قدس سرہ اس کے مصداق تحقیقی تھے۔

تو حید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے

یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

فجزاه الله عن الاسلام و المسلمین خیر الجزاء.

۲۷

ماسٹر عبدالوہاب صاحب شمشعی علیہ الرحمہ نے مجھ سے فرمائش کی کہ حضرت شیر پیشہ اہل سنت کے حالات جو آپ کو معلوم ہیں انہیں قلم بند کر دو۔ میں ایک کمزور اور کاہل انسان مہینوں ٹالتا رہا۔ مگر شمشعی سے بہانہ کر کے نکل جانا مشکل تھا۔ ان پیہم تقاضوں نے یہ چند سطر لکھنے پر مجبور کر دیا اور یوں میں اس سعادت میں شرکت پر بشکر یہ ماسٹر صاحب موصوف نخر محسوس کر رہا ہوں۔

حضرت شیر پیشہ اہل سنت قدس سرہ سے خصوصی تو نہیں مگر ان کے کرم کی وجہ سے میرا ایک خاص لگاؤ ضرور رہا۔ بارہا سفر و حضر میں ہمرکاب رہا۔ اس لیے حضرت کے کمالات علمیہ و عملیہ کی اتنی جزئیات متحضر ہیں کہ ان سب کو جمع کرنے کے لیے مجھے سالوں کی مہلت چاہیے۔ مگر ماسٹر صاحب کو ٹالنے کے لیے چند باتیں سپرد قلم کر رہا ہوں۔

۲۸

حضرت کی خصوصیات میں مناظرہ کا ملکہ وہ ممتاز صفت ہے جس میں ان

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

کا کوئی حریف نہ ہو سکا۔ مناظرہ کے لیے جو خصوصیات ضروری ہیں سب حضرت میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ کلام میں روانی شیرینی افہام و تفہیم، ذکاوت ذہن، حاضر جوابی، علم مختصر آواز میں قوت ان سب صفات میں یگانہ وقت تھے۔ کلام میں روانی کا یہ عالم تھا کہ جو بات متوسط لہجہ بات کرنے والے پندرہ منٹ میں ادا کرتے تھے حضرت اسے بلا مبالغہ دو منٹ میں اس عمدگی سے ادا فرماتے کہ ایک ایک کلمہ کا حرف موتی کی طرح مرصع پوری صحت کے ساتھ بغیر کسی التباس کے سننے میں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ مناظروں کی روداد میں اگر حریف کی تقریر ایک صفحہ ہے تو حضرت کی تقریر ڈھائی ڈھائی تین تین ۲۸ صفحہ ہے جب کہ اصولاً وقت دونوں کا مساوی ہوتا تھا۔ مقررین سے عموماً جوش کے وقت تذکیر و تانیث جملے میں ترتیب کی غلطی ہو جاتی ہے۔ مگر تین تین چار چار گھنٹوں کی سیکڑوں تقریریں میں نے سنیں۔ باوجود پوری توجہ کے کبھی کوئی غلطی نہ ملی۔ کلام میں شیرینی کا یہ عالم تھا کہ خطبہ پڑھتے وقت تو لوگوں کی خواہش ہوتی کہ رات بھر خطبہ پڑھتے رہیں۔ نعت شروع فرماتے تو ہر شخص یہی چاہتا کہ یونہی پڑھتے رہیں۔ اور جب تقریر شروع کرتے تو خطبہ و نعت کی لذت بھول کر تقریر کی حلاوت مجمع پر ایسے غالب ہوتی کہ انہیں ہوش تک نہ رہتا کہ اس کے پہلے کیا سنا اور کیا دیکھا۔ جب تقریر میں فضائل و مناقب بیان فرماتے تو بلا مبالغہ ایسا محسوس ہوتا کہ تقریر نہیں بلکہ مدینہ طیبہ کی تازہ کھجوروں کا رس کانوں کے ذریعے روح میں گھولے جا رہے ہیں۔ لیکن جب یہی ۲۸ مداح رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بد مذہبوں کے رد و طرد کی جانب متوجہ ہوتا، تو گویا تقریر نہیں ہو رہی ہوتی بلکہ قہر خداوندی کی بجلیاں کڑک رہی ہوتیں۔ جب مدح گستری

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

میں آتے تو معلوم ہوتا، حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ظل ہیں۔ اور جب رد اعدا

کی طرف رخ کرتے، تو محسوس ہوتا کہ ذوالفقار حیدری کی دھار ہیں۔

نہیں ان کے جلوے میں یک رہی

کہیں پھول ہے کہیں خار ہے

اب آئیے مناظرے کے چند واقعات سنئے:

ادری ضلع اعظم گڑھ کا مناظرہ اپنے خصوصیات اور جامعیت

اور فتح و غلبہ کے اعتبار سے ممتاز ہے۔ اس مناظرہ میں پورے ضلع کے

۲۹

ڈیڑھ دو سو وہابی مولوی، دیوبندی وغیرہ مقلد ایک ایک کر کے حضرت کے

مقابلہ میں آئے تھے۔ ان سب کا نفس ناطقہ اگرچہ منظور سنبھلی تھا، مگر اس

کی پشت پر وہابیوں کے ممتاز اور صفحہ اول کے مولوی بھی موجود تھے۔ جن

میں حبیب الرحمن منوی بھی تھا۔ جو دیوبندی جماعت میں اس درجے کا

مولوی ہے کہ حسین احمد نانڈوی کے مرنے کے بعد اس کی قائم مقامی کے

لیے اس کا بھی نام آیا تھا۔ لیکن ادھر حضرت شیر پیشہ اہل سنت مظہر اعلیٰ

حضرت قدس سرہ تہا تھے۔ کوئی ایسا بھی نہیں تھا کہ کتابوں سے عبارت

نکال کر دیتا۔ لیکن اللہ عز و جل کی شان دیکھئے۔ اس مناظرہ کے ڈیڑھ سو

سوالات آج تک لا جواب ہیں اور قیامت تک لا جواب رہیں گے۔

۲۹

اس مناظرے میں حضرت شیر پیشہ اہل سنت قدس سرہ کے علم

مستحضر اور جامعیت کا وہ حیرت انگیز واقعہ پیش آیا کہ میں ششدر رہ گیا۔

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

ہوایہ کہ حدیث ”تائیر نخلہ“ میں بحث جاری تھی۔ حبیب الرحمن کی تلقین پر سنبھلی نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار عین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علم کی زیادتی پر یوں استدلال کیا کہ ”انتم أعلم بأمور دنیاکم“ میں ”اعلم“ اسم تفضیل ہے۔ اور مولانا اگر آپ نے کافیہ پڑھی ہے اور یاد ہے تو معلوم ہونا چاہیے کہ اسم تفضیل مفضل منہ چاہتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مفضل اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مفضل علیہ ہیں۔ اس لیے ثابت ہو گیا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا علم حضور سے زیادہ تھا۔

۳۰

اس کی جوابی تقریر میں شیریشہ اہل سنت قدس سرہ نے لکار کر فرمایا کہ منظور تم ہمیں کافیہ یاد نہ رہنے اور نہ پڑھنے کا طعنہ دیتے ہو۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ تم اور تمہارے استاذ حبیب الرحمن منوی اور ان ڈیڑھ سو مولویوں نے نحو میر بھی نہ پڑھی اور اگر پڑھی ہے تو یاد نہیں۔ اس میں اسم تفضیل کا استعمال تین طریقے سے لکھا ہے:

(۱).....اضافت کے ساتھ۔

(۲).....من کے ساتھ۔

(۳).....الف لام کے ساتھ۔

۳۰

یہاں ان تینوں میں سے ایک بھی نہیں۔ پھر یہ اسم تفضیل کیسے ہوا؟ اس پر ڈیڑھ سو مولویوں کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں، پسینہ پر

مناظرہ پنجاب

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

پسینہ آنے لگا، ایک دوسرے کا منہ تکتے لگے۔ لیکن منظور سنبھلی نے اپنی اس فطری عادت کے پیش نظر جس کی وجہ سے وہ وہابی مناظروں میں ممتاز ہے، بجائے خفیف ہونے کے یا قبول حق کے اٹھے سوال کر دیا کہ مولانا اگر اچھا یہ اسم تفصیل نہیں تو کون سا صیغہ ہے؟ پس اب کیا تھا، شیر کی طرح دھاڑ کر حضرت نے فرمایا تم ڈیڑھ سو مولویوں کو نحو میر یا نہیں اب معلوم ہوا کہ پنج گنج بھی نہیں پڑھی ہے۔ دیکھو اس میں لکھا ہے ”افعل“ کا وزن تین معنوں کے لیے آتا ہے:

۳۱

(۱).....تفصیل جیسے افضل۔

(۲).....صفت جیسے احمر۔

(۳).....اسم صریح جیسے اکمل۔

جب یہ وزن تینوں معنوں میں مستعمل ہے، تو اس حدیث میں ایک معنی تفصیل پر کیا قرینہ ہے، دلیل لاؤ!

اس پر ڈیڑھ سو مولویوں کا جو حال ہوا وہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ کوئی داڑھی کھجاتا، کوئی سر سہلاتا، کوئی دانت نکالے کھسیانی ہنسی ہنستا۔ مگر کسی سے کوئی جواب نہ آیا۔

۳۱

ماہرین جانتے ہیں کہ نحو میر پنج گنج سبھی پڑھتے ہیں۔ مگر عرصہ تک تعلیم و تعلم کا سلسلہ منقطع ہونے کے بعد ان کے تمام مسائل کو اس طرح یاد رکھنا کہ یقینی طور پر فلاں مسئلہ نحو میر میں فلاں مسئلہ پنج گنج میں ہے

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

۳۲

۔ بتانا مشکل ہے اور بوقت ضرورت اس کی طرف ذہن کا منتقل ہونا بہت مشکل ہے ۔ یہ صرف فضل خداوندی و تائید ایزدی ہی ہے کہ اس مناظرے میں وہ لطیفہ خود بخود ہو گیا۔ جسے واعظ بیان کرتے ہیں۔ منظور نے تعلیٰ بگھارتے ہوئے کہا کہ مجھ سے مناظرہ کرنا آسان نہیں، آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ منظور اور مناظرہ کے حروف برابر ہیں۔ پانچ منظور میں اور پانچ مناظرہ میں۔ اس پر برجستہ فرمایا کہ حروف کی گنتی میں برابری اگر ایک لفظ کے معنی کی دوسرے لفظ میں مسمیٰ میں خصوصیات ملعون میں بھی پانچ حروف ہیں، مردود میں بھی پانچ حروف ہیں، نمرود، شداد، ہامان، فرعون، قارون، بوجہل، ابلیس سب میں پانچ حروف ہیں۔ بولے کیا آپ ان سے خصوصیات کے حامل ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ تعداد حروف میں تساوی کی کوئی حیثیت نہیں۔ البتہ بقاعدہ جمل الفاظ کے اعداد کی ایک مانی ہوئی حیثیت ہے اس لحاظ سے منظور مناظرہ کے نہیں منظور مناظرہ کے بھی اعداد برابر ہیں۔ گیارہ سو چھیا نوے منظور کے بھی اور گیارہ سو چھیا نوے مناظرہ کے بھی اعداد ہیں۔ اس پر باوجود بے حیائی کے منظور اتنا خفیف ہوا کہ نظریں جھکا لیتی پڑیں۔ اس لطیفے کی توضیح یہی ہے کہ مناظرہ ”خاء“ کے فتح کے ساتھ ہے۔ جس کے معنی مناظرہ کرنا ہے۔ اور اسم فاعل مذکر بغیر ”ہاء“ کے ہے اور اسم فاعل مؤنث مناظرہ ”خاء“ کے کسرہ اور ”ہاء“ کے ساتھ ہے۔ اب واقعہ کو پڑھیے اور سر

۳۳

مجاہدہ شیر بیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

دھنیے کہ یہ جولانی طبع، ذکاوت، حاضر جوابی کی کیسی شاندار مثال ہے۔
اسی قسم کا ایک علمی لطیفہ گیا کے مناظرہ میں بھی پیش آیا۔ وہاں
گورنمنٹ کے قانون کے مطابق یہ طے ہوا تھا کہ مدعی کو سب سے پہلی اور
سب سے آخری تقریر کا حق حاصل ہوگا۔ یہ شرط دیوبندیوں نے خود پیش کی
تھی، جو سنی منتظمین نے بھی منظور کر لی تھی۔ یہاں بھی گیا، پٹنہ اور موگیہ کے
پچاسوں دیوبندی مولوی مقابلے پر جمع تھے۔ اور شیر بیشہ اہل سنت قدس
سرہ کے ساتھ صرف مولانا سراج الہدی اور ان کے بڑے بھائی مولانا فیض
الہدی مرحوم جو ابھی طالب علم تھے، موجود تھے۔ اس مناظرہ میں ابتدائی
بحث یہی چھڑ گئی کہ مدعی کون ہے اور مدعی علیہ کون ہے۔

۳۳

اصحاب فقہ جانتے ہیں کہ فصل خصومات میں مدعی علیہ کی تعیین
کتنی ضروری اور کتنی مشکل ہے اور اس مناظرہ میں تو مدعی کو چوں کہ ایک
زائد تقریر کا حق ملا تھا۔ اس لیے منظور چاہتا تھا کہ میں مدعی بن
جاؤں۔ گفتگو کا آغاز اس طرح ہوا۔

شیر بیشہ اہل سنت قدس سرہ نے فرمایا کہ چوں کہ ہمارا دعویٰ
ہے کہ تم کلمہ پڑھنے کے باوجود کافر ہو، اس لیے میں مدعی ہوں اور تم مدعی
علیہ اس بنا پر پہلی تقریر کا حق میرا ہے۔ منظور نے جواب میں کہا، مدعی کے
معنی دعویٰ کرنے والا ہے اور مدعی کو منکر بھی کہتے ہیں، جس کے معنی انکار
کرنے والا۔ ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں، ہم مسلمان ہیں اور آپ لوگ اس کا

۳۴

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

انکار کرتے ہیں۔ اس لیے ہم مدعی ہوئے اور منکر مدعی علیہ آپ ہوئے۔
اس ظاہر مجاہد لانہ اور درحقیقت جاہلانہ بات پر حضرت شیر پیشہ اہل سنت
قدس سرہ نے فرمایا کہ بعینہ آپ کی اس دلیل سے ہم مدعی اور آپ منکر
ہوئے۔ مناظرہ کا موضوع یہی ہے کہ آپ کافر ہیں اور ہمارا یہی دعویٰ
ہے۔ اسی کا ہم اثبات کریں گے۔ اور آپ اس کا انکار کرتے ہیں، تو
آپ مدعی علیہ ہوئے۔ اس پر منظور نے پھر یہی دہرایا کہ مدعی کے معنی
دعویٰ کرنے والا اور مدعی علیہ کے معنی انکار دعویٰ کرنے والا چوں کہ ہم یہ
دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ اس لیے ہم مدعی اور آپ اس کا انکار
کرتے ہیں۔ اس لیے آپ مدعی علیہ ہوئے۔ منظور کی اس ہٹ دھرمی پر
حضرت شیر پیشہ اہل سنت قدس سرہ کا تبحر علمی جوش میں آ گیا۔ فرمایا کہ
آپ نے مدعی اور مدعی علیہ کی تعیین لغوی معنی پر رکھی۔ اگر لغوی معنی لے کر
مدعی اور مدعی علیہ کی تعیین کی گئی، تو صبح قیامت تک فیصلہ نہیں ہو سکتا۔
یہاں فقہی معنی مراد ہیں بتائیے کہ مدعی اور مدعی علیہ کے فقہی معنی
کیا ہیں؟ اگر مدعی اور مدعی علیہ کے فقہی معنی مراد نہ لیں گے۔ تو بطریق
شرع خصومات کا فیصلہ ناممکن ہو جائے گا۔ حدیث شریف میں
ہے۔ ”البینۃ علی المدعی و الیمین علی من انکر“ ثبوت مدعی
کے ذمہ ہے اور قسم منکر پر۔ آپ بتائیے فرض کیجئے آپ میرے اس عصا پر
زبردستی جو مولوی منظور اپنے ہاتھ میں کھڑا کیے ہوئے لیے ہیں، یہ میرا

۳۴

۳۴

مجاہدہ شیر پیشہ اہل سنت

منظرہ پنجاب

ہے۔ یہ میرا دعویٰ ہے۔ آپ کہیں گے کہ نہیں یہ عصا جو میں اپنے ہاتھ میں کھڑا کیے ہوئے لیے ہوں، یہ میرا ہے۔ یہ بقول آپ کے آپ کا دعویٰ ہوا، آپ میری بات کا انکار کرتے ہیں، میں آپ کی بات کا انکار کرتا ہوں۔ تو میں بھی مدعی اور مدعی علیہ دونوں ہوا۔ اور آپ بھی مدعی اور مدعی علیہ دونوں ہوئے۔ قاضی کس سے ثبوت مانگے گا اور ثبوت پیش کرنے سے عاجز ہونے کے بعد کس سے قسم لے گا۔ آپ کے بتائے ہوئے معنی کے لحاظ سے دونوں مدعی ہوئے اور دونوں مدعی علیہ۔ اس فاضلانہ ایراد سے مرعوب ہو کر کھسیا کر منظور نے کہا اگر مدعی کے معنی دعویٰ کرنے والے مدعی علیہ کے معنی انکار کرنے والے کے نہیں ہیں تو آپ ہی بتائیے کہ مدعی اور مدعی علیہ کے کیا معنی ہیں۔ اس پر حضرت شیر پیشہ اہل سنت قدس سرہ نے فاتحانہ شان و شوکت کے ساتھ فرمایا، معلوم نہیں تھا، تو پہلے ہی پوچھ لیتے اتنا وقت برباد نہ ہوتا۔ فرمایا سنو! مدعی وہ ہے جو خلاف ظاہر کا اثبات کرے اور مدعی علیہ وہ ہے جو ظاہر کے مطابق اثبات کرے۔ جیسے مذکور ہیں، جب میرا عصا آپ کے ہاتھ میں ہے تو میرا یہ کہنا کہ یہ عصا میرا ہے، ظاہر کے خلاف ہے۔ اس لیے میں مدعی ہوا اور آپ کا یہ کہنا کہ عصا میرا ہے۔ تو ظاہر کے مطابق ہوا۔ قبضہ دلیل ملک جب اس کے خلاف دلیل نہ ہو۔

لہذا آپ مدعی علیہ ہوئے۔ اس لیے اس خصوص میں ثبوت دینا میرے ذمہ ہے اور اگر میں ثبوت نہ دے سکوں تو قسم آپ کے ذمہ۔ اس طرح ہر طریقہ

۳۵

۳۵

مجاہد شیر بیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

شرعی فیصلہ آسان ہو گیا۔

اب آپ آئیے اور مناظرہ کیجیے۔ موضوع کے متعلق انصاف سے کام لیجیے اور طے کیجیے۔ آپ کی داڑھی ہے، آپ کا ظاہر حال یہ بتاتا ہے کہ آپ مسلمان ہیں اور میں اس ظاہر کے خلاف یہ کہتا ہوں کہ آپ کافر ہیں، خلاف ظاہر کا میں اثبات کر رہا ہوں اس لیے میں مدعی ہوا اور ظاہر کے مطابق آپ بول رہے ہیں اس لیے آپ مدعی علیہ ہوئے۔ اب مجھے امید ہے کہ آپ اس میں بات نہ بڑھائیں گے۔

۳۶

اس روشن بیان کے بعد وہابی مناظر نے کہا تو یہ کہا اپنے جس دعویٰ کی تعریف کر کے اپنے مقصد کے مطابق بنالی ہے۔ اب آپ ثبوت دیجیے یہ تعریف کس کتاب میں ہے۔ حضرت شیر بیشہ اہل سنت قدس سرہ نے فرمایا کہ یہ تعریف ہدایہ میں ہے۔ اتفاق کی بات ہدایہ وہاں موجود نہ تھی۔ اگر وہابی مناظر تحقیق کے لیے میدان میں آیا تھا تو اتنی روشن بات کو بلا چون و چرا تسلیم کر کے مناظرہ کی ابتدا ہونے دیتا۔ لیکن دیوبندیوں کو اپنے عقائد باطلہ کے بطلان پر اذعان ہے کہ وہ اولاً میدان مناظرہ میں آنے سے گریز کرتے ہیں اور اگر اپنے عوام کے دباؤ اور جبر سے وہ ابھی جاتے ہیں تو طرح طرح کے حیلہ بہانے سے جان بچاتے ہیں۔

۳۶

مدعی کی یہ تعریف اتنی مشہور معروف و ظاہر و باہر ہے کہ کسی اہل علم کو بلکہ اہل عقل کو اسے تسلیم کرنے میں کوئی چوڑی نہیں۔ لیکن وہابی

مجاہدہ شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

مناظر کو مناظرے سے زریں حیلہ ہاتھ آیا تھا، اس نے حوالہ کا مطالبہ کیا کہ ”ہدایہ“ میں یہ تعریف دکھائیے۔ ہدایہ وہاں موجود نہ تھی حضرت شیر پیشہ اہل سنت نے ہر چند فرمایا کہ میں کل یہ تعریف دکھاؤں گا۔ اگر نہ دکھا سکوں تو اپنی شکست تسلیم کر کے تمہیں تحریر دیدوں گا۔ مگر منظور نہ مانا۔ بالآخر مناظرہ کا ایک دن یوں ضائع ہو گیا۔ مگر بکرے کی ماں کب تک خیر مناتی۔ آخر کار دوسرے دن حضرت نے ہدایہ سے مدعی اور مدعی علیہ کی یہ تعریف پڑھ کر سنا لی۔ تو خائب و خاسر خفت مٹانے کے لیے خود دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔

۳۷

کتاب منظور کو دے دی گئی۔ عبارت پڑھ کر سر پکڑ کر بہت دیر تک سوچتے رہے۔ یکا یک گاڑی کے آگے کاٹھ رکھ کر اس تعریف پر ایک اعتراض کیا کہ یہ تعریف صحیح نہیں ہے۔ یہ اعتراض حاشیہ پر موجود تھا اور اس کا جواب بھی مذکور تھا۔ شیر پیشہ اہل سنت قدس سرہ نے فوراً وہ جواب ارشاد فرمایا۔ تو پھر یہ اڑنگا لگا یا متن میں تو دوسری تعریف ہے آپ نے متن کی تعریف چھوڑ کر شرح کی تعریف کیوں بیان کی۔ شیر پیشہ اہل سنت قدس سرہ نے اس کا جواب دیا کہ اگر ایک کی چند تعریفیں ہوں اب کوئی ایک تعریف کرے تو اعتراض کی کوئی بات نہیں، بشرطے کہ وہ تعریف صحیح ہو۔ چلیے یہ بات مختصر کیجیے۔ متن اور شرح میں تین تعریفیں مذکور ہیں۔ آپ ان میں کس کو تسلیم کرتے ہیں، اسی کے مطابق ثابت کروں گا کہ مدعی میں ہوں اور مدعی علیہ آپ۔ اب منظور کی چوڑی بھول گئی۔ اور پھر ہدایہ مانگی اور بہت دیر تک

۳۷

مجاہدہ شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

متن، شرح، حاشیہ دیکھتے رہے اور بقیہ پشت سوار مولوی اچک اچک کر دیکھتے رہے۔ کچھ دیر کھسر پھسر ہوتی رہی۔ آخر کار شیر پیشہ اہل سنت قدس سرہ نے مطالبہ کیا کہ وقت گزرتا جا رہا ہے، کیا آپ آج کا وقت بھی اسی میں ختم کر چکنے کا ارادہ کر چکے ہیں؟ اس پر مجمع سے شور اٹھا کہ مولوی منظور مناظرہ کا وقت ضائع مت کر۔ عوام کے زوردار مطالبہ سے مجبور ہو کر جلدی سے کہا میرے نزدیک متن کی تعریف صحیح ہے۔ اس کے رو سے میں مدعی ہوں اور آپ مدعی علیہ۔ ناظرین پہلے متن مذکور کی تعریف ملاحظہ فرمائیں! پھر آپ پر واضح ہوگا کہ دیوبندیوں نے کس طرح آنکھ میں دھول جھونکنے کی کوشش کی۔ ”المدعی من لا یجبر علی الخصومت ان اترکھا و المدعی علیہ من یجبر علی الخصومت“۔ مدعی وہ ہے جو خصومت اگر نہ کرے، تو اس پر مجبور نہ کیا جائے۔ اور مدعی علیہ وہ ہے، جو خصومت پر مجبور کیا جائے۔ جب دیوبندی مناظر نے یہ کہا کہ تعریف صحیح ہے اور اس کی رو سے میں مدعی اور آپ مدعی علیہ ہیں۔ تو حضور شیر پیشہ اہل سنت قدس سرہ نے فرمایا کہ پھر آپ یہی چاہتے ہیں کہ مناظرہ سے جتنی جان بچے بچا لینی چاہیے۔ اس تعریف کو صحیح کرنے کا ایک مطلب یہ ہے کہ دوسری تعریفیں غلط ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جلد از جلد اصل موضوع پر مناظرہ ہو۔ اس لیے اس بحث سے بالفصد پہلو ہتی کرتے ہوئے آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ اس تعریف کے رو سے کیسے مدعی ہیں اور میں مدعی علیہ اس کی توضیح ضروری تھی

۳۸

۳۸

مجاہدہ شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

مگر آپ نے ادعا محض کیا۔ مجھ سے سنیہ اس تعریف کی رو سے بھی مدعی ہم اہل سنت ہیں اور مدعی علیہ آپ۔ ہمارے آپ کے درمیان نزاع اس بات پر ہے کہ ہم آپ کو کافر کہتے ہیں۔ اگر ہم آپ کو کافر نہ کہیں تو کوئی جھگڑا نہ ہو۔ اس مناظرہ کی نوبت ہی اس بات پر آئی کہ ہم آپ کو کافر کہتے ہیں۔ اور آپ مجبور ہو کر اپنے کفر کو اٹھانے کے لیے میدان میں آئے ہیں اس لیے اس تعریف کی رو سے بھی مدعی میں ہوا اور آپ مدعی علیہ۔

اپنی خداداد شان خطابت سے جب یہ مضمون حضرت نے بیان فرمایا تو پورے مجمع پر سناٹا چھا گیا۔ اور تمام وہابیہ، دیابنہ مبہوت ہو گئے۔ بالآخر منظور نے عاجز آکر مان لیا کہ اچھا آپ ہی مدعی ہیں اور میں مدعی علیہ۔ آپ نے موضوع سے متعلق تقریر شروع کیجیے۔

۳۹

اس عظیم الشان فتح پر اہل سنت کو جو مسرت حاصل ہوئی اور مناظر اعظم شیر پیشہ اہل سنت قدس سرہ کا جو رعب پورے مجمع اور دیوبندیوں پر چھایا، تو اخیر تک وہ مبہوت ہی رہے۔ یہ مناظرہ تحریری تھا اور ”تحدیر الناس“ کی عبارت پر تھا۔ تحریر ہونے کی وجہ سے وہابیت کی شکست فاش کا اس طرح دستاویز تھا۔ وہابی جانتے تھے کہ اگر یہ مناظرہ چھپ گیا تو وہابیت، دیوبندیت منہ دکھانے کے لائق نہیں رہی گی۔ اس لیے انہوں نے حضرت شیر پیشہ اہل سنت کے ساتھ آدمی لگا دیا۔ اور گیا سے واپسی پر گیا اور بنارس کے درمیان پورا ٹرک جس میں کتب

۳۹

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

مناظرہ اور یہ تحریریں تھیں چرائیں۔ اس مناظرہ میں ایک لطیفہ ہوا تھا کہ کسی موقع پر حضرت شیر پیشہ اہل سنت قدس سرہ نے فرمایا کہ تمہارا خصم ہوں۔ اس پر منظور بہت آگ بگولا ہوا اور منتظمین مناظرہ اور حکام سے فریاد کی کہ خصم کے معنی شوہر کے ہیں۔ انہوں نے مجھے اپنی بیوی بنایا اور خود شوہر بنے ہیں۔ اس میں میری توہین ہے۔ اس لیے میں اس وقت تک مناظرہ نہیں کروں گا جب تک یہ لفظ واپس نہ لیں۔ حضرت نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ منظور مناظرہ سے جان بچانے کے لیے تو تم سطحی باتوں پر آگئے ہو۔ خصم کے معنی مد مقابل اور مدعی یا مدعی علیہ کے کتب فقہ اور مناظرہ میں شائع و بائع ہے۔ علاوہ ازیں خصم عربی لفظ ہے۔ عربی کی کسی لغت میں خصم کے معنی شوہر کے نہیں۔ اپنے جی سے ایسا معنی گڑھ کر مناظرہ کا وقت ضائع کرنا احقاق حق نہیں راہ فرار ہے۔ اس لیے اس پر اردو کے لغت سے منظور نے بتایا کہ دیکھئے اس میں خصم کے معنی شوہر کے ہیں۔ اس لیے جب تک آپ یہ لفظ واپس نہیں لیں گے، میں مناظرہ نہیں کروں گا۔ شیر پیشہ اہل سنت قدس سرہ نے فرمایا کہ چلو اگر خصم کے معنی شوہر کے بھی ہوں مگر جب یہ مدعی اور مقابل کے معنی میں آتا ہے تو زیادہ سے زیادہ مشترک ہے اور لفظ مشترک کے کسی ایک معنی کی تعیین کے لیے قرینہ چاہیے۔ یہاں خصم بمعنی شوہر مراد ہونے پر کوئی قرینہ نہیں ہے۔ بلکہ قرینہ یہ ہے کہ یہاں یہ معنی ہو ہی نہیں سکتے۔ اس لیے

۴۰

۴۰

مجاہدہ شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

آپ کے چہرے پر داڑھی موجود ہونے کی نشانی ہے کہ آپ عورت نہیں ہیں کہ آپ سے میرا نکاح ممکن ہو۔ اور بیوی اور میں شوہر ہوسکوں۔ اور اگر بالفرض داڑھی ہوتے ہوئے بھی آپ عورت ہوتے اور یہ داڑھی مخالفت فطرت تھی، تو بھی یہ معنی ممکن نہیں۔ اس لیے کہ آپ دیوبندی مرتد ہیں اور میں سنی ہوں اور سنی سے دیوبندی مرتد کا نکاح صحیح نہیں ہے۔ پھر یہ معنی کیسے مراد ہو سکتے ہیں برخلاف اس کے خصم بمعنی مد مقابل ہونے پر قرینہ ظاہر ہے کہ یہ میدان مناظرہ ہے۔ اور ”مناظرہ رشیدیہ“ دیکھ لو۔ اس میں خصم بمعنی مد مقابل مستعمل ہے۔ مناظرہ کے درمیان یہ لفظ بولنا اس بات پر قرینہ ہے اس سے مراد مد مقابل ہی ہے۔ اس روشن صفائی کے بعد بھی منظور اڑا رہا کہ جب تک یہ لفظ واپس نہ لیں گے مناظرہ نہیں ہوگا۔ چوں کہ شرائط میں یہ طے ہو چکا تھا کہ فریقین ایک دوسرے کے خلاف دل خراش بات نہیں کہیں گے۔ اس لیے حکام نے شیر پیشہ اہل سنت قدس سرہ سے عرض کیا کہ اب مجبوری ہے کہ آپ کے حریف یہ کہتے ہیں کہ اس میں میری توہین ہے اور جب تک آپ یہ لفظ واپس نہ لیں گے ہم مناظرہ کی اجازت نہ دیں گے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس کے معنی کیا ہیں۔ ہم اتنا جانتے ہیں کہ آپ کا فریق اس سے چڑھ گیا ہے۔ حضرت نے ہر چند حکام کو سمجھانا چاہا۔ مگر انہوں نے بھی کہا کہ ہم مناظرہ نہیں، جو مناظرہ ہے وہ اگر مان لے کہ اس میں میری توہین نہیں تو ہمیں کوئی عذر نہ ہوگا۔ ورنہ ہم

۴۱

۴۱

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

مناظرہ بند کر دیں گے۔ حضرت شیر پیشہ اہل سنت کو مناظرہ کرنا مقصود تھا اس لیے آپ نے یہ کہہ کر کہ اگرچہ اس میں کوئی توہین ہمارے مد مقابل کی نہیں ہے۔ مگر جب وہ اڑ گئے ہیں اور ان کی ضد نہ پوری کی گئی تو مناظرہ نہ ہو سکے گا اور مجھے مقصود ہے مناظرہ کرنا۔ اس لیے مناظرہ جاری رکھنے کے لیے اور مد مقابل پر وار کا دروازہ بند کرنے کے لیے یہ لفظ واپس لیتا ہوں۔

گیا کا یہ مشہور مناظرہ ”تخذیر الناس“ کی عبارت پر ہوا تھا۔ سوائے اس ایک مناظرہ کے اس عبارت پر کوئی دوسرا مناظرہ کبھی نہیں ہوا۔ منظور کی یہ عادت تھی کہ ہر مناظرہ میں لہک لہک کر اس عبارت پر مناظرہ کے لیے آمادہ ہوتا تھا۔ چوں کہ اس کے پاس اس عبارت کی تاویلات باطلہ کی تائیدات تین پشت کی جمع کردہ موجود تھیں، وہ ان پر نازاں تھا کہ اس کے جوابات کوئی سنی عالم اچانک نہیں دے سکتا۔ لیکن جب گیا میں اس کی ساری پونجی کے پر نچے اڑ گئے تو حیران رہ گیا۔ اور اپنی آب رو بچانے کے لیے چوری کرائی۔

حضرت شیر پیشہ اہل سنت قدس سرہ نے کئی بار بہت حسرت کے ساتھ فرمایا کاش کہ وہ روداد چھپ جاتی تو دنیا دیکھ لیتی کہ دیوبندی کتنی کیا داور آنکھ میں دھول جھونکنے کے فن میں ماہر ہیں۔ فرمایا کرتے کہ منظور نے اول سے آخر تک اس پر زور دیا تھا کہ قاسم نانوتوی ختم نبوت کا انکار نہیں کرتا۔ بلکہ ”خاتم النبیین“ کے معنی ”آخر النبیین“ نہیں مانتا بلکہ

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

منظرہ پنجاب

خاتمیت ذاتی مراد لیتا ہے۔ لیکن جب میں نے ”ہدایۃ المہدیین“ مصنفہ مولوی محمد شفیع دیوبندی کی ہی عبارت پیش کی ”ان اللغت العربیۃ حاكمة بان معنی خاتم النبیین فی الآیۃ اخرو النبیین“ (صفحہ ۲۱) یعنی عربی لغت اس پر حاکم ہے کہ آیت کریمہ میں ”خاتم النبیین“ کے معنی آخر النبیین کے ہیں۔ اور پھر صفحہ ۴۵ کی ”تفسیر روح المعانی“ سے عبارت ”اجمعت علیہ الامۃ فی کفر مدعی خلافہ و یقتل ان امرا“ اس پر امت کا اجماع ہے جو اس کے خلاف دعویٰ کرے کافر ہے اور اسی پر اڑا رہے تو قتل کیا جائے گا۔ تو غریب منظور میری تحریر کو ہاتھ میں لیکر اس بے کسی کے ساتھ مجھے دیکھا کہ اگر معاملہ کفر و اسلام کا نہ ہوتا تو مجھے ضرور ترس آجاتا۔ اور اس وقت میں نے منظور سے کہا اب بھی مان لو اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے فرمانے سے نہ سہی اپنی مادر علم کے سہی اسے قبول کر لو کہ یہ کفری عبارت ہے۔ مگر علماء کا یہ ارشاد کیسے ہو سکتا ہے کہ گستاخ رسول علیہ السلام کے لیے تو بہ نہیں۔ محبوب رب العالمین کا یہ فرمانا کیسے بدل سکتا ہے۔ ”ثم لا یعودون“۔

۴۳

نجی مجالس میں استفسارات پر ہر جستہ ایسے ایسے دقیق علمی مسائل بیان فرماتے کہ علما انگشت بدنداں رہ جاتے۔ حج سے واپسی کے بعد بیان میں فرمایا کہ جس جہاز میں میں جا رہا تھا اسی سے دیوبندی ملوں کا بھی ایک قافلہ جا رہا تھا۔ فرماتے تھے کہ مجھے خبر نہ تھی کہ سب اسی جہاز پر

۴۴

مجاہدہ شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

ہیں۔ ایک دن منظور سنبھلی میرے پاس آیا اور اس نے سلام کیا۔ میں ابتدا سے پہچانا نہیں، اس کی ہیبت پہلے سے بہت بدل گئی ہے۔ میں نے کہا دولت خانہ کہاں ہے۔ تو اس نے ہنس کر کہا آپ اتنی جلدی مجھے بھول گئے ہیں، میں منظور سنبھلی ہوں اگر اجازت ہو تو بیٹھ جاؤں اور میرے بستر پر بیٹھنے کے لیے بڑھا، میں نے فوراً روک دیا کہ تم گستاخ رسول ہو، میرے بستر پر نہیں بیٹھ سکتے۔ اس نے بڑی لجاجت سے کہا آپ کا دل ابھی ہم لوگوں کی طرف سے صاف نہیں ہوا۔ تو میں نے جواب دیا کہ ہماری اور تمہاری لڑائی کوئی دنیاوی نہیں۔ تم لوگ ان کفری عبارتوں سے توبہ کر لو، تو میں سر آنکھوں پر بیٹھانے کے لیے تیار ہوں۔ اس پر اس نے کہا کہ آپ جہاز میں بھی مناظرہ کے موڈ میں ہیں۔ میں اس وقت مناظرہ کرنے نہیں آیا ہوں بلکہ ایک اشکال لے کر آیا ہوں۔ اس کا جواب دیجیے۔ شیر پیشہ اہل سنت قدس سرہ نے فرمایا تمہاری جماعت میں کون کون ہیں؟ تو اس پر اس نے بتایا کہ فلاں فلاں ہیں۔ پھر دریافت فرمایا کہ یہ اشکال ان سے کیوں نہیں حل کر لیا۔ تو اس نے بڑی سادگی سے کہا کہ ہم لوگ دودن سے الجھے ہوئے ہیں۔ اور جواب سمجھ میں نہیں آتا۔ مجھے بعض ذرائع سے معلوم ہوا کہ آپ بھی اسی جہاز میں ہیں اس لیے حاضر ہوا ہوں۔ کم از کم اشکال تو سن لیجیے جواب چاہے دیں یا نہ دیں۔ شیر پیشہ اہل سنت قدس سرہ نے فرمایا۔ اگرچہ مرتد ہونے کی وجہ

۴۴

۴۴

مجاہدہ شیر پیشہ اہل سنت

منظرہ پنجاب

سے تم اس کے اہل نہیں کہ تمہیں کوئی مسئلہ بتایا جائے۔ مگر میں ان شاء اللہ عزوجل جواب اس لیے دوں گا کہ کہیں تم اس سے محزون نہ جانو۔

اس پر منظور نے مندرجہ ذیل اشکال پیش کیا۔ فقہ کی کتابوں میں یہ مسئلہ مصرح ہے کہ دینیات میں کافر کا قول معتبر نہیں۔ اور یہاں جہاز میں جب جہاز محاذات یلملم میں پہنچنے والا ہوتا ہے، تو کپتان کے حکم سے ہارن بجتا ہے۔ کپتان کافر ہے اور احرام باندھنا ایک دینی حکم ہے اس دینی امر میں کافر کے اخبار سے کیوں احرام باندھنا

۴۵

واجب ہوتا ہے۔ حضرت شیر پیشہ اہل سنت نے فرمایا بس اتنی سی بات کے لیے تم چھوٹے بڑے سب پریشان تھے۔ یہاں تم لوگوں کو اشتباہ لگا ہے۔ دو باتیں الگ الگ ہیں۔ کہ ایک دینی بات ہے اور ایک دنیاوی بات ہے۔ ہمیں احرام کہاں سے باندھنا واجب ہے، یہ دینی بات ہے اور یلملم کہاں ہے یہ دنیاوی بات ہے۔ پہلی بات کہ احرام محاذات یلملم سے باندھنا واجب ہے، یہ حدیث سے معلوم ہوئی ہے کپتان کے اعلان سے نہیں۔ دوسری بات یہ کہ یلملم کہاں ہے اور اب آگیا یہ کپتان کے اعلان سے معلوم ہوتی ہے۔ مگر یہ جغرافیائی بات ہے، دینی نہیں، تو جو بات دینی ہے، وہ کپتان کے اعلان سے نہیں معلوم اور کپتان کے اعلان سے یلملم کے محاذات میں پہنچنا معلوم ہوا، یہ دینی نہیں دنیاوی ہے۔ مگر منظور اکڑ بیٹھ گیا تھا۔ بڑے غور سے جواب سن رہا تھا اور پھر

۴۵

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

شکریہ ادا کر کے چلا گیا۔ ان واقعات کو کبھی تنہائیوں میں سوچتا ہوں تو بے

ساختہ زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔

ایسی چنگاری بھی یارب اپنے خاکستر میں تھی

حضرت شیر پیشہ اہل سنت قدس سرہ کی ذات گرامی سے وابستہ اس قسم کے
ہزار ہا لطائف علمیہ اور دقائق حلیہ ہیں۔ کس کس کو دیکھا جائے اور کس کس کو
چھوڑا جائے۔ اس لذیذ و لطیف و مفید سلسلہ کو اس شعر پر ختم کرتا ہوں۔

۴۶

دامان نگہ گل حسن تو بسیار

گل چیں تو از تنگی دامان گلہ دار

وہابی خصوصاً اپنے عقائد کفریہ سے مسلمانوں کی توجہ ہٹانے کے لیے دیسہ کا
ریاں کرتے ہیں۔ اس میں ایک یہ ہے کہ علما اہل سنت کی علالت و وفات کے سلسلہ میں
غازی، شہیدوں کی طرف سیکڑوں واقعات گڑھ کر پھیلاتے اور اپنے جاہلوں کو یہ باور
کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ سب خدا کا عذاب ہے، جو علماء دیوبند کو کافر کہنے کی وجہ
سے علما اہل سنت پر نازل ہوا ہے۔ اس خصوص میں حضور شیر پیشہ اہل سنت کو سب سے
زیادہ نشانہ بنایا اور حضرت کے وصال کے سلسلہ میں ایسی ایسی جھوٹی منگھڑت
داستانیں پھیلائیں کہ ابلیس بھی ان کو اپنا استاد مان گیا ہوگا۔ حد یہ ہے کہ ان کذابوں
نے یہ تک مشہور کر دیا کہ العیاذ باللہ تعالیٰ حضرت کی زبان مبارک کاٹ کے نکال لی گئی۔

۴۶

جب جھوٹ بولنا ہی ہے، تو آدمی جھوٹا کیوں، ایسی بولے کہ آل ورلڈ مقابلہ میں نو بل
پرائز تو ملے۔ اس کا جواب صرف یہ ہے کہ ان کذابوں مفتریوں کا ہاتھ پکڑ کر یہ کہا جائے

مجاہدہ شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

”فنجعل لعنت الله على الكاذبين“ بے دینوں بدنہ ہوں اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کی اولیا کرام کی شان میں گستاخیوں کی نوابجا دروش نہیں، یہ ان کے اگلوں سے انہیں ورثہ میں ملی ہے۔ اس خصوص میں ان سے خطاب ہی بے کار مگر ہم صرف اہل سنت کے اطمینان خاطر کے لیے حضرت کی علالت کا چشم دید حال یا متواتر روایات کے ذریعہ سنا ہوا حال درج کرتے ہیں۔

حضرت کے سال وصال میں یہ خادم بریلی شریف حضرت مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ کی کفش برداری میں حاضر رہتا تھا۔ حضرت شیر پیشہ اہل سنت قدس سرہ العزیز بغرض علاج بریلی شریف تشریف لائے اور حضور مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ ہی کے دولت سرا پر قیام فرمایا۔ میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا مزاج پرسی کی تو فرمایا کہ میں اچھا ہوں، حلق میں کچھ تکلیف ہے۔ میں نے چہرہ اقدس پر کچھ نقاہت دیکھی، بلا تکلف کلام فرماتے۔ سوائے ضعف کے جسم پر کہیں کوئی مرض کا نشان نہ تھا۔ پیلی بھیت سے بریلی شریف روزانہ بیسویں آدمی آتے جاتے رہتے اور روز کی خبر ملتی رہتی۔ بریلی شریف میں ایک روز قیام رہا اور تسلی بخش علاج کی کوئی صورت نہ تھی، تو پیلی بھیت شریف تشریف لے گئے، اور وہیں مقامی علاج فرماتے رہے۔ اچانک ایک آدمی پیلی بھیت سے بریلی شریف آیا۔ تقریباً دس بج کر بیس منٹ پر انتقال ہوا۔ حضرت مفتی اعظم ہند برکاتہم العالیہ اور مدرسے کے مدرسین اور اکثر طلبہ پیلی بھیت پہنچے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ مزاج میں کوئی پریشان کن تبدیلی نہیں ہوئی ہے، بلکہ آج ہر دن سے زیادہ ہشاش بشاش تھے۔ کل دوا یہ کہہ کر چھوڑ دی کہ کب تک

۴۷

۴۷

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

کھلاتے رہو گے۔ وصال کے تھوڑی دیر پہلے علاقہ کاٹھیاواڑ کے سیٹھ جناب عبد
الرزاق حبیب موسیٰ صاحب داخل سلسلہ کیا۔ اور دس بجے خود بخود قبلہ رخ ہو گئے۔ جو
لوگ سامنے تھے ان کو ہٹا دیا اور کچھ پڑھنے لگے پڑھتے پڑھتے گردن ڈھلک گئی،
پتلیاں چڑھ گئیں۔ نبض دیکھی گئی تو غائب تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ان کذاب، اشرار، مفتریوں سے کوئی پوچھے کہ اگر تم جو کہتے ہو یہ صحیح ہوتا
موصوف کو داخل سلسلہ کیسے فرمایا، پڑھتے کیسے رہے اخیر وقت تک کلام کیسے فرماتے
رہے۔ یہ ضرور ہے کہ حلق میں تکلیف تھی اور اسی تکلیف کا امتداد بظاہر سبب وصال ہوا۔ ۴۸

یہ تکلیف کیسے پیدا ہوئی، یہ ایک الگ بحث ہے۔ اس میں انہیں دیوبندی
دشمنان دین کی سازش تھی۔ بارہ بنگی ضلع رسولی کے مناظرہ میں دیوبندی شکست فاش
کھا کر بوکھلا گئے۔ اور وہ مشتعل ہو کر ایک بے ایمان تفریقہ کر کے سنی اور حضرت کا جاں
نثار بنا۔ اس نے پان میں زہر دے دیا۔ حالانکہ اس سے پیش تر کئی مرتبہ زیر دیا گیا۔ مگر
نتیجہ لا حاصل رہا چونکہ تنقیر الہی ازل سے ہی مقدر ہو چکا تھا کہ آپ کی شہادت زہر
ہی سے ہو۔ وہ وقت آیا اور ہونے والی بات ہو کر رہی۔ حضرت کی حس بہت قوی
تھی، فوراً محسوس ہوا۔ پان تھوک دیا۔ مگر اس زہر نے اپنا کام حلق اور خنجرہ پر کیا، اور غدود
میں ورم پیدا ہو گیا۔ حضرت نزلہ حارہ کے مریض تھے۔ ان دنوں نزلہ کا بھی اثر تھا اس
نے ورم کو بڑھا دیا۔ اور نتیجہ یہ نکلا کہ مرض پر قابو نہ پایا گیا۔ اور بالآخر یہی سبب وصال
ہوا۔ کیوں نہ ہو آپ اپنے اصل کے پرتو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ وہاں
بھی غار ثور کے زہر کا اثر سال میں ایک مرتبہ عود کرتا تھا۔ اور وہی زہر سبب وصال اقدس

۴۸

مجاہدہ شیر پیشہ اہل سنت

منظرہ پنجاب

بھی ہوا۔ کیوں کہ خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی ازل ہی سے شہادت مقدر ہو چکی تھی۔ اب وہابی متبعین کھا کر کہتے ہیں کہ ہم نے زہر نہیں دیا۔ مگر اس سیبوح قدوس پر جھوٹ و تہمت باندھنے والے کذابوں کی قسم کا کیا اعتبار۔ فرض کیجئے کہ یہ صحیح نہ ہو کہ ان ظالموں نے زہر دیا اور منجانب اللہ تعالیٰ یہ مرض پیدا ہو گیا۔ تو یہ خدا کا عذاب اور دیوبندی ملوں کو کافر کہنے کی سزا کیسے ہے۔ اگر حلق میں تکلیف ہو جانا سزا ہے تو دیوبندی اپنے مجاہد ملت حفظ الرحمن سیوہاری کو کیا کہیں گے۔ جو حلق کے کینسر میں مہینوں گرفتار رہا۔ ہر ممکن علاج کیا، امریکہ تک گیا، مگر کینسر کو نہ جانا تھا نہ گیا اور اسی حلق کے کینسر میں شدید اذیت اور انتہائی تکلیف پہونچا کر اس کی جان لی۔ اگر یہ صحیح ہے، کینسر بدگوئی کی سزا ہے، تو بولو حفظ الرحمن کو علما اہل سنت پر سب و شتم اور مسلمانوں کی عزت و آبروریزی کرنے کی سزا کینسر تھا یا نہیں؟۔ بولو! کیوں نہیں بولتے!!۔ کیوں مہوت ہو!!۔ کیوں چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی ہیں! کیوں پسینہ آ رہا ہے!! کیوں زبان گنگ ہے!!۔ کیوں مونہوں پر مہر لگ گئی ہے!۔ اگر سچے ہو! تو بولو!! اور ضرور بولو!! کہ حفظ الرحمن ناظم جمیعۃ العلما کے گلے کا کینسر خدائے جبار قہار کا عذاب تھا۔ مسلمانوں کے ساتھ غدروکید کی سزا تھی۔ ایک حفظ الرحمن کی کیا تخصیص تمہارا کون مولوی ہے، جو انتہائی اذیت ناک اور شدید تکلیف دہ مرض میں مبتلا نہیں ہوا۔ بطور نمونہ۔ تمہارے سب سے بڑے قطب الارشاد، مربی خلافت رحمۃ اللعلمین گنگوہی کی ایک بیماری ان کے عاشق کے زبانی سنو ”تذکرۃ الرشید جلد اول میں ہے“:

”خارش جس کی ابتدا مکہ معظمہ میں ہو چکی تھی دن بدن رو

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

بترقی تھی۔ اول خشک تھی اب تر ہو گئی، ابتداً معمولی تھی، اب اس وقت
ہولناک بن گئی تھی۔ اسی حالت میں آپ ایک جہاز میں سوار ہو گئے۔
جہاز پر سوار ہونا تھا گویا بھوس میں آگ کا لگنا۔ دفعۃً بخار چڑھا اور اتنا
شدید ہوا کہ سر سام ہو گیا۔ کامل تین دن تک اس درجہ بے ہوش کہ دنیا اور
ما فیہا سے غافل رہیکہ اپنے تن بدن کی بھی مطلق خبر نہ رہی دست جاری
ہوے اور اتنی تعداد میں کہ گنتی اور شمار دشوار“ (جلد ۱ صفحہ ۲۰۸) چند سطر بعد
۵۰ ہے ”آپ فرماتے ہیں ایسا حقیقی بھائی نہیں کر سکتا جیسا ابو النصر نے
میرے ساتھ کیا۔ مثل مادر مشفقہ اپنی گود میں لے کر پانچاں پیشاب کراتے
تھے۔ مولوی ابو نصر کے کپڑے ہمیشہ خارش کے پیپ اور لہو میں بھر
جاتے۔ اور اکثر پانچاں پیشاب میں ملوث ہوتے تھے۔“
چند سطر بعد ہے:

”چوتھے دن تو پیشاب ایسا سرخ گویا خالص خون ہے۔
آنکھیں کھلیں تو اس درجہ لال کہ گویا بنات سرخ کے ٹکڑے ہیں۔ رقیق
دستوں کے کثرت کا یہ عالم تھا کہ تین لحاف بچھونوں کا یکے بعد دیگرے
استنجا میں ختم ہو گیا۔ پیشاب میں اس درجہ تعفن اور شور بیت تھی جس
کپڑے پر پڑا اس کو بدبودار بنا کر تیزاب کا کام کیا اور جلا کر رکھنا دیا
۵۰ “ملخصاً (جلد ۱ صفحہ ۲۰۹)

دیوبندی اپنے اس مربی خلاق کے اس بیماری کی مختصر کیفیت دیکھیں۔

مجاہدہ شیر پیشہ اہل سنت

منظرہ پنجاب

العیاذ باللہ تعالیٰ اندرونی فساد پہلے خارش بن کر ظاہر ہوا اور جب راستہ کھل گیا تو دیگر فاسد مادے نکلتا شروع ہوئے تو بخار سرسام اور اسہال، پیشاب ہر طرح نکلے اور اس تسلسل کے ساتھ کہ پورے جسم سے لہو اور پیپ رس رہا ہے، اور مخرج مقعد سے دست پر دست برساتی گندے نالے کی طرح اہل رہا ہے پیشاب آ رہا ہے تو اتنا بد بودار کہ معلوم ہوتا ہے کہ پیشاب نہیں جہنم حیم غساق ہے۔ دیوبندیو بولو! یہ کیا ہے؟ عذاب ہے یا انعام؟ سزا ہے یا اکرام ایسی گندی گھنونی بیماری سے مجھہ اللہ تعالیٰ علمائے اہل سنت ہمیشہ محفوظ رہے۔ مگر اگرچہ یہ ہمارا اعتقاد نہیں کہ دنیا دارالجزا ہے، یہاں کے مصائب اعمال و عقائد سو کی سزا ہیں۔

۵۱

مگر جب یہ تمہارا اعتقاد ہے کہ دنیا ہی دارالجزا ہے اور یہاں کی بیماری اور تکالیف اعمال کا بدلہ ہے، تو تمہیں کہنا پڑے گا اور ضرور کہنا پڑے گا کہ گنگوہی کی یہ گندی گھنونی بیماری اس گستاخی کی سزا تھی، جو اس نے شان الوہیت میں کذب کا عیب لگا کر کی۔ اور شان رسالت میں شیطان کے علم ناپاک کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم ارفع و اعلیٰ سے زیادہ وسیع بتا کر کی۔ اور علمائے اہل سنت و جماعت کثر ہم اللہ تعالیٰ کو گالیاں زندگی بھر بکلیں۔ اور اپنے مکرو کید سے مسلمانوں کو گمراہ و بد دین بنایا۔

”كذلك العذاب وللعذاب الآخرة أكبر لو كانوا يعلمون“

قاسم نانوتوی دمہ جیسے اذیت ناک مرض میں برسوں مبتلا ہو کر مرا۔ بارہا کھانسی اٹھتی اور معلوم ہوتا کہ دم نکل گیا۔ جب بد بودار بلغم کھانسی کے پچاسوں جھٹکے کے بعد نکلتا، تو نئی زندگی پاتا۔ پھر وہی کھانسی اٹھتی اور وہی دنیا ہی میں لایموت و لایحی کی کش

۵۱

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

مکش کے بعد متعفن بلغم باہر آتا، تو جان میں جان آتی۔ اسی اذیت میں تین سال مبتلا رہا۔ قیمتی سے قیمتی دوائیں ہونیں۔ مگر بقول تمہارے خدا کا یہ عذاب دور نہ ہوا۔ مرنے سے تین چار روز پہلے آواز بند ہوگئی، بے ہوشی طاری ہوگئی، تشنج کے دورے پڑنے لگے۔ اس طرح قسم قسم کے عبرت ناک عوارض میں مبتلا ہو کر اس طرح مرا کہ مرتے وقت کلمہ بھی نصیب نہ ہوا۔ دیکھو دلی کاروز نامہ اخبار ”نئی دنیا“ کا ”مدنی نمبر“ (صفحہ ۴۸)۔

دیوبند یو بولو! اپنے ہی اصول کے مطابق ایمان لاؤ کہ نانو تو ی کی یہ اذیت ناک بیماری خدا کا درد ناک عذاب اس کفر پر ہے، جو اس نے ختم نبوت کا انکار کر کے کیا ہے۔ بولو! اگر اپنے ملوں کا پاس نہیں، تو بولتے کیوں نہیں؟ ان گستاخان رسول علیہ السلام کی اذیت ناک بیماریاں دوسرے کے لیے عبرت و موعظت نہیں؟۔

تھانوی جی جنہوں نے ”حفظ الایمان“ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم پاک کو بچوں، پانگلوں اور تمام جانوروں کے علم سے تشبیہ دی ہے۔ کس بیماری میں مرے، کتنے دن بیمار رہے، کیا کیفیت رہی، کسی سے پوچھا؟ ہم سے سنو۔ یہ بھی دستوں کی بیماری میں بڑی ذلت و رسوائی کے ساتھ دنیا سے گئے۔ دستوں کا یہ عالم تھا کہ یکے بعد دوسرا، دوسرے کے بعد تیسرا آتا۔ کیوں کہ تھانوی کے اندرونی فاسد مادوں نے یکہ کر لیا تھا اور باہر نکلنے کے لیے بے چین رہے۔ اور تو چل میں آیا، میں چلا تو آ کا آتوں میں شور تھا۔ لنگی پر لنگی بدلی جاتی، بستر پر بستر بدلا جاتا اور بدبو سے کمرے میں رہنا دوبھر۔ اگر حق اور لوہان کی دھونی ہر وقت سلگتی رہتی، دھونیں سے کمرابھر رہتا مگر ناک نہیں دی جاتی۔ دست نہ تھا جہنم کی سڑانڈ کا نمونہ تھا۔ جو دنیا کی خوشبوؤں پر

مجاہدہ شیر پیشہ اہل سنت

منظرہ پنجاب

غالب تھا۔ بولو دیو بندیو! اب تو اعتراف کرو گے کہ تھانوی نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جو توہین کی اس کی سزا بقول تمہارے دنیا ہی میں مل گئی۔ ”جعلہا نکالا لما بین یدیہا وما خلفہا و موعظۃ للممتقین“۔

یہی کیا جس دیو بندی مولوی کو دیکھو گندے گھونے انتہائی اذیت ناک بیماری میں مرا۔ حسین احمد ٹانڈوی یوں مرا کہ کوئی جاں کنی کے وقت پانی دینے والا نہ تھا، کلمہ کی تلقین کرنے والا نہ تھا، کوئی پاؤں سیدھا کرنے والا نہ تھا، منہ بند کرنے والا نہ تھا، رات کو سونے کے لیے لیٹا تو سوتا رہ گیا۔ کیا یہ ان گالیوں کا بدلہ نہیں جو اس نے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کو ”الشہاب الثاقب“ میں دی ہیں اور اس کی کفری سزا نہیں؟ جو اس نے نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھوی، تھانوی کی کفریات کی حمایت کی ہے۔

۵۳

تھانوی کا خلیفہ وصی اللہ برسوں فالج میں مبتلا رہ کر لُج بچھ ہو کر جہاز میں مرا اور خلاف حکم شریعت دفن میں تاخیر کرنے کی وجہ سے لاش بگڑ گئی، ناک نہیں دی جاتی تھی۔ جدہ کے قریب پہنچ کر بھی اور نجدی حکومت کے اجازت کے باوجود ارض حجاز میں دفن ہونا نصیب نہ ہوا اور سمندر میں غرق کر دیا گیا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

عبداللہ مؤمن دیو بندی بھی مہینوں کینسر ہی میں مبتلا ہو کر مرا۔ ”الفرقان“ جنوری، فروری ۱۹۷۰ء (صفحہ ۷۷) بولو اگر ہوش نہ درست ہوا تو اوروں کا حال سناؤں۔

اگر تم نے بات بڑھائی تو یقینہ مولویوں کے مرض اور موت کی تمہاری ہی کتابوں سے وہ کہانی سناؤں گا جو تمہارے ہوش اڑا دے گی اور عقل ٹھکانے لگا دے گی۔ کیا دو مکار اپنے کفری عقائد سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لیے علمائے اہل سنت کی جانب فرضی

۵۳

مجاہدہ شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

داستان، من گھڑت قصے اور کہانیاں مشہور کر کے اپنے ان پڑھ، جاہلوں کو باور کراتے ہو کہ یہ ہمارے علما کو کافر کہنے کی سزا ہے۔ اور اپنے بڑے بوڑھوں کی گندی گھناؤنی بد بودار، سڑی اذیت ناک بیماریوں کو بھول جاتے ہو۔ اپنے مولویوں کی خود انہیں کی لکھی ہوئی سوانح عمریاں پڑھو۔ تو تمہیں معلوم ہو کہ تمہارے ملوں کو دنیا ہی میں رب العلمین نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و گستاخی کا کیسا مزہ اچکھلایا۔ مگر تمہیں عبرت و نصیحت نہ ہوئی نہ ہوگی کہ تم سب کو اپنے مکی اسلاف کا بارگاہ خدا سے یہ تحفہ ملا ہے:

۵۴

”ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و علی

ابصارہم غشاوۃ و لہم عذاب عظیم“

بد مذہب بد دینوں کا یہ پرانہ طریقہ ہے کہ علما حقانین کے دلائل و براہین رد و طرد سے جب عاجز آجاتے ہیں انہیں جسمانی، روحانی اذیتیں پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اگر کوئی کامیابی ہو جاتی ہے تو چلاتے ہیں کہ دیکھو خدا کا عذاب نازل ہو گیا۔ حضرت شاہ عبدالعزیز نے روافض کے رد میں اپنی بے مثال کتاب ”تحفہ اثنا عشریہ“ تصنیف فرمائی اور اس کے جواب سے ایران و عراق تک کے روافض عاجز آگئے۔ تو انہوں نے اپنا غصہ یوں ٹھنڈا کیا، شاہ عبدالعزیز صاحب نے جس زمانے میں ”تحفہ“ لکھی تھی، دلی پر نجف علی رافضی تسلط تھا۔ جس نے شاہ ولی اللہ صاحب کے پہنچے اتروا کر ہاتھ بیکار کر دیے تھے۔ تاکہ وہ کتاب یا مضمون نہ لکھ سکیں۔ اور مرزا مظہر جان جاناں صاحب کو شہید کر دیا تھا۔ اس ظالم کو جب ”تحفہ“ کی خبر لگی تو اس نے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کو دو مرتبہ زہر دیا، چھپکلی کا اپٹن ملو ادیا۔ جس سے برص اور جزام

۵۴

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

منظرہ پنجاب

ہو گیا۔ اسی پر بس نہیں کیا، انہیں اور ان کے بھائی شاہ رفیع الدین صاحب کو جلاوطن کر دیا اور حکم دیا کہ انہیں سواری نہ ملنے پائے۔ چنانچہ دلی سے جون پور تک پیدل سخت گرمی میں سفر کیا، راستے میں لوگ گئی جس کے اثر سے بدن میں سخت حدت پیدا ہو گئی۔ بالآخر جوانی ہی میں آنکھیں جاتی رہیں۔ دیوبند یو! اگر میری بات کا یقین نہ ہو، تو اٹھا کے دیکھو اپنی کتاب ”ارواحِ ثلاثہ“ صفحہ ۳۳۔ جب ظالم نجف علی کو اپنی دسیسہ کاری میں کامیابی ہوئی تو روافض کے پورے طبقہ میں مشہور کر دیا کہ ہمارے مذہب کے رد کرنے کا انجام دیکھو، کیسے قہر خداوندی میں مبتلا ہوئے۔ صحت گئی، آنکھیں گئیں، برص و جزام جیسی بیماریاں ہو گئیں، اسے اپنی حقانیت کی دلیل بنایا اور پوری دنیا میں ڈھنڈورا پیٹا۔

۵۵

یہی حال رافضیوں کے بھائی وہابیوں کا ہے کہ انہوں نے حضرت شیر پیشہ اہل سنت کو زہر دیا۔ اور جب زہر نے کام کر دیا تو گاؤں گاؤں میں یہ مشہور کر دیا کہ دیکھو ہمارے ملوں کا کافر کہنے کی یہ سزا ملی۔ پھر اس میں دس جھوٹ ملا کر ”تشابہت قلوبہم قد بین الآیت لقوم یو قنون“۔

تمام اہل سنت کی طمانیت خاطر کے لیے آخر میں یہ عرضداشت کرتے ہیں کہ اولاً تو وہابیہ نے حضرت شیر پیشہ اہل سنت قدس سرہ کی علالت کو جس کذب آمیزی کے ساتھ مشہور کیا ہے، وہ سراسر بے بنیاد ہے۔ حلق میں ضرورت تکلیف تھی، مگر اس کی بنیاد وہابیہ کی زہر خوردنی تھی اور زلہ حارہ کی وجہ سے اس میں اشتہاد پیدا ہو گیا تھا، وہ بھی اس حد تک نہیں کہ بہت زیادہ اذیت کرب اضطراب کا سبب ہو۔ کھانے میں معمولی تکلیف ہوتی تھی۔ آسانی کے ساتھ کلام فرماتے، اور ادو و طائف نماز حسب معمول ادا فرماتے

۵۵

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

۔ اخیر وقت تک کلمہ شریف پڑھتے ہوئے جو ار رحمت میں جا بسے ۔

نشان مرد مومن با تو گویم

چوں مردگ آید تسم برب اوست

جوں دنیا میں آیا ہے، اسے جانا ہے اور جانے کا بہانہ ہوتا ہے۔ کون ہے، جو

بیماری سے محفوظ ہوتا ہے۔ ہر انسان بیمار ہوتا ہے اور عموماً سخت بیماری ہی موت کا سبب

بنتی ہے۔ کسی بیماری کو خدا کا عذاب کہنا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ احادیث میں

بیماری کے فضائل و ثواب بکثرت مذکور ہیں۔ جس کا جی چاہے کتب حدیث کا مطالعہ

کرے۔ خود سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت ترین بخار ہوا۔ اور یہی وصال شریف

کا سبب ظاہر بنا۔ کسی بیماری پر طعن کرنا کفار و مشرکین کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر طعن

کی دعوت دینا ہے۔ لیکن وہابیہ دیوبندیہ کو اس کی کیا پرواہ۔ وہ جب خود طعن کرتے ہیں تو

کیوں نہ ایسی فضا قائم کریں کہ دوسرے ان کے ہم نوا ہو کر وہی کریں جو ان کی ٹھنڈک

اور دل کا سرور ہے۔ العیاذ باللہ

اہل سنت ان تمام باتوں پر دھیان نہ دیں، مولیٰ تعالیٰ ہم سب کو تمام کفار و

مشرکین، مرتدین خصوصاً وہابیہ دیوبندیہ ملاعنہ کے شر و فساد سے محفوظ رکھے۔

آمین..... آمین..... یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین و علی آلہ

وصحبہ اجمعین، برحمتک یا ارحم الراحمین.

حضور شیر پیشہ اہل سنت..... ایک تجزیاتی مطالعہ

از قلم: مولانا محمد حسن قادری رضوی میلی بریلوی

حضرت شیر پیشہ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت امام المناظرین غیظ المنافقین علامہ ابو الفتح مولانا عبید الرضا حافظ قاری الحاج شاہ محمد حشمت علی صاحب قبلہ قادری رضوی لکھنؤی (قدس سرہ العزیز) دنیاے اہل سنت میں ایک نہایت ممتاز مقام، نمایاں حیثیت رکھتے ہیں آپ بیک وقت ایک نہایت کامیاب مناظر، مقبول خاص و عام مقرر و خطیب، جید عالم و فاضل بلند پایہ مفتی و مدرس اور بہترین ادیب و مصنف اور اعلیٰ درجہ کے نعت گو شاعر ہیں وہ ہمت و جرات و استقامت اور دلیری میں اپنی مثال آپ تھے فتح آپ کی قسمت میں لکھی ہوئی تھی آپ کو بفضلہ تعالیٰ ہر میدان میں فتح و نصرت نصیب ہوئی وہ صحیح معنوں میں ”ابو الفتح“ تھے آپ بکثرت مناظروں میں شریک اور متعدد مقدمات میں ماخوذ ہوئے، لیکن ہر موقع پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطا فرمائی اور آپ ہر میدان میں اور عدالت میں ظفر مند ہوئے اور ہر میدان و عدالت میں عظمت و ناموس رسالت کا اور سنیت کی حقانیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی عظمت کا پرچم بلند فرماتے رہے، آپ کی آمد کی خبر اور نعرہ حق کی گونج سے دشمنان دین کفار و مرتدین مخالفین اہل سنت کے بڑے بڑے مایہ ناز علما اور مناظرین کے دل دہل جاتے تھے اور بسا اوقات وہ مناظرہ گاہ میں پہنچنے کے بعد یا آپ کا سامنا کیے بغیر ہی راہ فرار اختیار کر لیتے اور آپ کے علمی و تحقیقی دلائل کے سامنے دم نہ مار سکتے تھے ایسے موقعوں پر آپ تحدیثِ نعمت کے طور پر اکثر اپنی نعت کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے ۔

۵۷

۵۷

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

سگ ہوں میں عبید رضوی غوث و رضا کا

آگے سے مرے بھاگتے ہیں شیر بر بھی

جب آپ عشق و محبت مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سرشار ہو کر

والہانہ انداز میں تقریر فرماتے اور اپنے مرشد برحق سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت

فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کا کلام بلاغت نظام عرش احتشام ہے

زمین و زماں تمہارے لیے ملین و مکاں تمہارے لیے

چنیں و چناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے

۵۸

جھوم جھوم کر پڑھتے تو مجمع تڑپ اٹھتا اور ہر طرف سے داد و تحسین و آفریں کی

صدائیں آتیں اور تکبیر و رسالت و غوثیت و مسلک اعلیٰ حضرت کے فلک شگاف نعروں سے

فضا گونج اٹھتی اور بقول مولانا ابوالنور محمد بشیر مدیر ”ماہ طیبہ“ ہے

فلک سے سننے آتے تھے ملائکہ داستاں ان کی

ابتدائی حالات

شیریشہ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت مولانا محمد حشمت علی صاحب قادری رضوی

(علیہ الرحمۃ والرضوان) کی ولادت جناب مولوی نواب علی صاحب کے یہاں ۱۳۱۹ھ

میں ہوئی آپ ”سگ بارگہ بغداد“ (۱۳۱۹ھ) کے جملہ سے اپنا سن ولادت بیان فرمایا

۵۸

کرتے تھے۔ حضرت اسد اللہ مجاہد ملت مفتی قاری محمد محبوب علی صاحب قادری رضوی

(علیہ الرحمۃ والرضوان) خطیب مدن پورہ بمبئی آپ کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ کے

والدین نے بچپن ہی سے ان حضرات کو دینی تعلیم کی طرف راغب کر دیا تھا، حضرت شیر

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

منظرہ پنجاب

پیشہ سنت مظہر اعلیٰ حضرت نے صرف دس سال کی عمر شریف میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا، بارہ سال کی عمر میں قراءت کی سند بروایت حفص حاصل کی اور تیرہ برس کی عمر شریف میں سند قراءت سبعم اور چودہ سال کی عمر میں سند عشرہ حاصل کی اور ابتداء بعض بدعقیدہ علما سے کچھ پڑھا، مگر شہزادہ اعلیٰ حضرت حجتہ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب قبلہ نوری رضوی (قدس سرہ) کی برکت سے اس سے نجات مل گئی اور دارالعلوم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں داخلہ لیا اور حضرت صدر الشریعہ بدرالطریقہ علامہ مولانا محمد امجد علی صاحب قبلہ اعظمی رضوی مصنف بہار شریعت و حجتہ الاسلام شیخ الانام مولانا علامہ محمد حامد رضا خاں صاحب (قدس سرہما) اور بعض اسباق خود سرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجددین و ملت (قدس سرہ العزیز) سے پڑھے اور دارالعلوم منظر اسلام میں تعلیم مکمل فرمائی اور سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت (رضی اللہ عنہ) کے سال وصال ۱۳۴۰ھ میں آپ جملہ علوم و فنون سے فارغ التحصیل ہوئے۔

۵۹

دستار بندی

حضرت شیر پیشہ اہل سنت (علیہ الرحمہ) کی دستار بندی وجہ پوشی، سیدنا حجتہ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب (قدس سرہ) و سیدی صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب قبلہ (علیہ الرحمہ) و حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی، حضور مفتی اعظم ہند شیخ العلماء مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب قبلہ علیہم الرحمۃ و الرضوان) سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف کے مبارک ہاتھوں سے ۱۳۴۰ھ میں ہوئی، اسی سال اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) کا وصال مبارک ہوا، مگر فتویٰ نویسی کا کام آپ نے اعلیٰ حضرت کی حیات مبارکہ میں ہی خود

۵۹

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

حضور پر نور سے شروع فرمادیا تھا۔

شرف بیعت

حضرت شیر پیشہ اہل سنت (علیہ الرحمہ) کو شرف بیعت امام وقت مجدد مآۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی (رضی اللہ عنہ) سے حاصل ہے اور انہیں کی خدمت بابرکت میں رہ کر اپنے قلب کو نور ایمان سے منور فرمایا اور فیوض و برکات سے مالا مال ہوئے زمانہ طالب علمی میں آپ اکثر اعلیٰ حضرت (قدس سرہ) کی بارگاہ میں حاضر رہتے اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمہ) بھی آپ پر خاص شفقت فرماتے اور آپ کو اپنی عنایات سے نوازتے ۱۳۳۹ھ میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قبلہ (قدس سرہ) نے آپ کو ”ولدی الموافق و غیظ المنافق“ کے خطاب سے مشرف فرمایا اعلیٰ حضرت جیسی عظیم شخصیت کے دربار میں حضرت شیر پیشہ اہل سنت کے اس مقام و قرب سے ہی آپ کی عظمت و شان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

خلافت و اجازت

سند فراغت و دستار فضیلت کے بعد حجۃ الاسلام امام الاولیاء مولانا شاہ حامد رضا خاں قادری نوری صاحب و سیدی صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب اعظمی رضوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما) اور شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم صاحب قبلہ سجادہ نشین بریلی شریف نے آپ کو اپنی اجازتوں اور خلافتوں سے سرفراز فرمایا۔ حضرت حجۃ الاسلام شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا حامد رضا خاں صاحب قبلہ (علیہ الرحمہ) کے خلف اکبر حضرت مفسر اعظم ہند علامہ مولانا شاہ محمد ابراہیم رضا خاں صاحب جیلانی میاں (قدس سرہ) کا

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

بیان ہے۔ اباجی (علیہ الرحمہ) فرمایا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے مجھے دو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ایک مولانا سردار احمد صاحب اور ایک مولانا حشمت علی صاحب اور یہ سیدنا امام حجۃ الاسلام (علیہ الرحمہ) کی نگاہ مبارک کا اثر ہے کہ دونوں ہی ہم ذوق و ہم مزاج سخت متصلب اور جذبہ تبلیغ سیت سے سرشار تھے۔

پہلا مناظرہ

حضرت شیر پیشہ اہل سنت مولانا محمد حشمت علی صاحب (علیہ الرحمہ) کی طبیعت مناظرانہ تھی جب بھی موقع ملتا آپ شیر ببر بن کر گرجتے اور احقاق حق اور ابطال باطل فرماتے سیدنا اعلیٰ حضرت بھی آپ کے اس جوہر درخشاں کو پہچانتے اور قدر و عزت افزائی فرماتے ۱۳۳۸ھ کا واقعہ ہے، کہ ہلدوانی میں ایک معرکہ الآراء مناظرہ ہوا، جس میں سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے مولوی یاسین خام سرائی خلیفہ تھانوی سے مناظرہ و مقابلہ کے لیے شیر پیشہ اہل سنت (علیہ الرحمہ) کا انتخاب فرمایا، اس وقت حضرت مولانا کی عمر صرف ۱۹ سال تھی اور اہل سنت کی طرف سے آپ تنہا مناظر تھے، اس کے باوجود آپ نے سرد و گرم چشیدہ مولوی یاسین خام سرائی کو ”حفظ الایمان“ کی کفری عبارت پر مناظرہ کر کے ساکت و صامت کر دیا (جب کہ مولوی یسلین۔ خام سرائی کی عمر اس وقت ۸۰ برس تھی۔) اور مسئلہ علم غیب پر وہ مبہوت ہو کر رہ گیا، زمانہ طالب علمی ہی میں یہ آپ کا پہلا مناظرہ تھا جس میں آپ نے بے مثال فتح و کامیابی حاصل کی جب سیدنا اعلیٰ حضرت (قدس سرہ) نے اس مناظرہ کی روداد سنی تو بہت خوش ہوئے اور آپ کو اپنے سینہ مبارک سے لگایا، بے شمار

۶۱

۶۱

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

دعاؤں سے نوازا ”ابوالفتح“ کی کنیت عطا کی اور فرمایا کہ آپ ”ابوالفتح“ ہیں نیز اپنا
عمامہ شریف اور انگڑ کھا مبارکہ عنایت فرمایا پانچ روپیہ نقد انعام عطا فرمایا پانچ روپیہ
مہینہ وظیفہ مقرر فرمایا اور اس طرح عزت افزائی فرما کر سر بلندی عطا فرمائی چنانچہ اعلیٰ
حضرت ہی کا یہ فیضان نظر اور آپ کی عطا کردہ کنیت ”ابوالفتح“ کا اثر تھا کہ آپ ہر
جگہ اور ہر موقعہ پر ہمیشہ فتح مند اور سر بلند رہے، موافقین اور مخالفین نے بارہا آپ کی
فتح مندی اور کامرانی کے جلوے اور مظاہرے اپنی آنکھوں سے دیکھے آپ نے
ہندوستان بھر کے گوشہ گوشہ میں مذہب اہل سنت و جماعت کی حقانیت و مسلک اعلیٰ
حضرت کے ڈنکے بجائے شاتمان رسول، گستاخان شان نبوت و رسالت کو تہس نہس
فرمایا بے دینیت کے پرچم سرنگوں اور بد مذہبیت کے قلعے زمین بوس کیے ہزاروں
نہیں بلکہ لاکھوں بھولے بھٹکوں کو بے دینوں کے دام فریب سے بچایا عقائد باطلہ،
نظریات فاسدہ سے توبہ کرائی اور سچا پاک سنی بنایا (جزائہ اللہ خیر الجزاء)

۶۲

خواب میں اعلیٰ حضرت کی زیارت و بشارت

حضرت شیر پیشہ اہل سنت مولانا حشمت علی صاحب (علیہ الرحمہ) ایک
دفعہ وظائف، ذکر و اذکار کی طرف بہت زیادہ متوجہ ہوئے اور اعلیٰ حضرت کے بیاض
مبارک سے سلسلہ قادریہ رضویہ کے وظائف و اعمال کو کثرت سے پڑھنا شروع فرما
دیا خواب میں سرکار اعلیٰ حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے اعلیٰ حضرت (قدس سرہ
(فرما رہے ہیں ”مولانا ابھی ہمیں آپ سے بہت کام لینا ہے ہمارے سلسلہ عالیہ
قادریہ کا سب سے بڑا وظیفہ یہ ہے کہ بے دینوں، بد مذہبوں، گستاخوں کا رد کیا جائے

۶۲

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

عظمت و شان رسالت کا تحفظ ہمارا سب سے بڑا عمل ہے، مولانا حشمت علی صاحب جو وقتی طور پر تبلیغ و مناظرہ سے دست بردار ہو گئے تھے، اعلیٰ حضرت کی حسب ہدایت دوبارہ اس میدان میں سرگرم عمل ہو گئے اور احقاق حق و ابطال باطل میں سرگرم ہو گئے اور دشمنان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے برسرِ پیکار رہنے لگے۔

خدمات تدریس

آپ صرف مقرر و مناظر ہی نہ تھے بلکہ مسند علم و تدریس پر ایک کامیاب مدرس اور بے مثال استاذ بھی تھے، چنانچہ تحصیل علم کے بعد متعدد سال دارالعلوم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں مدرس و مفتی رہے، پھر دارالعلوم اہل سنت مدرسہ مسکینیہ دھوراجی کا ٹھیاواڑ اور پادریہ ضلع بڑودہ، میں مدرسہ اہل سنت میں صدر مدرس رہے اور بڑی صلاحیت سے درسی کتب پڑھائیں کچھ عرصہ کے لیے گوجرانوالہ کی مشہور مرکزی جامع مسجد ”زینت المساجد“ میں بھی بطور خطیب و مدرس رہے۔

۶۳

تاریخی مناظرہ

یوں تو حضرت شیر پیشہ اہل سنت نے سنبھل، مراد آباد، ادوی، اعظم گڑھ، ہلدوانی، سورت، مینی تال، شہر سلطان مظفرنگر، سلانوالی، سرگودھا، جہلم، ملتان شریف، لاہور وغیرہ میں متعدد کامیاب مناظرے فرمائے لیکن راندیر و سورت کا مناظرہ کئی لحاظ سے اہم و بے مثال ہے راندیر کے مناظرے میں مخالفین اہل سنت کی طرف سے ان کے مایہ ناز عالم مولوی محمد حسین مناظر تھے، جس کو اپنی عربی دانی پر بڑا ناز تھا اور وہ

۶۳

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

خود کو درسیات کا ماہر و حافظ کہتا تھا، شیر رضا کے سامنے اس کی عربی دانی خاک میں مل گئی اور درسیات میں مہارت کے دعاوی غبار راہ بن کر اڑ گئے، مولوی محمد حسین راندیری کو ذلت آمیز شکست سے دو چار ہونا پڑا، اہل سنت کی طرف سے اس فتح مبین کی خوشی میں عظیم الشان جلسہ تہنیت منعقد ہوا، جس میں گجرات کے علمائے اہل سنت نے آپ کو ”شیر پیشہ اہل سنت“ کا خطاب دیا جو اتنا مشہور ہوا کہ بمنزلہ علم ہو گیا۔

یادگار مناظرہ

۶۴

مولوی منظور سنبھلی کے ساتھ ادوی اعظم گڑھ میں ہوا، جس میں مولوی منظور سنبھلی کے پشت پر ڈیڑھ سو (۱۵۰) دیوبندی، وہابی، غیر مقلد سوار تھے، دیوبندیوں کو ذلت آمیز شکست کے بعد پولیس کی مدد سے جان بچانی پڑی اور راہ فرار اختیار کی جس کی مفصل روداد بھی قارئین کے ہاتھ میں ہے۔

بمبئی میں چاند پوری کا فرار

بمبئی میں مخالفین اہل سنت نے مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی چاند پوری کو بلوایا اور اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کے خلاف اپنی خرافاتی توپوں کے دہانے کھول دیئے مولوی، مرتضیٰ حسن در بھنگی ناظم تعلیمات مدرسہ دیوبند کو ہر افشانی کر رہا تھا:

۶۴

”میں سات (۷) دفعہ بریلی گیا خاں صاحب کے مکان پر جا کر دستک دی کہ مناظرہ کے لیے آؤ مگر خاں صاحب نے اندر سے دروازہ بند کر لیا اور کوئی جواب نہ دیا“

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

بمبئی کے اہل سنت نے اس کے جواب کے لیے شیر پیشہ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت مولانا حشمت علی صاحب کو بلایا مولانا حشمت علی صاحب نے مجمع عام میں علی الاعلان فرمایا:

”اگر در بھنگی چاند پوری یہی بتا دے کہ اعلیٰ حضرت کے

مکان کا دروازہ کس سمت ہے تو میں اپنی شکست مان لوں گا“

شیر پیشہ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت ہر رات چیلنج پر چیلنج دیتے رہے، مگر چاند پوری میں اتنی غیرت کہاں تھی جو سامنے آتا، اپنی مدد کے لیے مولوی منظور سنبھلی ”مدیر الفرقان“ کو بلوایا ادھر منظور پہونچا، ادھر سنیوں نے محدث اعظم پاکستان، سلطان المناظرین مولانا ابوالمنظور محمد سردار احمد صاحب کو تار دیا، جو اس وقت بریلی شریف میں صدر المدرسمین و شیخ الحدیث کے منصب پر فائز تھے، محدث اعظم (علیہ الرحمہ) کے تشریف لاتے ہی دیوبندی لوہے ٹھنڈے پڑ گئے، منظور راتوں رات بھاگ گیا، کیوں کہ وہ محدث اعظم پاکستان کے ہاتھوں ایک سال قبل شرمناک شکست سے دوچار ہوا تھا اور وقت مناظرہ سے ایک گھنٹہ قبل میدان مناظرہ سے بھاگ گیا تھا اور اپنی کتابیں، اپنی جوتیاں، اپنی عینک، اپنی چھڑی، اپنی چھتری مناظرہ گاہ میں چھوڑ گیا تھا، جو محدث اعظم پاکستان کے قبضہ میں بطور سند محفوظ تھیں، الغرض ایک ماہ تک بمبئی میں امام المناظرین شیر پیشہ اہل سنت مولانا محمد حشمت علی صاحب اور سلطان المناظرین امام اہل سنت مولانا ابوالمنظور محمد سردار احمد صاحب کی تقاریر ہوتی رہیں اور چاند پوری و سنبھلی کا کہیں پتہ نہ چلا اسی زمانے کی ایک نظم ہے۔

۶۵

۶۵

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

حق پہ ہیں سردار احمد آشکارا ہو گیا
اہل باطل کی شکستوں کا نظارہ ہو گیا
اب وہابی روتے ہیں لمل گلے اور کہتے ہیں
کیا کریں منظور بھاگا آشکارا ہو گیا
بہر حال اس طرح مرتضیٰ حسن در بھنگی چاند پوری شیریشہ اہل سنت کے
مقابلہ کی تاب نہ لاسکا اور راہ فرار اختیار کر گیا ۔

۶۶

رضا کے سامنے کی تاب کس میں

فلک دار اس پہ تیرا ظل ہے یا غوث

فیض آباد کا تاریخی مقدمہ

یوں تو حضرت شیریشہ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمہ) پر مخالفین
نے متعدد جھوٹے مقدمات کیے اور میدان مناظرہ میں شکست کا بدلہ عدالت میں لینا
چاہا، لیکن مولانا محمد حشمت علی صاحب پران کے آقا سیدنا امام احمد رضا کا فیضان کرم
تھا لہذا، یکے بعد دیگران تمام مقدمات میں عدالت نے آپ کا موقف سن کر آپ کو
بری کر دیا اور آپ نے عدالت میں ”حسام الحرمین“ کا پرچم بلند فرمایا۔

فیض آباد یونیورسٹی کا مقدمہ اپنی نوعیت کا سنگین مقدمہ تھا جو موضوع بھدرسہ کے

۶۶

دیوبندیوں، وہابیوں نے اپنے اکابر کی شہ پر شیریشہ اہل سنت کا منہ بند کرنے کے
لیے مہابیر پر شاد اگروال مجسٹریٹ درجہ اول شہر فیض آباد کی عدالت میں دائر کیا تھا اور
تقریرات ہند کی دفعہ (۵۰۰، ۱۵۳، ۲۹۸) کے تحت کاروائی کرنے کی استدعا کی تھی

33

اہل دیوبند کا کہنا تھا، کہ ملزم (مولانا حشمت علی) ہمیں کافر و مرتد، بے ایمان اور دیوکا بندہ کہتا ہے اور ہمارے اکابر کو خارج از اسلام قرار دیتا ہے مدعیان جذبہ انتقام سے مغلوب الغضب ہو کر وقوع کی صحیح تاریخ لکھنا بھول گئے کیوں کہ شیر رضا کی بھدرسہ میں ۲۳ مئی ۱۹۴۶ء تا ۸ جون ۱۹۴۶ء تاریخ، گھڑی، حضرت شیر پیشہ اہل سنت نے جرم کی صحت سے انکار نہ کیا، بلکہ فرمایا کہ میں دیوبندیوں، وہابیوں کو اس طرح نہیں کہتا جس طرح انھوں نے استغاثہ میں ظاہر کیا ہے، بلکہ میں بحکم شریعت اسلامیہ ان کے عقائد باطلہ، کفریہ یقینیہ کی بنا پر (جو کتاب ”تخذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان“ فتاویٰ گنگوہی میں لکھے ہوئے ہیں) کافر و مرتد کہتا ہوں آپ نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں ”حسام الحرمین“ میں اکابر و مشاہیر علمائے عرب و عجم اور ”الصورم الہندیہ“ سے برصغیر ہند و پاک کے جلیل القدر علماء مفتیان شریعت و مشائخ طریقت کے فتاویٰ پیش فرمائے اور اہم کتب حوالہ جات سے عدالت کو آگاہ کیا مخالفین نے چوٹی کے وکلاء کے علاوہ اپنے علماء میں سے ابو الوفاء کو بھی پیش کیا تھا شیر پیشہ اہل سنت اپنے مقدمہ کی پیروی خود فرما رہے تھے اور انھوں نے اپنا تحریری مدلل بیان بھی عدالت میں پیش کیا، عدالت نے فریقین کے دلائل اور تحقیق کا پتہ چلانے کے بعد ۲۵ ستمبر ۱۹۴۸ء کو مقدمہ خارج کر کے آپ کو باعزت طور پر بری کر دیا، اس سے دیوبندیوں کے گھروں میں صف ماتم بچھ گئی، انھوں نے سوچا یہ تو غضب ہوا عدالت سے ان کے کفر و ارتداد کی ڈگری ہو گئی، تو انھوں نے اپنی متحدہ کوششوں سے مہابیر پرشاد اگر وال مجسٹریٹ کے فیصلہ کے خلاف دیوبندیوں نے ششمن جج فیض

۶۷

۶۷

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

آباد کی عدالت میں اپیل دائر کر دی۔

الحمد للہ، کہ سیدنا علی حضرت امام اہل سنت (رضی اللہ عنہ) کے فتوائے مبارکہ ”حسام الحرمین“ کی صداقت رنگ لائی اور سیدنا مجدد اعظم فاضل بریلوی (قدس سرہ) کی روشن و بین کرامت یوں ظہور پذیر ہوئی کہ فیض آباد کے شش جج مسٹر یعقوب علی صاحب نے ۲۸ اپریل ۱۹۴۹ء کو بدیں الفاظ فیصلہ صادر کیا۔ لائق مجسٹریٹ مہابیر پرشاد اگر وال کی تجویز سے مجھ کو پتہ چلا ہے کہ لائق مجسٹریٹ نے ثبوت زبانی و تحریری کو بغور دھیان دیا اور ملاحظہ کیا اور یہ صحیح فیصلہ کیا کہ ملزم (مولانا حشمت علی) نیک نیتی کے ساتھ کتابوں (تذویر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان، فتوائے گنگوہی، حسام الحرمین، الصوارم الہندیہ وغیرہ) کی عبارتیں پڑھنے میں صحیح راستہ پر تھا، لائق مجسٹریٹ کا فیصلہ جس میں اس نے ملزم کو بری کر دیا فریقین کے پیش کردہ ثبوتوں کی بناء پر بالکل صحیح اور درست ہے، مستغیان میرے سامنے لائق مجسٹریٹ کے فیصلہ میں کوئی قانونی غلطی یا کوئی اور غلطی نہ بتا سکے درحقیقت اس اپیل میں کوئی جان نہیں میں اس کو خارج کرتا ہوں۔

دستخط: یعقوب علی شش جج فیض آباد۔ ۲۸ اپریل ۱۹۴۹ء

یہ مقدمہ دو (۲) برس دو (۲) ماہ تیرہ (۱۳) دن جاری رہا اور اس کی مفصل اور جامع روداد فرحت افزا فتح مبین،، نامی کتابچہ میں موجود ہے جو کہ مجاہد شیریشہ اہل سنت کی تیسری جلد میں شامل ہے جس میں فریقین کے دلائل و بیانات اور مجسٹریٹ و شش جج کا مفصل فیصلہ اردو، انگریزی میں مذکور ہے۔

سیاسی امور میں اختلاف

ایک وقت ایسا بھی آیا کہ حضرت شیر پیشہ اہل سنت مولانا حشمت علی صاحب اور آپ کی تائید و حمایت فرمانے والے علما، مشائخ جن میں حضرت بابرکت تاج العرفاء سیدنا سید محمد میاں صاحب قادری برکاتی سجادہ نشین مارہرہ مطہرہ شامل تھے سیاست سے کنارہ کش رہے اور لگی و کانگریسی لیڈروں کو بے نقاب فرماتے رہے اور اپنے خیال کے مطابق اپنے دینی جوش کے تحت سیاست میں حصہ لینے والے اپنے ہی حضرات علما اہل سنت سے بھی اختلاف ہو گیا لیکن بفضلہ تعالیٰ تھوڑی ہی مدت میں مصالحت ہو گئی اور اختلاف ختم ہو گیا۔ اس سلسلہ میں حضرت شیر پیشہ اہل سنت (علیہ الرحمہ) کے ایک عزیز دوست اجمل العلماء مولانا علامہ مفتی محمد اجمل قادری، رضوی حامدی (علیہ الرحمہ) مصنف ”رد شہاب ثاقب“ کی مساعی بھی قابل قدر ہیں، لیکن اس کے علاوہ حضرت صدر الافاضل حضرت مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی (خلیفہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ) کی کوشش اور استاذ العلماء علامہ ابو البرکات سید احمد صاحب اور غازی کشمیر علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری رضوی (علیہما الرحمہ) کے تعاون کو بھی بڑا دخل ہے، حضرت علامہ سید ابو البرکات سید احمد صاحب کے حضرت شیر پیشہ اہل سنت سے گہرے روابط اور خصوصی تعلقات تھے اور ایک دوسرے کے پاس آنا جانا تھا، چنانچہ اس سلسلہ میں فقیر راقم الحروف کو ایک دفعہ (جبکہ فقیر لاہور میں رسالہ ”تکفیر افسانہ“ چھپوانے کے لیے لاہور حاضر تھا) حضرت علامہ ابو البرکات صاحب (علیہ الرحمہ) نے خود مفصل حالات بیان فرمائے اس

۶۹

۶۹

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

زمانہ میں ایک نفعی دوست نے اپنی لاعلمی و بے خبری کے عالم میں شیر پیشہ اہل سنت (علیہ الرحمہ) کے خلاف ایک پمفلٹ شائع کیا اور فقیر نے اس کا جواب ”ضرب کبیر“ میں دیا تھا علامہ ابو البرکات (قدس سرہ) نے فرمایا یہ لوگ حضرت مولانا کو کیا جانیں۔ پھر فرمایا کہ حضرت شیر پیشہ اہل سنت مولانا محمد حشمت علی صاحب لاہور آئے ہوئے تھے۔ سید صاحب نے پرانے دارالعلوم حزب الاحناف کے دارالحدیث سے مسجد کے اوپر والے کمرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا وہاں آرام فرما رہے تھے کہ حضرت صدر الافاضل (علیہ الرحمہ) بھی تشریف لے آئے جب انھیں معلوم ہوا کہ مولانا حشمت علی صاحب بھی یہاں قیام پذیر ہیں، تو فرمانے لگے کہ بڑے سنی بنے پھرتے ہیں ذرا ان سے سنی کی تعریف تو لکھوا دیں حضرت علامہ ابو البرکات صاحب نے فرمایا مولانا حشمت علی صاحب کے پاس خود ان کے کمرہ میں حاضر ہوا اور کہا کہ حضرت صدر الافاضل فرما رہے ہیں ذرا سنی کی تعریف تو لکھ دیں پھر حضرت علامہ ابو البرکات نے فقیر راقم الحروف کو مولانا حشمت علی صاحب کے دست مبارک کی لکھی ہوئی وہ جامع مانع اور مفصل و مدلل تعریف دکھائی اور فرمایا حضرت مولانا حشمت علی صاحب نے اسی وقت یہ تعریف تحریر فرمادی اور صدر الافاضل (علیہ الرحمہ) جو حزب الاحناف کے دارالحدیث میں رونق افروز تھے کے پاس بھیج دی سید صاحب قبلہ کا بیان ہے جب حضرت شیر پیشہ اہل سنت کے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ جامع مانع تعریف میں نے صدر الافاضل کی خدمت میں پیش کی تو بہت مسرور ہوئے فرمایا ٹھیک ہے لاؤ میں اس پر دستخط کے ساتھ تصدیق کرتا ہوں اس کے بعد حضرت

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

منظرہ پنجاب

صدر الافاضل (علیہ الرحمہ) مولانا حشمت علی صاحب (قدس سرہ) کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر پر تائید و تصدیق فرماتے ہوئے اپنے دستخط تحریر فرمائے اور وہ باہمی اختلاف ختم ہو گیا اور اس سے قبل بھی جب حضرت صدر الافاضل (علیہ الرحمہ) حضرت شیر پیشہ اہل سنت (علیہ الرحمہ) اور اس کے حامی علمائے کرام سے مصالحت کے لیے کوشش فرما رہے تھے، تو علامہ ابوالحسنات قادری (علیہ الرحمہ) کے نام ایک خط میں حضرت شیر پیشہ اہل سنت اور ان کے اس وقت علیل صاحبزادہ عزیزم مولانا مشاہد رضا قادری رضوی سجادہ نشین خانقاہ شمشیر رضویہ کے لیے خصوصی دعا فرمائی افسوس کہ فقیر راقم الحروف ان دونوں تحریروں کی فوٹو اسٹیٹ نہ بنوا سکا اور اس وقت ۱۹۶۲ء میں فوٹو اسٹیٹ کا زیادہ رواج بھی نہیں تھا، بہر حال ان جملہ واقعات سے علمائے اہل سنت کا باہمی مصالحت کا پتہ چلتا ہے، اس کے علاوہ بھی فقیر راقم الحروف نے خلیفہ اعلیٰ حضرت ملک العلماء مولانا شاہ ظفر الدین قادری رضوی فاضل بہاری (علیہ الرحمہ) محدث اعظم ہند امام المحکمین مولانا ابو المحامد سید محمد صاحب اشرفی جیلانی محدث کچھوچھوی اور جامعہ نعیمیہ مراد آباد کے مہتمم و شیخ الحدیث اور حضرت صدر الافاضل مراد آبادی (علیہ الرحمہ) کے صاحبزادہ مولانا اختصاص الدین صاحب سے ذاتی طور پر تحقیق کی تھی چنانچہ مولانا محمد یونس صاحب مراد آبادی نے بھی مصالحت کی تصدیق کی تھی اور پھر اسی زمانہ میں تاج العلماء مفتی محمد عمر نعیمی مراد آبادی جو مدرسہ انوار العلوم ملتان کے جلسہ پر تشریف لائے ہوئے تھے تحقیق کی تھی۔ ان سب حضرات نے حضرت شیر پیشہ اہل سنت کے متعلق نہایت اچھے

۷۱

۷۱

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

خیالات کا اظہار فرمایا اور حضرت مولانا محمد حشمت علی صاحب کی دینی خدمات اور بے مثال کارناموں کا ذکر فرمایا اس سلسلہ میں حضرت ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری (علیہ الرحمہ) اور محدث کچھوچھوی کے مکتوبات گرامی درج ذیل ہیں۔

ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین بہاری کا مکتوب گرامی

حامی دین متین مولانا مولوی محمد حسن علی صاحب (دام مجدہ العالی)

وعلیکم السلام ثم السلام علیکم

۷۲ گرامی نامہ پہنچا، احوال سے مطلع ہوا، جناب نے جو دو ہفتہ پیش تر دو (۲) خط اور چند رسائل رضائے مصطفیٰ روانہ فرمائے تھے۔ وہ مجھے نہیں ملے ورنہ شکریہ کا خط ضرور روانہ کرتا، البتہ آپ کے حوالے رسالہ ”ضرب کبیر“ ہے وہ یہاں کے علما میں میں نے تقسیم کر دیا تاکہ اس کا فائدہ عام ہو (۱) حضرت شیر پیشہ اہل سنت مولانا محمد حشمت علی صاحب میری نگاہ میں زبردست سنی ناصر دین متین تھے اور عمر اسی نصرت دین میں صرف فرمائی مولیٰ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے آمین۔

محمد ظفر الدین قادری رضوی غفرلہ

از شہر پٹنہ محلہ شاہ گنج ڈاکخانہ

۷۲ مہندرو نمبر دو (۲) ظفر منزل ۱۳ جون ۱۹۶۱ء

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی کچھوچھوی کا مکتوب گرامی

مکرمی مولانا محمد حسن علی صاحب قادری رضوی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ ملا حضرت مولانا حشمت علی صاحب (علیہ الرحمہ والرضوان) نہ صرف سنی بلکہ سنی گر تھے، جو شخص حضرت مولانا (علیہ الرحمہ) کے خلاف زبان درازی کرتا ہے، وہ یا تو دیوبندیوں، وہابیوں کا پٹھو ہے یا پھر مولانا (علیہ الرحمہ) کی ذات سے بے خبر ہے۔

۷۳

فقیر ابوالمحامد سید محمد اشرفی جیلانی
کچھوچھو شریف ضلع فیض آباد

علاوہ ازیں حضرت شیر پیشہ اہل سنت (علیہ الرحمہ) کے انتقال پر محدث اعظم ہند (قدس سرہ) کا تعزیت نامہ بنام صاحبزادہ مولانا مشاہد رضا صاحب (سلمہ ربہ) اور عرس چہلم میں شرکت فرمانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان حضرات میں مصالحت ہو گئی تھی اور نہ صرف یہ بلکہ حضرت شیر پیشہ اہل سنت کے فرزند دلہند و سجادہ نشین خانقاہ حشمتیہ رضویہ عزیزم صاحبزادہ مولانا مشاہد رضا صاحب حشمتی رضوی سلمہ نے وہ تمام تعزیتی خطوط جو علماء و مشائخ نے انھیں ارسال فرمائے وہ فقیر راقم الحروف کو اصل بھیج دیئے تھے جن میں خلیفہ اعلیٰ حضرت برہان ملت مفتی اعظم ایم۔ پی مولانا شاہ مفتی محمد عبد الباقی برہان الحق صاحب قادری رضوی سلامی جبل پوری (دامت

۷۳

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

برکاتہم العالیہ)، مولانا محمد یونس نعیمی مراد آبادی، مولانا ندیر الاکرمی مراد آبادی، مولانا صاحبزادہ اختصاص الدین نعیمی مراد آبادی اور متعدد نعیمی و اشرفی علمائے کرام کے تعزیتی مکاتیب اب تک فقیر راقم الحروف کے پاس موجود ہیں اس کے علاوہ ماہنامہ ”نوری کرن“ بریلی شریف نے اپنی اشاعت (ماہ ستمبر ۱۹۶۰ء و اشاعت ماہ اکتوبر ۱۹۶۰ء مطابق ماہ ربیع الاول شریف و ربیع الآخر شریف کی دو اشاعتیں مولانا حشمت علی صاحب (علیہ الرحمہ) کی یاد میں ”شیر پیشہ اہل سنت نمبر“ کے نام سے شائع کی تھیں جس میں مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کے مفتی علامہ شریف الحق صاحب امجدی ۷۴ نائب مفتی اعظم ہند (مدظلہ العالی) اور مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی مفتی دارالافتاء رضویہ سوداگران بریلی شریف اور مولانا بسطین رضا خاں صاحب بریلوی و مفتی نانپارہ مولانا رجب علی صاحب کے تعزیتی بیانات و مضامین شامل تھے بلکہ شہزادہ اعلیٰ حضرت مخدوم اہل سنت حضور مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب قبلہ (مدظلہ العالی) سجادہ نشین خانقاہ رضویہ بریلی شریف نے اپنے خصوصی معالج جناب محترم حکیم مرتضیٰ خاں صاحب بریلوی کو اپنی طرف سے شیر پیشہ اہل سنت (علیہ الرحمہ) کے علاج کے لیے پبلی بھیت روانہ فرمایا تھا اور نہ صرف یہ بلکہ قیام پاکستان کے بعد جب ایک مرتبہ شیر پیشہ اہل سنت مولانا حشمت علی صاحب (علیہ الرحمہ) بریلی شریف حاضر ہوئے اور سیدنا حضرت قبلہ مفتی اعظم (مدظلہ العالی) کی خدمت اقدس میں ۷۴ حاضری دی تو حضور نے خیریت دریافت فرمائی تو مولانا حشمت علی صاحب کے الفاظ یہ تھے حضور آپ کے جوتیوں کا صدقہ آپ کے نعلین پاک کی بھیک ہے۔

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

امام المجاہدین مولانا علامہ حبیب الرحمن صاحب حامدی، رضوی، امجدی (مدظلہ) صدر آل انڈیا تبلیغ سیرت جو محدث اعظم پاکستان امام اہل سنت علامہ سیدی سردار احمد صاحب قبلہ (قدس سرہ) کے استاذ بھائی بھی ہیں اور پیر بھائی بھی اور شہرہ آفاق ادیب و خطیب مولانا مشتاق احمد صاحب نظامی کے استاذ محترم ہیں محدث اعظم پاکستان کے وصال پر اپنے ایک مضمون میں ”نوری کرن“ بریلی شریف کے، محدث اعظم پاکستان نمبر کے ۱۹ پر لکھتے ہیں ضلع اناؤ کے مناظرہ میں عجیب لطیفہ ہوا فقیر اور حضرت شیر پیشہ اہل سنت و محدث اعظم پاکستان (علیہما الرحمہ والرضوان) کو مدعو کیا گیا تھا۔

۷۵

نبیرہ اعلیٰ حضرت مفسر اعظم ہند علامہ محمد ابراہیم رضا جیلانی قادری رضوی سابق شیخ الحدیث جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف نے بسڈیلہ کے مناظرہ کا واقعہ بیان فرمایا ان کے اپنے الفاظ کچھ یوں تھے۔

”اس مناظرے کا تذکرہ مولانا سید آل مصطفیٰ میاں صاحب بڑے مزے لے لے کر کیا کرتے ہیں بسڈیلہ میں مناظرہ تھا مئو کا ایک ان کا مشہور بوڑھا خزانٹ بھی اس جلسہ (مناظرہ) میں بحیثیت مناظر موجود تھا (جوارشد القادری سے جشید پور میں چٹ ہو گیا) ”حسام الحرمین“ میں علمائے عرب نے جو اعلیٰ حضرت کے لیے دعائیہ کلمات لکھے اور اعلیٰ حضرت کی تعریفیں لکھیں وہ عبارتیں مولانا حشمت علی صاحب پڑھ رہے تھے عربی عبارت آئی تو ایک جگہ ادام اللہ

۷۵

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

برکاتہ (یعنی اللہ ان کی برکتیں ہم پر ہمیشہ رکھے) مولانا حشمت علی صاحب نے پڑھا اس پر وہ وہابی دیوبندیوں کا مولوی مولانا عالم بے بدل، فاضل بے فضل بولا۔ مولانا ادا م اللہ برکاتہ، برکاتہ، برکاتہ، مولانا حشمت علی صاحب نے کہا میرا اعراب پکڑ رہے ہو (اعراب کہتے ہیں زیر، زیر، کو) برکات جمع مونث سالم ہے اس کو حالت نصب میں جر ہوتا ہے بھول گئے پھر جو پانی پڑا ہے چکنے گھڑوں پر تو یہ معلوم بھی نہ ہوتا تھا کہ ان پر کبھی پانی پڑا ہے“ (ماہنامہ اعلیٰ حضرت

۷۶

جون ۱۹۶۲ء)

نبیرہ اعلیٰ حضرت علامہ شاہ جیلانی میاں (علیہ الرحمہ) کی سرپرستی میں چھپنے والے دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف کے ترجمان ماہنامہ ”اعلیٰ حضرت“ میں ایک نظم اکثر شائع ہوتی رہی ہے جس میں اعلیٰ حضرت کے خلفاء، وتلامذہ اور منظر اسلام کے فارغ التحصیل جید علمائے اکابرین کی مدح میں ایک دو دو اشعار ہوتے تھے اس میں مولانا محمد حشمت علی صاحب (قدس سرہ) کی مدح میں دو بند یوں ہیں۔

ان میں تھے اک شیریشہ مولوی حشمت علی

نام سے جن کے لرزتا ہے وہابی بدچلن

جب گرجتے تھے دم تقریر بن کر شیر حق

بھاگتے آتے نظر دیوبندی پر فتن

۷۶

ماہنامہ اعلیٰ حضرت اپریل ۱۹۶۱ء

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

ہندوستان میں اہل سنت کے ممتاز اہل قلم اور سوانح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے مرتب علامہ بدرالدین احمد قادری رضوی فاضل مبارک پوری نے سوانح امام احمد رضا صفحہ ۲۳۷ تا ۲۴۳ ر غور طلب ہے حضرت شیر پیشہ اہل سنت (علیہ الرحمہ) کے حالات مبارکہ مفصل تحریر کیے ہیں اسی طرح سلسلہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھو مقدسہ کے وابستگان میں سے مولانا علامہ محمد محبوب صاحب اشرفی مبارک پوری نے ”العذاب الشدید لصاحب مقام الحدید“ میں حضرت شیر پیشہ اہل سنت کی عظیم خدمات دینیہ کا مفصل ذکر کیا ہے اور آپ کے مناظروں کے حالات بھی رقم فرمائے ہیں یہ کتاب حضرت شیر پیشہ اہل سنت کے وصال کے بعد شائع ہوئی ہے اس میں ایک جگہ لکھا ہے ”یوں تو تمام علمائے اہل سنت دیوبندیوں کے لیے ”لاحول“ کا اثر رکھتے ہیں مگر خصوصیت کے ساتھ حضرت شیر پیشہ اہل سنت قاطع شریعتیت مولانا محمد حشمت علی صاحب لکھنؤی تو ان کی موت ہیں جہاں یہ شیر پہونچا دیوبندیوں کی روح پرواز ہو گئی،، (ص ۳۷) حضرت شیر پیشہ اہل سنت رئیس المناظرین مولانا الحاج علامہ قاری محمد حشمت علی صاحب پبلی بھیتی (قدس سرہ العزیز)

”یہ تو تھا اکابر علمائے اہل سنت ہندوستان کی نظر میں مظہر اعلیٰ حضرت مولانا حشمت علی صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کا مقام و مرتبہ اب پاکستانی حضرات علمائے کرام اکابرین کے بیانات ملاحظہ ہوں“ (رضوان ۶۱/۱۵)

علامہ ابوالحسنہ قادری

بانی و سابق مرکزی صدر جمعیت العلماء پاکستان کی سرپرستی میں چھپنے والے
جمعیت العلماء پاکستان کے ترجمان ہفت روزہ ”جمعیت“ نے آپ کے وصال پر
”موت العالم موت العالم“ کے زیر عنوان لکھا تھا:

”دنیاے سنیت میں یہ اندوہناک خبر بے چینی کے ساتھ سنی
جائے گی کہ حضرت مجاہد ملت مولانا حشمت علی صاحب رضوی، قادری
کچھ عرصہ علالت کے بعد ۸ محرم مطابق ۳ جولائی ۱۹۶۰ء کو پبلی بھیت
میں انتقال فرما گئے مرحوم اعلیٰ حضرت امام اہل سنت بریلوی کے خاص
شاگردوں میں سے تھے اور نہایت دلیر، متصلب سنی عالم رب کریم
مرحوم کو جو اررحمت میں جگہ دے اور اہل سنت کو مرحوم کے نقش قدم پر
چلنے کی توفیق عطا فرمائے،“ (جمعیت لاہور ۲۳ جولائی ۱۹۶۰ء)

علامہ ابوالبرکات قادری

شیخ الحدیث دارالعلوم حزب الاحناف کے ساتھ تو حضرت شیر پیشہ اہل سنت
کے خصوصی اور گہرے تعلقات کسی سے مخفی نہیں ہیں، بہر حال سید صاحب کی سرپرستی
میں چھپنے والے پندرہ روزہ ”رضوان“ کی ۱۵ فروری ۱۹۶۱ء کی اشاعت میں لکھا ہے۔
علامہ احمد سعید کاظمی کی ادارت میں شائع ہونے والے ماہنامہ ”السعد“ ملتان میں: آہ
حضرت شیر پیشہ اہل سنت دنیاے اہل سنت کو صدمہ عظیمہ، کے زیر عنوان لکھا ہے۔
اہل سنت کے حلقہ میں یہ خبر انتہائی رنج و ملال کیساتھ سنی جائے گی کہ امام

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

المناظرین حضرت مولانا الحاج الحافظ محمد حشمت علی صاحب قادری رضوی لکھنؤی قدس سرہ العزیز طویل عرصہ علیل رہ کر ۳ جولائی ۱۹۶۰ء کو پہلی بھیت میں رحلت فرما گئے حضرت مولانا علیہ الرحمہ علم و عمل، زہد و تقویٰ، پختگی مسلک غرض ہر اعتبار سے مولانا مرحوم کا وجود مقدس اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا مظہر اتم تھا دنیا سے سہولت میں اب کوئی ہستی ایسی نظر نہیں آتی جو میدان مناظرہ میں مولانا مرحوم کی کمی کو پورا کر سکے“ (السعد۔ ملتان جولائی ۱۹۶۰ء)

علامہ نور اللہ شیخ الحدیث مدرسہ فریدیہ بصیر پور اپنے رسالہ ”مکبر الصوت“ میں شیر پیشہ اہل سنت حضور مولانا ابوالفتح محمد حشمت علی صاحب لکھنؤی (مدظلہ العالی) کے بارے میں لکھا ہے۔ کہ مذکورہ بالا تمام حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ شیر پیشہ اہل سنت مولانا حشمت علی صاحب کی شخصیت متنازعہ فیہ نہیں ہے اور اکابر و مشاہیر علماء و مشائخ اہل سنت ان کی عظیم و بے مثال خدمات دیدیہ کے معترف اور ان کے عظیم کارناموں کے مداح ہیں مذکورہ بالا حوالہ جات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سیاسی امور میں جن حضرات اکابر کرام سے اس وقت شیر پیشہ اہل سنت نے اختلاف فرمایا تھا وہ آخر وقت تک باقی نہ رہا تھا اور بعد میں مصالحت کے ذریعہ جملہ حضرات باہم شیر و شکر ہو گئے، ان واقعات اور حقائق کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ جن صاحب نے بے خبری میں یا دیدہ دانستہ حضرت شیر پیشہ اہل سنت کے خلاف پمفلٹ شائع کر دیا تھا، اس میں نہ تو حقائق کو مد نظر رکھا گیا تھا نہ حضرات اکابر کرام سے اس سلسلہ میں تحقیق کی گئی تھی غالباً یہ عجلت و بے خبری کا نتیجہ تھا فقیر راقم الحروف نے ”ضرب کبیر“ میں اس چیز کو مفصل بیان کیا ہے۔

۷۹

۷۹

رنگون میں رشوت کی پیش کش

رنگون میں بد مذہبیت پر نکال رہی تھی، میدان خالی دیکھ کر ان کے بڑے بڑھے وہاں اپنی علمیت اور بزرگی کے ڈھول پیٹ رہے تھے، مسلمانان اہل سنت رنگون نے حضرت مولانا محمد حشمت علی صاحب (علیہ الرحمہ) کو دعوت دی آپ نے رنگون جیسے دور دراز علاقہ کو اپنے قدم میمونیت لزوم سے سرزمین رنگون کو زینت بخشی اور وہاں پہنچ کر خرمن باطل پر قہر خداوندی کے بجلی بن کر گرے بد مذہب لرز اٹھے سازشیں ناکام ہو گئیں، شیر پیشہ اہل سنت نے ان کے ارتداد و بد عقیدگی کو بے نقاب فرمایا تو رنگون کے وہابی و دیوبندی سیٹھوں نے آپ کو رشوت کی پیش کش کی اور ان کے سب سے بڑے سیٹھ حاجی ہاشم بھڑوچہ نے تو یہاں تک کہا، میں آپ کو دوسو روپیہ ہر ماہ تازیت ادا کرتا رہوں گا اور آپ کے پیرو مرشد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے دونوں صاحبزادوں کی خدمت میں سو سو روپیہ ہر ماہ تازیت روانہ کرتا رہوں گا، آپ یہاں رنگون سے واپس تشریف لے جائیں، یہاں تقاریر کا سلسلہ بند فرمادیں یا کم از کم ہمارے اکابر دیوبندیوں کی کتابوں کے حوالے نہ دیں اتنا سننا تھا کہ شیر پیشہ اہل سنت نے جلال میں آکر فرمایا خبیثو۔ نکل جاؤ یہاں میرے ایمان کا سودا کرنے آئے ہو، دفع ہو جاؤ، یہاں سے تم کون ہوتے ہو مجھے حق بات سے روکنے والے۔

۸۰ الغرض آپ نے رنگون میں چند روز قیام فرمایا اور بد مذہبیت کا صفایا کر دیا، دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو گیا، رنگون اہل دیوبند نے اپنے چھوٹوں بڑوں کو آپ کے مقابل لانے اور مناظرہ کرانے کی لاکھ کوشش کی، مگر کوئی دم نہ مار سکا اور شیر رضا

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

فتح و کامرانی کے ساتھ واپس ہوا تین سال کے بعد۔

جرات و حوصلہ

شیر رضا کی جرات اور حوصلہ مثالی

بے خطرہ کو پڑا آتش نمرود میں عشق

کے مظہر تھے خوف، ڈر، جھجک نام کی کوئی چیز ان میں موجود نہیں تھی مولانا علامہ قاضی احسان الحق صاحب (مدظلہ العالی) کا بیان ہے کہ غالباً رنگون ہی کے وہابیوں نے تنگ آ کر مناظرہ کا چیلنج دے دیا، حضرت شیر پیشہ اہل سنت نے بلا خوف و خطر قبول فرمایا چند مخلصین نے بار بار حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت مصلحت وقت کا تقاضا یہ ہے، کہ اس وقت آپ تشریف نہ لے جائیں اور کچھ دن خاموشی اختیار فرمائیں انھوں نے کسی شرارت کی نیت سے یہ چیلنج دیا ہے، آپ نے فرمایا میں یہ سننے کے لیے تیار نہیں ہوں کہ بارگاہ رضوی کا یہ سگ بھاگ گیا ہے میں جاؤں گا اور ضرور جاؤں گا قاضی صاحب آپ کو میرے ساتھ چلنا ہوگا قاضی صاحب کا فرمانا ہے کہ میں نے ہنس کر عرض کیا کہ حضرت بڑی مرمت ہوگی آپ رہنے دیں ورنہ مجھے معاف فرمائیں، حضرت شیر پیشہ اہل سنت نے ہنس کر فرمایا مولانا ان شاء اللہ یہاں تک نوبت نہیں آئے گی آپ کو میرے ساتھ چلنا ہوگا چنانچہ

قہر درویش بر جان درویش

جانا پڑا، لیکن میں نے وعدہ لیا کہ آپ رد تو ضرور فرمائیں گے لیکن تقریر کا انداز بدلنا ہوگا شیر پیشہ اہل سنت نے فرمایا وعدہ نہیں کرتا کوشش کروں گا الغرض وہاں

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

۸۲ پہونچ کر حضرت شیریشہ اہل سنت مسند سلطانی پر رونق افروز ہوئے، تقریر شروع فرمائی ان کے سوالات کے نہایت علمی و تحقیقی جوابات ارشاد فرماتے رہے، جہاں توہین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ذکر طوفانی موجیں سمندر کا سینہ چیرنے لگیں، چنانچہ گستاخان رسالت کو انھیں القابات جن کے وہ مستحق ہیں نوازا شروع فرمادیا، مولانا قاضی احسان الحق صاحب (مدظلہ) کا کہنا ہے کہ میں نے پاؤں کو ہاتھ لگا کر وعدہ یاد دلایا پاؤں کا دبانا تھا کہ غضب ہو گیا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے چابی بھردی ہے مجمع پر سکوت اور سناٹا طاری تھا میں نے سوچا یہ خاموشی کہیں کسی طوفان کا پیش خیمہ نہ ہو۔ لہذا میں نے کھڑے ہو کر عرض کی اچھا حضرت میں تو چلا حضرت اپنا کام کر چکے تھے فرمایا، ٹھہرو! میں تقریر ختم کرتا ہوں۔ چند منٹ کے بعد تقریر ختم فرمائی اور فرمایا، جس میں ایمان اور عشق رسالت کی بو ہے وہ صلاۃ و سلام کے لیے کھڑا ہو جائے دنیا نے دیکھا بدعت و حرام کے فتوے دینے والے بھی سلام میں قیام کے ساتھ مظہر اعلیٰ حضرت کے ہمنوا ہو کر ”یا نبی سلام علیک۔ یا رسول سلام علیک“ پڑھ رہے تھے اور مناظرہ کے خواب ٹھنڈے ہو چکے تھے۔

۸۲ جرأت و استقامت کا دوسرا واقعہ سعودی عرب کا ہے ۱۹۵۶ء میں لاکل پور شریف سے نائب اعلیٰ حضرت محدث اعظم پاکستان قبلہ شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد صاحب (قدس سرہ) حرین شریفین حاضر ہوئے تھے اپنی نماز باجماعت علاحدہ پڑھتے رہے پاکستانی و ہندی وہابیوں نے شرارت کی اور فتنہ برپا کرنا چاہا۔ لیکن محدث اعظم پاکستان ہر سازش کو ناکام بناتے ہوئے اپنے عقیدہ و مسلک پر قائم رہے نجدی قاضی

مجاہدہ شیر پیشہ اہل سنت

منظرہ پنجاب

القضاۃ سے بھی مباحثہ ہوا۔ جس میں وہ اور ان کے نجدی علما لا جواب رہے۔ یہ واقعہ پاک و ہند میں بہت مشہور ہوا اتفاق کی بات ہے کہ اگلے سال ۱۳۷۷ھ میں حضرت مولانا محمد حشمت علی صاحب بھی حج و زیارت کے لیے مدینہ منورہ مکہ معظمہ حاضر ہوئے اور اسی انداز میں اپنی نماز باجماعت علاحدہ پڑھنے لگے دربار نبوی اور حرم کعبہ میں سنیت کی تبلیغ فرماتے رہے ایسا سیوں تبلیغیوں نے نجدیوں سے شکایت کی اور پولیس کو اطلاع دی پولیس نے آپ کو قاضی (جج) کی عدالت میں پیش کیا قاضی نے دریافت کیا کہ تم ”المستعانت یا رسول اللہ الممدیا حبیب اللہ“ کہتے ہو آپ نے فرمایا کہتا ہوں اور جائز سمجھتا ہوں یہ میرا عقیدہ و مذہب ہے۔ جج نے اپنی دلیل پیش کی آپ نے اس کی دلیل کا توڑ کیا اور خود دلیلیں پیش فرمائیں ساڑھے تین گھنٹے بحث رہی قرآن، حدیث کے علاوہ خود ابن تیمیہ وابن قیم، ابن عبد الوہاب نجدی کی کتابوں سے رد فرماتے رہے، جس میں وہ قاضی لا جواب و مبہوت ہوا حضرت شیر پیشہ اہل سنت نے فرمایا تلو اور تمہارے ہاتھ میں ہے قتل کرا سکتے ہو۔ لیکن دلائل کے دفاتر اور تمہارے اکابر کے فتاویٰ میری تائید کرتے ہیں قاضی نے فوراً قاضی القضاۃ کو فون کیا کہ ایک ہندی مولوی سے پالا پڑا ہے وہ ہمارے اکابر کے فتوؤں سے ہمارا مذہب باطل ثابت کر رہا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ تم نے غلطی کی تم اس کو مدینہ پاک بھیج دو۔ قاضی نے معذرت کے ساتھ چائے پیش کی اور آپ کو مع ساتھیوں کے مدینہ پاک بھیج دیا گیا شیر پیشہ اہل سنت حمد الہی بجالائے کہ نعرہ حق بلند کرنے کے صلہ میں یہ انعام ملا ہے کہ مدینہ طیبہ بلایا گیا ہوں اور سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں حاضر ہو رہا ہوں۔

۸۳

۸۳

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

اعلیٰ حضرت کارو حانی تصرف

شیر پیشہ اہل سنت (علیہ الرحمہ) پران کے مرشد برحق سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی (رضی اللہ عنہ) کا بڑا ہی فیضان کرم تھا ہر میدان و ہر عدالت میں اعلیٰ حضرت کارو حانی تصرف مولانا حشمت علی صاحب (علیہ الرحمہ) کی اعانت و دستگیری فرماتا رہا اور شیر پیشہ اہل سنت اپنے آقا سرکار اعلیٰ حضرت کی زبان میں بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں۔

۸۴

المدد یا حبیب خدا المدد

بحر غم میں میرا خدا کون ہے

حضرت شیر پیشہ اہل سنت مولانا حشمت علی صاحب اکثر ایک مناظرہ کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور اعلیٰ حضرت کی روشن کرامت، تصرف و اعانت کا ذکر فرماتے تھے مولانا مشاہد رضا صاحب پہلی بھیتی نے بھی یہ واقعہ بیان کیا کہ شیر پیشہ اہل سنت ایک مناظرہ کے دوران جوابی تقریر فرما رہے تھے اور مخالفین کی اپنی کتب سے حوالے پیش کر رہے تھے کہ تقریر کے دوران ہی ایک ملاخل ہوا اور ایک کتاب ہاتھ میں لے کر پڑھتے ہوئے کہنے لگا آپ غلط پڑھ رہے ہیں ہماری کتاب میں ایسے لکھا ہے اور خود غلط عبارت پڑھنے لگا یا ایک شیر پیشہ اہل سنت نے دیکھا کہ سامنے حضور سیدنا اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) جلوہ فرما میں فرما رہے ہیں حشمت علی یہ خبیث تم کو دھوکہ دے رہا ہے اور غلط پڑھ کر سنار ہا ہے مولانا فوراً اپنی جگہ سے اٹھے اور کتاب ہاتھ سے چھین کر دیکھا تو اسی طرح تھا جس طرح خود مولانا حشمت علی صاحب پڑھ رہے تھے

۸۴

خدا کے فضل و کرم سے اس مناظرہ میں وہابیہ کذابیہ کی بہت ذلت و رسوائی ہوئی۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ ہے کہ دوران مناظرہ ایک مخالف ملا سیدنا اعلیٰ حضرت کی عبارت کا حوالہ دیتے ہوئے غلط عبارت پڑھنے لگا سیدنا اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) رونق افروز ہوئے فرمایا یہ عبارت غلط پڑھ رہا ہے ”المملو ظ“ میں ایسے نہیں ہے ایسے ہے اب جو مولانا حشمت علی صاحب آگے بڑھے اور کتاب چھین کر دیکھا، تو اس نے کتاب میں ایک چٹ لکھ رکھی تھی اور وہ ملا کتاب کے بجائے چٹ سے پڑھ رہا ہے اور اعلیٰ حضرت سے غلط عبارت منسوب کر کے تہمت باندھ رہا ہے۔

۸۵

مکرمی حکیم مرتضیٰ خاں صاحب بریلوی جو سیدنا حضرت قبلہ مفتی اعظم (مدظلہ العالی) سجادہ نشین خانقاہ رضویہ کے خصوصی معالج ہیں نے سیدنا اعلیٰ حضرت (قدس سرہ) کے مزار پر یہ واقعہ شہید اللہ خاں صاحب بریلوی کے ایک قریبی دوست جناب عاشق صاحب بریلوی کو سنایا ایک مرتبہ غالباً اب سے ۳۳/۳۴ سال قبل مزار اعلیٰ حضرت پر حاضر ہوا خانقاہ عالیہ میں داخل ہوا تو ایک عجیب نظر نواز منظر سامنے آیا حضور امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) جلوہ آراء ہیں مولانا حشمت علی صاحب سامنے نہایت مؤدب بیٹھے ہوئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) ان کو چند سوالات کے جوابات ارشاد فرما رہے ہیں۔ مولانا محمد حشمت علی عرض کرتے ہیں سیدنا اعلیٰ حضرت جواب ارشاد فرماتے جاتے ہیں، جناب حکیم مرتضیٰ خاں صاحب کا بیان ہے کہ میں نے دل میں خیال کیا ایک مدت کے بعد پیر و مرشد کی زیارت نصیب ہوئی ہے دوڑ کر قدموں سے لپٹ جاؤں، مگر معاً خیال آیا معلوم

۸۵

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

نہیں کسی ضرورت دینی کے تحت اس خاص مجلس کا انعقاد ہوا ہے۔ میری مداخلت سے یہ نشست برخواست نہ ہو جائے اس لیے صرف زیارت میں اکتفا کیا کافی دیر دور کھڑے یہ منظر دیکھتے رہے جب یہ نشست برخواست ہوئی اور مولانا حشمت علی صاحب باہر تشریف لائے تو حکیم صاحب نے مولانا حشمت علی صاحب کا راستہ روک کر فرمایا مولانا صاحب مجھے بھی ایسی ترکیب بتاؤ یہ شرف مجھے بھی حاصل ہو جائے مولانا اس مداخلت بے جا سے گھبرا اٹھے اور حکیم صاحب سے وعدہ لیا وہ اس راز کو از رکھیں گے اور پھر ایک وظیفہ بتایا اور فرمایا صدق دل، خلوص نیت سے پڑھتے رہو کامیابی ہوگی ان واقعات سے بارگاہ رضوی میں شیر پیشہ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) کی قدرو منزلت کا پتہ چلتا ہے اور اعلیٰ حضرت کے روحانی تصرف کا حال معلوم ہوتا ہے۔

۸۶

اسی قسم کا ایک واقعہ بھائی سعید خاں صاحب عرف پتن خاں صاحب نے بیان کیا مولانا حشمت علی صاحب نے ان سے ”ملفوظات اعلیٰ حضرت“ حاصل کیے غالباً اس میں کوئی وظیفہ دیکھنا تھا پھر مولانا رات کو ملفوظ پڑھ کر وظیفہ کرتے کرتے سو گئے خواب میں سیدنا اعلیٰ حضرت کی زیارت کا شرف حاصل ہوا فرما رہے ہیں ”مولانا ہمیں آپ سے بہت کام لینا ہے آپ جہن جھٹوں میں نہ پڑیے ہمارے سلسلہ کا سب سے بڑا وظیفہ خدا و رسول (جل جلالہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم) کے دشمنوں اور گستاخوں کا رد ہے“

۸۶

ایک روشن کرامت

محدث اعظم پاکستان کے تلمیذ ارشد علامہ مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی مہتمم دار

مجاہدہ شیر پیشہ اہل سنت

منظرہ پنجاب

العلوم امجدیہ اداری کا بیان ہے اداری کے مناظرہ کا صدر ایک منہ بند چھپا ہوا وہابی تھا اس نے وقت دینے میں بددیانتی سے کام لینا شروع کر دیا چند بار ایسا ہوا حضرت شیر پیشہ اہل سنت نے گرفت فرمائی اور غضب ناک ہو کر فرمایا خیانت کرتے ہو تمھاری آنکھیں سلامت نہیں رہیں گی یہ حضرت شیر پیشہ اہل سنت کی زندہ دروشت کرامت ہے، تھوڑے ہی عرصہ بعد اس کی آنکھیں خیانت کی نذر ہو گئیں اور وہ شخص اندھا ہو گیا۔

بد مذہبوں سے نفرت و قلبی عداوت

۸۷

کا یہ عالم تھا جب سخت علیل ہوئے تو علاج کے لیے پبلی بھیت شریف سے بریلی شریف حاضر ہوئے کسی نے ایک طبیب سے علاج کا مشورہ دیا کہ اس کی تشخیص شہرت یافتہ ہے فرمایا وہ بد مذہب تو نہیں ہے کسی نے کہا سخت وہابی ہے فوراً ”لا حول“ پڑھتے ہوئے صاف انکار فرما دیا اپنی جان اور صحت تک کی پرواہ نہیں کی اور سرکار رسالت کے گستاخ سے علاج کرانا مناسب نہ سمجھا۔

محدث اعظم پاکستان سے خصوصی تعلق

صرف اور صرف اس بنا پر تھا کہ وہ مذہب اہل سنت و مسلک اعلیٰ حضرت کے بہت بڑے ستون تھے دونوں ایک ہی ذوق کے حامل اور متصل عالم دین، اصول و فروع میں اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمہ) کے مسلک حق پر تھے بد مذہبوں کو جس طرح ان دونوں حضرات نے نیست و نابود کیا، اس دور میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ مولانا مولوی زاہد علی صاحب قادری رضوی پبلی بھیت کے رہنے والے تھے اور

۸۷

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

حضرت شیر پیشہ اہل سنت کے محلہ دار تھے وہ پہلی بھیت سے لاکل پور جا معہ رضویہ مظہر اسلام میں تعلیم حاصل کرنے آئے تھے دن، رات مولانا شمس علی صاحب کی زبان پر محدث اعظم پاکستان کا خطبہ رہتا تھا۔ شیر پیشہ اہل سنت فرماتے تھے منظور سنبھلی مدیر ”الفرقان“ سے میں نے بہت مناظرے کیے اور وہ ہر جگہ ذلیل اور رسوا ہوا مگر میدان مناظرہ سے اس کا مستقل فرار یہ کرامت ہے محدث پاکستان مولانا سردار احمد صاحب کی اسی لیے ہم انھیں ابوالمظہور کہتے ہیں محدث پاکستان سے شکست کے بعد آج تک منظور میدان مناظرہ میں نظر نہ آیا اور مناظرہ سے توبہ کر لی۔

۸۸

آخری تمنا

جب بیماری کی زیادتی ہوئی اور کمزوری حد سے بڑھی تو آپ نے حاضری مدینہ طیبہ کا قصد فرمایا مدینہ منورہ جو دارالامن، دارالایمان اور روحانی جسمانی دار الشفاء ہے جس طرح بھی ہو وہاں کی حاضری نصیب ہو جائے ہوئی جہاز سے جانے کا پروگرام بنایا، مگر عمر اور وقت نے وفانہ کی اگرچہ ظاہری طور پر آپ کی یہ آخری تمنا پوری نہ ہو سکی لیکن اس حسرت میں جان دے کر اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دائمی وابدی حاضری کی سعادت حاصل کی۔

انتقال پر ملال

۸۸

ایمانی غیرت، ولولہ، مضبوطی، عقیدت و استقامت فی الدین میں آپ کا مقام بہت بلند ہے وہ عظمت شان رسالت کے نڈر، و بے خوف پاسبان تھے غالباً

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

منظرہ پنجاب

۶۱ سال کی عمر میں ۸ محرم ۱۳۸۰ھ مطابق ۳ جولائی ۱۹۶۰ء بروز اتوار پیش بہادینی خدمات اور اعلائے کلمۃ الحق فرمانے کے بعد آپ نے اس دنیائے فانی سے دار جاودانی کو رحلت فرمائی اور پہلی بھیت شریف میں مدفون ہوئے آپ کی قبر مبارک سے بزبان حال آج بھی یہ صدا آ رہی۔

سینوں سنی رہنا، سنی جینا، سنی مرنا، سنی اٹھنا، اپنے عقیدہ و مذہب میں کوئی کمزوری کوئی لچک، کوئی تبدیلی نہ آنے دینا۔ خبردار! کسی بد مذہب و کسی بد عقیدہ و گستاخ و بے دین سے ہرگز ہرگز رشتہ دیا رانہ نہ رکھنا (رحمۃ اللہ علیہم) ۱۳۸۰ھ۔

۸۹

سگ بارگاہ محدث اعظم پاکستان
الفقیر محمد حسن علی رضوی غفرلہ

۸۹

مجاہدہ شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

۹۰

۹۰

نعرہ حق

نبر کات مظہر اعلیٰ حضرت شیر پیشہ اہل سنت

مولانا ابوالفتح عبید الرضا حضور سیدنا محمد حشمت علی قادری رضوی ذریعہ (الغزیر)

اے مسلمانو! ٹھو دیں کی حمایت کے لیے

کوششیں دل سے کرو مذہب و ملت کے لیے

کوشش کفار ہے دیں کی اہانت کے لیے

غوث اعظم کو پکارو تم اعانت کے لیے

۹۱

سنیم من نعرہ اللہ اکبری زعم دم زب و بکرو عمر، عثمان و حیدرمی زعم

قادریم من نعرہ یا غوث اعظم می زعم دم ز شیخ احمد رضا خاں قطب عالمی زعم

مصطفیٰ کی بھولی بھیلوں بھیلوں سے تم بچو

جو کرے تو ہیں اللہ و نبی کی دوستو!

اپنے ایماں کی حفاظت ان کے حملوں سے کرو

غوث اعظم ہیں مدد پر ان کا دامن تمام لو

سنیم من نعرہ اللہ اکبری زعم دم زب و بکرو عمر، عثمان و حیدرمی زعم

قادریم من نعرہ یا غوث اعظم می زعم دم ز شیخ احمد رضا خاں قطب عالمی زعم

فرض ہے پہلے عقائد کی درستی مومنو!

پھر کرو کوشش نمازوں کے لیے اے دوستو!

مصطفیٰ کے دین پر ثابت قدم گرتم رہو

۹۱

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

انتم الاعلون قول حق ہے غالب سب یہ ہو

سنیم من نعرہ اللہ اکبری زنم دم زبکرو عمر، عثمان و حیدر می زنم
قادریم من نعرہ یا غوث اعظم می زنم دم زشیخ احمد رضا خاں قطب عالم می زنم

مومنو! رب ہے تمہارا خالق ارض و سما

سنیو! آقا تمہارے ہیں جناب مصطفیٰ

قادریو تم کو مژدہ سر پہ ہیں غوث الوری

۹۲

رضویو! خوش ہو کہ حامی ہیں شہ احمد رضا

سنیم من نعرہ اللہ اکبری زنم دم زبکرو عمر، عثمان و حیدر می زنم
قادریم من نعرہ یا غوث اعظم می زنم دم زشیخ احمد رضا خاں قطب عالم می زنم

محفل میلاد اقدس مستحب ہے اور ثواب

جو مسلمان اس میں آئے بخشا جائے بے حساب

شرک ٹھہراتا ہے اس کو نجدی خانہ خراب

سنیو! نجدی سے رکھو احتراز و اجتناب

سنیم من نعرہ اللہ اکبری زنم دم زبکرو عمر، عثمان و حیدر می زنم
قادریم من نعرہ یا غوث اعظم می زنم دم زشیخ احمد رضا خاں قطب عالم می زنم

۹۲

اے عبید قادری محشر سے تجھ کو خوف کیا

جب شفاعت کرنے والے ہیں حبیب کبریا

دو جہاں میں سر پہ سایہ ہے جناب غوث کا

مناظرہ پنجاب

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

نزع و محشر میں حفاظت کرنے والے ہیں رضا

سنیم من نعرہ اللہ اکبر می زخم دم ز بو بکر و عمر، عثمان و حیدر می زخم
قادریم من نعرہ یا غوث اعظم می زخم دم ز شیخ احمد رضا خاں قطب عالم می زخم

مجاہدہ شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

۹۴

منظرہ پنجاب

مجاہد شیریشہ اہل سنت

۹۵

بسملہ ڈیزائن کے ساتھ

مجاہدہ شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

مناظرہ پنجاب

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آخری قطعی فیصلہ کن

مناظرہ لاہور

۹۷

اہل سنت و جماعت اور فرقہ دیوبندیہ کے اختلافات کا خاتمہ

مرتب

شہزادہ و خلیفہ مظہر اعلیٰ حضرت، مظہر شیر پیشہ اہل سنت
، غواص بحر شریعت، سیاح افق معرفت، الواصل الی اللہ
، حضرت علامہ مولانا صوفی ابوسلمان محمد احمد مشہود رضا
قادری برکاتی رضوی شمتی مدظلہ النورانی

ناشر
شمتی اکیڈمی

۱

مناظرہ پنجاب

مجاہد شیریشہ اہل سنت

ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم
جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔ کسی بھی مطبع کو اس کی اشاعت ممنوع ہے۔

نام کتاب	:	مناظرہ لاہور، پاکستان
مرتب	:	شہزادہ شیر رضا حضرت علامہ والا ناصر محمد احمد شہزاد صاحب قلم مدظلہ العالی
تصحیح جدید	:	خلیفہ حضور شیریشہ اہل سنت قاری محبوب علی خاں مدظلہ النورانی
کتابت	:	ابوالفضل محمد شایان رضا زیدی، حافظ سعید رضا خاں
صفحات	:	۳۷
اشاعت بار اول	:	بموقع عرس قاضی مارہرہ شریف..... ۱۴۳۳ھ
تعداد اشاعت	:	۱۱۰۰ اگر گیارہ سو

۹۸

۲

ناشر : حشمتی اکیڈمی آستانہ عالیہ شہتیه شہت نگر پبلی بھیت شریف یو پی
رابطہ نمبر : 09616977067_08756503700_09997003192

مناظرہ پنجاب

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مجاہد شیر پیشہ اہل سنت دوسری جلد

فہرست مضامین

شمار نمبر	مشمولات	صفحہ نمبر
(۱).....	مناظرہ لاہور	۹۸
(۲).....	تفصیل بالا جمال مناظرہ لاہور	۱۰۲
(۳).....	آخری قطعی فیصلہ کن لاہور کا مناظرہ	۱۰۶
(۴).....	نقل تحریر سکریٹری جمعیت الاحناف لاہور	۱۱۰
(۵).....	نقل کھلی چٹائی بنام اشرف علی تھانوی	۱۱۲
(۶).....	استدعا	۱۱۴
(۷).....	دیوبندیوں کا مضطربانہ فرار! مناظرہ سے بچنے کے حیلے	۱۱۵
(۸).....	وہابیہ کی غلط بیانی	۱۱۶
(۹).....	وہابیہ دیوبندیہ ہوشیار	۱۱۶
(۱۰).....	اشرف علی تھانوی کی شکست اول	۱۱۷
(۱۱).....	نقل تحریر اشرف علی تھانوی	۱۲۲
(۱۲).....	لاہور میں وہابیت کا خاتمہ..... مولوی احمد علی کی وہابیت کا انکشاف	۱۲۴
(۱۳).....	مناظرہ سے بچنے کی ایک نہایت شرم ناک تدبیر	۱۲۶
(۱۴).....	اشرف علی تھانوی کی دس روشن شکستیں	۱۲۹
(۱۵).....	پہلی شکست	۱۲۹
(۱۶).....	دوسری شکست	۱۲۹
(۱۷).....	تیسری شکست	۱۲۹
(۱۸).....	چوتھی شکست	۱۳۰
(۱۹).....	پانچویں شکست	۱۳۰

مجاہدہ شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

- (۲۰)..... چھٹی شکست ۱۳۰
- (۲۱)..... ساتویں شکست ۱۳۱
- (۲۲)..... آٹھویں شکست ۱۳۱
- (۲۳)..... نویں شکست ۱۳۱
- (۲۴)..... دسویں شکست ۱۳۲
- (۲۵)..... مسلمانانِ لاہور کو دو عظیم الشان فائدے ۱۳۳
- (۲۶)..... اعلان ۱۳۴

۱۰۰

۴

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

تفصیل بالا جمال مناظرہ لاہور، پاکستان

۱۰۱

حضور شیر پیشہ اہل سنت وکیل مناظرہ بجانب حجۃ الاسلام	:	مناظرہ اہل سنت
مولوی منظور سنبھلی وکیل مناظرہ بجانب تھانوی	:	مناظرہ اہل دیانہ
کفریات دیوبند	:	موضوع مناظرہ ہذا
مسجد وزیر خاں، لاہور، پاکستان	:	مقام مناظرہ ہذا
۱۴ شوال ۱۳۵۲ھ روز چہار شنبہ دس بجے ۳۰ جنوری	:	تاریخ مناظرہ ہذا
سید حبیب صاحب ایڈیٹر ”سیاست“	:	سنی صدر اجلاس ہذا
مولوی اسماعیل سنبھلی	:	وہابی صدر اجلاس ہذا
اہل سنت و جماعت حزب الاحناف لاہور، پاکستان	:	فتح مناظرہ ہذا

ابو الفضل زیدی شہمتی غفرلہ ربہ القوی

۵

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

۱۰۲

۶

مناظرہ پنجاب

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

۱۰۳

۷

مناظرہ لاہور، پاکستان

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

۱۰۴

^

آخری قطعی فیصلہ کن لاہور کا مناظرہ

اہل سنت و جماعت اور فرقہ دیوبندیہ کے اختلافات کا خاتمہ امام اہل سنت
حجت الاسلام حضرت مولانا مولوی حامد رضا خاں صاحب بریلوی اور پیشواے فرقہ
دیوبندیہ مولوی اشرف علی تھانوی کے مابین ۱۵ اشوال المکرم ۱۳۵۲ھ کو لاہور میں ہوا۔

ناظرین کرام ۱۵ اشوال کو یاد رکھیں۔ اراکین انجمن کا ہمیشہ سے تجربہ
ہے کہ مرکز اہل سنت حزب الاحناف ہند لاہور کے سالانہ جلسوں میں جب کہ
ہندوستان و پنجاب کے مشائخ کرام کا ورود مسعود ہوتا ہے۔ تو قریب قریب تمام
مذاہب باطلہ میں ایک کھلبلی مچی ہے اور کسی نہ کسی طرف سے کبھی کھلی چھٹی کبھی خیر مقدم
کبھی عریضہ کے نام سے مضامین آتے رہتے ہیں۔ اس سال بھی جب کہ ایام جلسہ
قریب آئے اور بذریعہ پوسٹر اعلان کیا گیا کہ ۲۶/۲۴ نومبر ۱۹۳۳ء کو مرکزی انجمن
حزب الاحناف ہند لاہور کا سالانہ اجلاس ہوگا۔ تو ایک نام نہاد جمعیت الاحناف ظاہر
ہوئی جس کا علم اس سے قبل ہمیں بتایا اور اس کے سکریٹری جناب بابو سردار محمد صاحب
لاہوری نے سلسلہ خط و کتابت شروع کر دی چوں کہ ناظم انجمن جناب مولانا ابو
البرکات سید احمد صاحب قادری انتظام و اہتمام جلسہ میں مصروف تھے۔ تیسرے جواب
میں مولانا احمد نے نہایت نیک نیتی سے سلسلہ خط و کتابت مسدود کرتے ہوئے تحریر فر
مادیا۔ کہ آخری گزارش یہ ہے کہ آپ مولوی احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین کو یا
مولوی اشرف علی صاحب تھانوی یا مولوی مرتضیٰ حسن صاحب کو اتوار کے دن گیارہ بجے
سے ہمراہ لے آئیے۔ فقیر مودبانہ طریق سے شرائط مناظرہ طے کر کے تنازعہ فیہا

۱۰۵

۹

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

مسائل میں مناظرہ کرنے کو تیار ہے۔

یہ خط دفتر انجمن سے انجمن کی مہر لگا کر بھیجا گیا تھا جس کے صریح معنی یہ تھے کہ سکریٹری جمعیت الاحناف مذکورہ بالا علما میں سے کسی کو اپنے ہمراہ لے کر دفتر مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور میں پہنچ جاتے اور قبل تشریف آوری ناظم صاحب کو اطلاع دیتے اور اپنی نیک نیتی کا ثبوت پیش کرتے۔ بجائے اس کے سکریٹری صاحب کی طرف سے ۲۳/۲۴/۲۵ نومبر تک صدائے درخواست اور ۲۶ نومبر کی شب ایک پوسٹر کلاں بھٹ جلی بعنوان دیوبندی اور بریلوی جماعت کا فیصلہ کن مناظرہ چھاپ کر شائع فرمایا جو دیواروں پر چسپاں نظر سے گزرا۔ اس میں مسجد وزیر خاں میں جہاں جلسہ منعقد تھا تشریف لانے کا اعلان فرمایا اس وقت برادر مکرّم شیخ محمد دین صاحب کلاں مرچنٹ جس کی وساطت سے خط و کتابت ہو رہی تھی ناظم انجمن نے کہا کہ یہ اعلان کیما ہے۔ شرائط مناظرہ طے کرنے کے لیے حسب تحریر وہ دفتر میں وقت مقررہ پر تشریف لا سکتے ہیں۔ جلسہ گاہ میں آنے کے کیا معنی ہیں۔ اگر بالفرض طرفین کے آدمیوں میں تصادم ہو گیا تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا۔ مسجد وزیر خاں میں آنے کی ہرگز اجازت نہیں وہ دفتر میں تشریف لائیں۔

چنانچہ شیخ صاحب نے سکریٹری صاحب کو متنبہ کیا اور حسب تحریر دفتر میں آنے کی ہدایت کی اور سکریٹری صاحب نے حتمی وعدہ کیا کہ ہم صبح وقت مقررہ پر مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور کے دفتر میں حاضر ہو جائیں گے مگر بجائے اس کے ۱۰ سکریٹری صاحب مع چند بیرونی علمائے دیوبند کے تقریباً پانچ سو کی جمعیت کے ساتھ جلسہ گاہ پر ایسے آدھمکے کہ گویا کسی پردھاوا بولا تھا۔ ناظم حزب الاحناف جناب مولانا ابو

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

البرکات سید احمد صاحب اپنی تحریر کے مطابق دفتر انجمن میں مدعو شدہ نمائندوں کے منتظر تھے۔ اور جلسہ گاہ کا انتظام حضرت علامہ ابوالحسنات حافظ حکیم محمد احمد صاحب خطیب مسجد وزیر خاں کے سپرد تھا اور اس وقت جلسہ زیر صدارت خاں بہادر مولوی محرم علی چشتی ایڈوکیٹ ہائی کورٹ پنجاب ہو رہا تھا۔ اسٹیج پر عمائدین شہر رونق افروز تھے صاحب صدر نے جلسہ میں مداخلت کرنے سے روکا اور علامہ ابوالحسنات نے سردار محمد صاحب سکریٹری جمیعت الاحناف سے نہایت مہذبانہ طریقہ سے فرمایا کہ آپ انجمن کے دفتر میں تشریف لے جائیں وہاں ناظم انجمن آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ شرائط مناظرہ وہ ہیں ہی طے کریں گے۔ مگر انہوں نے بجائے اس کے یہ کہا کہ بازاروں میں نعرہ بکبیر کے ساتھ گشت شروع فرما کر اس امر کا مظاہرہ پیش کرنا چاہا کہ ہمارے علما مناظرہ کو آئیں اور علمائے اہل سنت نے مناظرہ سے انکار کر دیا۔

۱۰۷

اس پر بعض معاملہ فہم حضرات نے انہیں سمجھایا کہ اس طرح غلط پرو پگنڈا نا مناسب ہے۔ ضابطہ یہی چاہتا ہے کہ آپ حضرات میں سے چند معتمد اشخاص معہ مدعوین ان کے دفتر انجمن میں جائیں اور ناظم انجمن سے باہمی شرائط طے کر لیں پھر اگر وہ آپ کو روکیں تو ان کا فرار ہے بالآخر سردار محمد صاحب نے یہ بات سمجھ لی اور مولوی منظور صاحب سنبھلی دیوبندی اور مولوی ابوالوفا شاہ جہاں پوری اور مولوی عبدالحنا ن صاحب لاہوری اور مولوی اسماعیل صاحب سنبھلی اور مولوی ابوالقاسم صاحب اور چند اور جن کے نام معلوم نہیں ہم راہ لے کر دفتر میں پہنچے۔ ناظم صاحب نے نہایت خندہ پیشانی سے ان کو بیٹھنے کی اجازت دی اور فرمایا کہ آپ خلاف وعدہ مسجد وزیر خاں میں کیوں تشریف لے گئے۔ آپ کو جہاں سے خط لکھا گیا ہے وہاں آنا چاہیے تھا۔ اور

۱۱

مجاہدہ شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

بجائے تحریری اطلاع کے آپ نے پوسٹر کیوں شائع کیا اس کو واپس لیجیے۔ اور اپنی غلطی کا اعتراف کیجیے۔ اس پر دیر تک بحث ہوتی رہی۔

بالآخر جناب میاں عبدالرحیم صاحب میونسپل کمشنر کیس اعظم گڑھی شاہو اور جناب مولوی شیرنواب صاحب میونسپل کمشنر قصور نے اس بحث کو ختم کرایا۔ اور جناب سکریٹری جمعیت الاحناف لاہور نے مذکورہ بالا علمائے دیوبند کے حکم اور مشورہ سے مندرجہ ذیل قرار و تحریر کر کے ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور کو دی اور تاریخ مناظرہ ۱۵/شوال المکرم ۱۳۵۲ھ مقرر ہوئی۔ اظہار واقعہ اور اعلان مناظرہ کی غرض سے یہ چند سطور نذر ناظرین کی جاتی ہیں مولی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حسب اقرار فریقین یہ مناظرہ ہو جائے۔ اور ہمیشہ کے لیے اس مذہبی جنگ کا خاتمہ ہو جائے۔ اور حق کا مالک حق واضح فرما کر فریق باطل کو قبول حق کی توفیق دے۔ اور فریقین باہم متحد ہو کر خدمت اسلام کریں۔

۱۰۸

نقل تحریری سکریٹری جمعیت الاحناف لاہور

آج مورخہ ۱۲/۱۲/۱۹۳۳ء بروز اتوار بوقت گیارہ بجے دوپہر جس مناظرہ کا عنوان فیصلہ کن مناظرہ ہوا تھا وہ بعض وجوہات کی بنا پر معرض التواء میں رکھا گیا ہے اور اس کے لیے ۱۵/شوال ۱۳۵۲ھ کا دن مقرر کرتے ہیں۔ اس پر دونوں کا اتفاق ہے ہم اپنی طرف سے مولانا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کو اس مناظرہ کے لیے لانے کی کوشش کریں گے اگر وہ تشریف نہ لاسکے اور اپنا کوئی وکیل بھی نہ بھیج سکے تو اس صورت میں ہم آئندہ ان کی تحریرات کی پیروی ترک کر دیں گے اور ان کی اختلافی تحریرات سے اظہار نفرت کر دیں گے۔ اسی طرح فریق ثانی مولانا مولوی حامد رضا خاں صاحب کو لانے کی کوشش کریں گے اور اگر وہ تشریف نہ لاسکے اور اپنا کوئی وکیل بھی نہ بھیج سکے تو اس صورت میں وہ آئندہ ان کی تحریرات کی پیروی ترک کر دیں گے اور ان کی اختلافی تحریرات سے اظہار نفرت کر دیں گے۔ اور تاریخ مناظرہ سے پہلے ہر دو فریق اپنے مقامی کے اسماء گرامی شائع فرمادیں گے ثالثین کا تقرر تاریخ مناظرہ سے دو یوم پہلے مقامی حضرات خود کر کے اعلان کر دیں گے۔ اس مناظرہ کا موضوع حسام الحرمین الشریفین میں جن جن عبارت پر اعتراضات کیے گئے ہیں۔ ان پر علی الترتیب بحث ہوگی۔ مسئلہ قادیانیت زیر بحث نہ ہوگا۔ اس لیے کہ وہ فریقین کے نزدیک کافر و مرتد ہیں۔

ان مباحث کے طے ہو جانے کے بعد اسی پلیٹ فارم پر دوسرے تمام مسائل اختلافیہ مابین فریقین پر بحث کر کے تصفیہ کر لیا جائے گا۔ سردار محمد بقلقم خود ناظم جمعیت الاحناف لاہور ۲۶/۱۱/۳۳ء حامی سنن ماجہ فتن حضرت مولانا مولوی ابوالبر

مجاہدہ شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

کات سید احمد صاحب ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور نے مندرجہ ذیل تحریر
سکریٹری جمیعت الاحناف کو دی۔ جناب سردار محمد سکریٹری جمیعت الاحناف لاہور نے
جس مناظرہ کا اعلان بصورت پوسٹر شائع کیا تھا اور گزر گاہوں میں چسپاں فرمایا تھا اس
کو بعض وجوہ کی بنا پر ملتوی کر کے جو قرار داد متفقہ فریقین جو اپنے دستخطوں سے ہمیں دی
ہے ہم اس کو منظور کرتے ہیں۔

۱۱۰

۱۲

نقل کھلی چھٹی بنام مولوی اشرف علی صاحب تھانوی

واضح ہو کہ مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ۲۵ نومبر ۱۹۳۳ء بوقت ۳ بجے دن کے آپ کو جوابی تار ارسال کیا گیا تھا۔ جس کا مضمون بعینہ یہ ہے۔ جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی ضلع مظفر نگر۔ حزب الاحناف کے جلسے ہورہے ہیں۔ علمائے اہل سنت کے تمام اکابر کا اجتماع ہے۔ اس بہتر موقع پر آپ تشریف لا کر ”حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس“ کی عبارت کے متعلق تصفیہ کر لیں تاکہ تمام ہندوستان کے پریشان کن جنگ کا خاتمہ ہو جائے۔ اس موقع پر تکلیف سفر گورا کرنا آپ پر لازم ہے تار کے ذریعہ تشریف آوری کے وقت سے اطلاع دیجیے۔ آپ کا سنڈ کلاس کا کرایہ تشریف لانے پر پیش کیا جائے گا۔ اور ہر ممکن آسائش پہنچائی جائے گی۔ (من جانب امیر مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور) اور جواب کے لیے موازی تیرہ آنے نقد ڈاک خانہ میں ادا کیے تھے جس کی رسید دفتر میں محفوظ ہے۔ لیکن آپ نے ہماری مخلصانہ گزارش کو شرف قبولیت نہ بخشا یعنی آج تک تار کا جواب نہیں دیا اور نہ تیرہ آنے کا فارم ہی واپس کیا لہذا التماس یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے جواب دینا اور تشریف لانا خلاف مصلحت و حکمت سمجھا گیا تھا تو فارم قیمتی تیرہ آنے کا مہربانی فرما کر واپس فرمادیں۔ اس لیے کہ یہ غرباے اہل سنت کا پیسہ ہے کاش ہماری مخلصانہ معروض قبول فرما کر آپ لاہور تشریف لے آتے اور عبارات ”حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس“ کے متعلق اکابر اہل سنت سے (جو جلسہ میں رونق افروز تھے)، فیصلہ کن مناظرہ ہو کر تصفیہ ہو جاتا اور فریقین سے حقارت و منافرت کا سلسلہ منقطع ہو کر اس عالم گیر مذہبی جنگ کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو جاتا۔ ہمیں آپ کے اس

۱۱۱

۱۵

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

موقع پر سکوت و بے اعتنائی اختیار کرنے کا نہ صرف افسوس بلکہ بے حد رنج ہے خیر اب
چوں کہ آپ کے معتقدین عمائدین شہر لاہور نے اس فیصلہ کن مناظرہ کے لیے جناب
محترم سر دار محمد خاں صاحب ناظم جمعیت الاحناف نے مولوی محمد منظور صاحب سنبھلی اور
مولوی ابوالقاسم صاحب اور مولوی ابوالوفا شاہ جہاں پوری اور مولوی محمد اسماعیل صاحب
اور مولوی عبدالحنان صاحب لاہوری کے سامنے ان کے مشورہ سے فیصلہ کن مناظرہ
کے لیے ۱۵ اشوال ۱۳۵۲ھ کا دن مقرر فرما کر فریقین کے اتفاق سے اپنے دستخطوں سے
ہمیں تحریر عطا فرمادی ہے جو عنقریب شائع کر دی جائے گی ہم امید کرتے ہیں کہ اس تا
رنج پر آپ بنفس نفیس لاہور قدم رنج فرما کر فیصلہ کن مناظرہ کر کے ہمیشہ کے لیے فریقین
میں صلح و آشتی اور محبت و اتحاد کی بنیاد قائم کر دیں گے۔

فقط

جواب کا منتظر

فقیر قادری ابوالبرکات سید احمد

ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور

نوٹ: کھلی چھٹی اور تار کا جواب ابھی تک نہیں ملا۔

استدعا

تمام ہندوستان و پنجاب کے سنی مسلمانوں کو نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ ۱۵ ارشوال ۱۳۵۲ھ کا انتظار کرنا چاہیے۔ اور بارگاہ رب العزت میں نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ ماہ مبارک رمضان میں دعائیں مانگیں کہ جامع المسفرق بحرمت سید المرسلین علیہ اخیہ والتسلیم بہت جلد وہ صورت پیدا فرما دے کہ فریقین میں کامل و داد و اتحاد ہو کر متفقہ طور پر دشمنان اسلام کا مقابلہ کریں۔

۱۱۳

المشتہرین!!!

اراکین مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند۔ لاہور

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

دیوبندیوں کا مضطربانہ فرار! مناظرہ سے بچنے کے حیلے

مقرر شدہ مناظرہ میں منظر عام پر آنے سے کھلا انکار!

۱۵/شوال ۱۳۵۲ھ مطابق ۳۱/جنوری ۱۹۳۴ء کا دن حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں صاحب بریلوی اور جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے مابین مناظرہ کے لیے مقرر ہے تمام پبلک اس کی منتظر ہے۔ ایک خلق اس کی طرف آنکھیں لگائے ہوئے ہے، برابر اعلان شائع ہو رہے ہیں۔ حضرت حجۃ الاسلام تشریف لے آئے آپ کی تشریف آوری کا اعلان شائع ہو گیا۔ آپ ۱۵/شوال صبح دس بجے مقام مناظرہ مسجد وزیر خاں مرحوم میں اپنے مقابل کو طلب فرماتے ہیں۔ آپ کے اعلان تشریف آوری نے وہابیہ دیوبندیہ کو عجیب اضطراب میں ڈال دیا۔ ۱۴/شوال مطابق ۳۰/جنوری کی شام کو جس کا اگلا دن مناظرہ کے لیے مقرر ہے وہابیہ دیوبندیہ نے ایک پوسٹر شائع کیا اس میں اشتعال انگیز اور دل آزار کلمات لکھے اس وقت ان کی عنایتوں کا جواب دینا نہیں چاہتے۔ لیکن پوسٹر میں جس مقصد کا انہوں نے اظہار کیا وہ محض اس قدر ہے کہ مناظرہ کی خاطر یہ شکل ہو سکتی ہے کہ حکم کے سامنے تنہائی میں دونوں طرف کے صرف دو مناظر باہم گفتگو کریں اور کوئی مجمع نہ ہو اور اس کے خلاف یعنی کسی مجمع خاص میں بھی گفتگو کرنے کے لیے وہابی دیوبندی تیار نہیں ہیں۔ یہ وہابیہ کا کھلا ہوا فرار اور مناظرہ سے صاف انکار ہے اور ہزار ہا بندگان خدا جو دور دراز سے مناظرہ دیکھنے کے لیے آئے ہیں وہ کس طرح اس پر راضی ہو سکتے ہیں کہ مناظرہ صرف دو آدمی تنہائی میں کریں اس کو کون مناظرہ کہے گا۔ یہ وہابیہ دیوبندیہ کی شرافت ہے کہ خود

۱۱۴

۱۸

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

تو مجمع عام سے گریز کریں اور میدان میں آنے والے شیروں کو فرار کا الزام دیں اور جو مضمون چھاپ کر شائع کیے ہیں ان پر مناظرہ خلوت تہائی میں ہو۔

وہابیہ کی غلط بیانی

اس پوسٹر میں وہابیہ دیوبندیہ نے غلط بیانی کر کے پبلک کو یہ مغالطہ دیا ہے کہ مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور نے ڈاکٹر سر محمد اقبال اور مولانا اصغر علی صاحب روجی کی طرف انکار ثالثیت کی غلط نسبت کی یہ دیوبندیہ کا جھوٹا الزام ہے۔ ہمارے پاس دونوں صاحبوں کی تحریریں موجود ہیں۔ اور وہ انکار نہیں فرما سکتے۔

۱۱۵

وہابیہ دیوبندیہ ہوشیار

اگر ۱۵ اشوال روز چہار شنبہ دس بجے دن کو مقام مناظرہ مسجد نواب وزیر خاں مرحوم میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کو یا ان کی معتبر سند و کالت کے ساتھ کوئی وکیل مجاز ماذون مطلق پیش نہ کیا تو تمہیں دنیا میں منہ دکھانے کی جگہ نہ رہے گی۔ اور مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی شکست فاش میں وہابی دیوبندی کو جائے عذر باقی نہ رہے گی۔

المشتہرین

اراکین مرکزی انجمن حزب الاحناف۔ لاہور

۱۹

مولوی اشرف علی تھانوی کی شکست اول

حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں صاحب بریلوی مدظلہ العالی کے مقابل مناظرہ کے لیے نہ تھانوی خود آ سکے نہ ان کا وکیل مجاز۔ ہندوستان بھر میں اور بالخصوص لاہور میں اس مناظرہ کے لیے دنیا بے چین تھی۔ جب ۱۵/شوال ۱۳۵۲ھ کو حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں صاحب بریلوی اور مولوی اشرف علی تھانوی یا ان کے وکیلوں کے مابین عبارات ”تخذیر الناس وبراہین قاطعہ و حفظ الایمان وفتویٰ کٹنوی“ کے متعلق قرار پا چکا تھا اور وہابیہ نے لکھ دیا تھا کہ اگر تھانوی یا ان کا وکیل نہ آئے تو وہ ان سے قطع تعلق کر لیں گے، ۱۴/شوال تک تو وہابیہ کی طرف سے بالکل سکوت رہا مگر صرف ایک دن میں انہوں نے تین اشتہارات پے درپے شائع کر کے کوشش کی کہ اشتعال انگیزی ہو جائے۔ فساد ہو جائے یا مناظرہ بجائے مجمع عام کے، خلوت میں ہو اور دو مناظر کے سوا کوئی اور شخص وہاں موجود نہ ہو، صرف ان کے تجویز کیے ہوئے، ثالث ہوں۔ مگر یہ حیلہ جوئیاں نہ چلیں اور حضرت حجۃ الاسلام مدظلہ العالی کے لاہور پہنچ کر بار بار پوسٹروں کے ذریعہ اپنے مقابل کو طلب فرمانے سے وہابیہ کو اندیشہ ہو گیا کہ اگر وہ مجمع عام میں نہ پہنچے تو ان کی نہایت ذلت و رسوائی ہوگی اور سب لوگ ان سے پھر جائیں گے اس مجبوری سے ان کے مقامی اور بیرونی بہت سے مولوی جمع ہو کر مقام مناظرہ ”مسجد وزیر خاں“ میں ۱۵/شوال ۱۳۵۲ھ روز چہار شنبہ دس بجے تشریف لائے علمائے کرام اہل سنت کی جماعت کثیر پہلے ہی سے موجود تھی۔ جلسہ گاہ آدمیوں سے کچھ کچھ بھری ہوئی تھی، مجمع نہایت پر امن تھا۔

سید حبیب صاحب ایڈیٹر ”سیاست“ جلسہ کے صدر منتخب ہوئے۔ لیکن وہابیہ جو ڈیڑھ اینٹ کی الگ چھنے کے عادی ہیں انہوں نے اپنی چھوٹی سی جماعت کا چھوٹا سا صدر الگ ہی چن لیا، کوئی مقامی مقتدی شخص میسر نہ آیا تو قصبہ سنہجھل کے مولوی اسماعیل ہی کو صدر بنالیا۔ جب بے چارے کو صدارت کا اتنا سلیقہ اور تجربہ تھا کہ خود ہی صدر بنے اور خود ہی سکریٹری کے وکیل، بیک وقت آپ کو دونوں منصبوں کا اعزاز حاصل تھا اور آپ اس پر بہت مفتخر اور نازاں تھے، مجمع میں آپ کو ہر چند سمجھایا گیا کہ آپ ایک منصب قبول فرمائیے۔ یہ دو منصب کس طرح جمع کر رہے ہیں مگر آپ نے ان دونوں نعمتوں میں کسی ایک کا چھوڑنا گوارا نہ کیا، بہت لطف ہوا جب سید حبیب صدر جلسہ نے دریافت کیا کہ اگر بحیثیت وکالت تقریر کرتے ہوئے جناب کی تقریر لمبی ہوگی یا کسی وجہ سے روکنے ٹوکنے کی ضرورت پیش آئی تو آپ کو کون روکے گا۔ فرمایا! کہ آپ۔ سید صاحب نے فرمایا: ”تو آپ میرا حکم مانیں گے“ تو مولوی اسماعیل صاحب نے کہا کہ ہاں۔ سید صاحب کے ہاں پر صدر کہاں ہوئے۔ آپ کا صدر میں۔ اس پر جلسہ میں بہت مضحکہ ہوا مگر آپ نہ صدارت ہی کو چھوڑ سکتے تھے نہ سکریٹری کے قائم مقامی سے دستبردار ہونے کا صدمہ عظیم برداشت کر سکتے، بہر حال اگر آپ کے سر پر صدارت کی دستار تھی تو دوش پر سکریٹری کی نیابت کا جبہ بھی تھا۔ حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب نے اعلان کیا کہ حسب قرار داد حضرت حجۃ الاسلام مولانا مولوی حامد رضا خاں صاحب مدظلہ العالی مجلس مناظرہ میں رونق افروز ہیں۔ جماعت وہابیہ حسب قرار داد مولوی اشرف علی یا ان کے وکیل مناظرہ کو پیش کرے، جس کے پاس وکالت کی معتبر سند ہو۔

۱۱۷

۲۱

اس پر بات قیل وقال بسیار و حیلہ و اعذار وہابیہ کے صدر نائب سکریٹری نے

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

ایک میلہ پر چہ جیب شریف سے نکالا اور فرمایا کہ یہ سند و کالت ہے، جو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے لکھی ہے یہ سند مجمع میں پڑھی گئی، اس میں کہیں یہ نہ تھا کہ ۱۵ ارشوال کو لاہور میں جو مناظرہ ہونے والا ہے۔ میں اس میں بجائے اپنے فلاں شخص کو اپنا وکیل بنا کر بھیجتا ہوں اس کا ہر قول اور قبول و عدول فتح و شکست سب مجھے قبول ہوگا اور میرا قرار پالے گا۔ بجائے اس کے وہ ایک عجیب و غریب تحریر تھی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ مذہب بین کو عبارت ”حفظ الایمان“ کی تفہیم کے لیے میں مولوی حسین احمد فیض آبادی، مولوی منظور مولوی اسماعیل سنہلی اور مولوی ابولوفاشاہ جہاں پوری کو اپنا وکیل بناتا ہوں، جب یہ وکالت نامہ پڑھ کر سنایا گیا۔ تو مولانا مفتی سید احمد صاحب نے فرمایا کہ یہ تفہیم کی اجازت ہے وہ بھی مذہب بین کو، اس میں کہیں مناظرہ کا لفظ تک نہیں مناظرہ کا وکیل کس طرح ہو گئے؟؟؟ یہ اجازت ہوگی تو وعظ گوئی کی ہوگی۔ ہمارا جو مناظرہ مقرر ہوا ہے اس کا بحث عبارات ”تخذیر الناس، فتویٰ گنگوہی، براہین قاطعہ و حفظ الایمان“۔ جن پر ”حسام الحرمین“ میں حکم کفر دیا گیا ہے۔ وہ ہیں۔ تھانوی صاحب کی تحریر میں نہ بحث کا ذکر ہے نہ مناظرہ کا لفظ، نہ لاہور کا نام ہے نہ حزب الاحناف جمیعت الاحناف کی قراردادوں کا حوالہ، نہ ۱۵ ارشوال ۱۳۵۲ھ کی تاریخ ہے نہ بحث کی اجازت نہ یہ ذکر ہے، کہ میرا وکیل جو قبول کر لے گا مجھے بھی وہ قبول ہوگا۔ پھر کس طرح منایا جائے کہ یہ تحریر سند و کالت مناظرہ ہے۔

اس پر مولانا ابوالفتح صاحب مولوی حشمت علی صاحب نے کھڑے ہو کر فرمایا: کہ سند و کالت مناظرہ نہیں۔ نہ تھانوی خود آئے نہ ان کا وکیل مجاز پہنچا، لہذا بے قرارداد ان کی اس شکست کا اعلان کرتا ہوں۔ اس پر وہابیہ کے صدر نائب سکریٹری

صاحب بہت بے چینی سے اٹھے اور نہایت بے کسانہ شکل کے ساتھ فریادوں کے لحظہ میں عرض کیا کہ مولوی حشمت علی صاحب اپنا یہ اعلان واپس لے لیں۔ لیکن ہزار ہا مجمع کے بیچ میں ایک بھی شخص ایسا نہ تھا۔ جوان کی تائید کرتا اور ان کا ہم زبان ہوتا سب مجمع دیکھ رہا تھا کہ مناظرہ کے موقع پر سبق پڑھانے یا وعظ کہنے کی اجازت لے کر آئے ہیں، یہ تمسخر ہے یا فریب دہی۔ وہابیہ کے صدر نائب سکریٹری کی منت و لجاجت پر جلسہ کے صدر جناب سید حبیب صاحب نے ان کی اتنی خاطر کی کہ مولانا حشمت علی صاحب سے فرمادیا: کہ یہ اعلان کچھ قبل از وقت ہے مگر انہیں جواب دے دیا گیا کہ یہ فیصلہ مجمع عام کے ہاتھ ہے، جناب جلسہ کے انتظام کے لیے صدر ہیں چنانچہ قائل صدر نے اس کا اعتراف کیا، بے چارے وہابیہ کو جواب دے دیا، وہ اپنا سامنہ لے کر رہ گئے۔ پھر وہابیہ نے درخواست کی کہ کسی ایک شخص کو تجویز کر لیا جائے جو تحریر دیکھ کر یہ بتا دے کہ یہ تحریر و کالت مناظرہ کی ہے یا نہیں؟۔

۱۱۹

اس پر مولانا ابوالفتح حافظ حشمت علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم اس پر بھی تیار ہیں کہ آپ یہاں سے ہمارے دو آدمیوں کو لے جائیں۔ اور خود تھانوی سے دریافت کر لیجیے کہ کیا یہ وکالت نامہ مناظرہ ہے اور آپ نے مناظرہ کے لیے ان اشخاص کو اپنا وکیل بنایا ہے۔ اگرچہ یہ بات بڑی پر زور بہت زبردست تھی مگر وہابی جانتے تھے کہ نہ مولوی اشرف علی صاحب نے کسی کو مناظرہ کا وکیل بنایا ہے اور نہ وہ ہرگز یہ کہیں گے کہ یہ تحریر مناظرہ کا وکالت نامہ ہے، اس لیے وہ اس پر آمادہ نہ ہوئے اور مجمع کی رسوائی انہوں نے گوارا کی۔

۲۳

اخیر میں وہابیہ نے ایک استدعا پیش کی کہ ہمارے جو علما موجود ہیں وہ اپنی

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

طرف سے ایک شخص کو مولوی اشرف علی صاحب کا وکیل تسلیم کر لیتے ہیں، اس کی فتح و شکست کو مولوی اشرف علی کی شکست و فتح تسلیم کر لیں گے۔ حضرت حجۃ الاسلام اپنی طرف سے کسی شخص کو اجازت دیں دے کیوں کہ وہابیہ کی استدعا میں اپنے اس نئی توکیل میں مولوی اشرف علی صاحب کی طرف جو وکالت نامہ پہلے انہوں نے منسوب کیا تھا اور جس کو مناظرہ کا وکالت نامہ بتایا تھا اس کی ایک طرف تکذیب اور اپنے اس دعوے کے اعلان کا ایک گونہ اعتراف پایا جاتا ہے اور مجمع بھی مناظرہ دیکھنے کے لیے منتظر تھے۔ اس لیے یہ درخواست منظور کر لی گئی۔

۱۲۰

وہابیہ نے مولوی منظور سنبھلی کو تھا نوی کا وکیل تسلیم کیا، اور حضرت حجۃ الاسلام مدظلہ العالی نے مولانا ابوالفتح مولوی حافظ حشمت علی صاحب کو اپنی طرف سے مناظرہ کی اجازت دی اور وکیل مقرر فرمایا، مولانا ابوالفتح صاحب اور منظور سنبھلی کے درمیان جو کچھ گفتگو ہوئی اور سنبھلی نے جس طرح مناظرہ سے جان بچا کر فرار ہوا اس کی تفصیل اشتہار آئندہ میں ملاحظہ ہو، اب ہم مولوی اشرف علی صاحب کی وہ تحریر پیش کرتے ہیں جس کو وہابی جماعت نے براہ چالاکی مناظرہ کا وکالت نامہ قرار دیا تھا۔ اہل انصاف اس تحریر کو غور سے دیکھیں اور ملاحظہ فرمائیں کہ وہابیہ نے کس قدر مغالطہ اور غلط بیانی سے کام لیا تھا۔ دنیا کا کون غافل شخص کہہ سکتا ہے کہ یہ تحریر مناظرہ کی توکیل ہے، جس میں مناظرہ کا لفظ تک بھی نہیں ہے۔

۲۲

مناظرہ پنجاب

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

نقل تحریر مولوی اشرف علی تھانوی

مقام تھانہ بھون ۵/ رمضان ۱۳۵۲ھ بعد حمد و صلاۃ، جس دینی کلام سے کسی کو خطاب کیا جائے وہ اگر محض تبلیغ ہے، تو عبادت ہے اور ایک صورت ہے۔ اس کے بعد اگر مخاطب محض تحقیق حق کے لیے کوئی سوال کرے اور اس کو جواب دینا بھی عبادت ہے اور یہ دوسری صورت ہے اور ان دونوں خدمتوں میں ہر مسلمان جن میں احقر بھی ہے اور اگر مخاطب کو محض جدال ہی مقصود ہے اور یہ تیسری صورت ہے۔ تو اس کو جواب نہ دینا، اور اعراض کرنا بھی جائز ہے اور اس سکوت میں جو مذہبین کے ضرر کا شبہ ہوتا ہے اس کا ضرر خود کا مذہبین کی تعلیم سے دفع کرنا ممکن ہے، خواہ ابتدایا ان کے سوالوں کے بعد اور میرا بھی یہی مذاق ہے۔

۱۲۱

اس تمہید کے بعد عرض ہے کہ رسالہ ”حفظ الایمان“ مولفہ احقر پر اعتراض کرنے والوں کے متعلق میرا عمل ہمیشہ سے اپنے مذاق کے مطابق مذاق رہا ہے کہ نفس مسئلہ کے متعلق تبلیغ کے لیے مرتدین کی تشریفی کے لیے خود رسالہ ”حفظ الایمان“ ب، بسط البنان، تغیر العوان“، لکھ چکا اور معاندین کو کہیں خطاب نہیں کیا گیا مگر بعض احباب، بعض مواقع پر دوسرے مذہب پر عمل کرنے کو نافع سمجھتے ہیں اور بعض مواقع پر بعض حالات کے اقتضا سے ناواقفیت میں اس کی حاجب ہے کہ اس تقسیم کے لیے میں کسی کو اپنا وکیل بنادوں، اس لیے سر دست میں اپنی طرف سے اس تفہیم کے لیے ان بزرگوں کو اپنا وکیل بناتا ہوں: حضرت مولانا حسین احمد فیض آبادی، جناب مولانا منظور احمد صاحب سنبھلی، مولانا ابو الوفا صاحب شاہ جہاں پوری مولانا اسماعیل صاحب سنبھلی۔ دیوبندیوں کی جمیعت الاحناف لاہور اور اہل سنت کی مرکزی انجمن حزب الا

۲۵

مناظرہ پنجاب

مجاہد شیریشہ اہل سنت

حناف ہند لاہور کی متفقہ قرارداد کے متعلق مولوی اشرف علی صاحب تھانوی مناظرہ کے لیے نہ خود آ سکے نہ اس مناظرہ کے لیے اپنا وکیل مطلق مجاز و ماذون بھیج سکے۔ لہذا مولوی اشرف علی تھانوی صاحب سے قطع تعلق کر لینا اور ان تحریرات کی پیروی چھوڑ دینا، دیوبندی کی جمیعت الاحناف پر اور مولوی دیوبند پر حسب قرارداد لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کے ارشاد تفہیم میں نفع و برکت بخشے۔ ان اریـدالا الا صلاح ما اطلعت وما تو فیقی الا باللہ۔

۱۲۲

المشتہرین

اراکین مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند۔ لاہور

۲۶

لاہور میں وہابیت کا خاتمہ فیصلہ کن مناظرہ کا انجام مولوی احمد علی کی وہابیت کا انکشاف

۱۵/ شوال کو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے نہ آنے اور وکیل مجاز نہ بھیجنے سے انہیں جو شکست ہوئی تھی اس کی عار کم کرنے کے لیے دیوبندی علما کے پورے لشکر نے یہ تجویز سوچی تھی کہ اپنی طرف سے مولوی منظور کو تھانوی صاحب کا وکیل قرار دے لیں۔ اور اس طرح سے ان کے نہ آنے کی خفت کو کچھ کم کریں۔ مولوی منظور نے جس قدر شرطیں پیش کیں، وہ شیر پیشہ اہل سنت مولانا ابوالفتح محمد حشمت علی صاحب سلمہ نے فراخ دلی سے منظور کر لی۔ صرف تھوڑی سی نہایت مفید ترمیمیں چاہی تھیں، جن میں فریقین کا کوئی حرج نہ تھا۔ مثلاً یہ ہے کہ دو مسئلوں میں اخیر تقریر مولوی منظور کی ہوگی تو دو میں اخیر تقریر مولانا حشمت علی کی ہوگی اور یہ کہ ہر دو مناظر اپنی اپنی تقریریں اپنے مؤکلوں سے دستخط کرا کر مخالف کو دیں گے۔ یعنی مولانا حشمت علی صاحب اپنی تقریروں پر اعلیٰ حضرت جیہ الاسلام دام ظلہ العالی کے دستخط کرا دیں گے۔ اور مولوی منظور صاحب سنبھلی اپنی تقریروں پر مولوی اشرف علی تھانوی سے دستخط کرا دیں گے۔ یہ بات نہایت معقول تھی، تمام حاضرین نے پسند کیا۔ وہابیہ کے بھی معاملہ فہم حضرات نے اس کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا، اور اس میں فریقین میں کسی کا حرج بھی نہ تھا۔ مگر وہابی صاحبوں کو مناظرہ موت کے برابر مہیب نظر آ رہا تھا۔ اتنی سی بات وہ دن بھر میں منظور نہ کر

۱۲۳

۲۷

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

سکے اور ان کی کاناپھوسی مشورے ختم نہ ہونے تھے اور نہ ہوئے۔ ان کے صدر مولوی اسماعیل سنبھلی اختیاراتِ صدارت سے تجاوز کر کے طنزوں، کنایوں اور غلط الزاموں پر اتر آتے ہیں۔ اور سنیوں کے فاضل صدر حضرت علامہ سید محمد شاہ صاحب سیالکوٹی فاضل پنجاب کو مجبوراً ان کا جواب دینا پڑتا تھا، کئی مرتبہ تو علامہ موصوف نے وہابیہ کے صدر مولوی اسماعیل صاحب کو آگاہ کیا کہ آپ اپنے اختیاراتِ صدارت سے تجاوز نہ کریں۔ مسائل کا بیان کرنا، فریقِ مقابل پر الزام لگانا، یہ کام آپ کا نہیں ہے۔ آپ اپنے مناظر کو کھڑا کر دیجیے کہ وہ مسائل پر گفتگو کرے۔

۱۲۴

لیکن وہابیہ کے صدر کا منشا تھا کہ مجمع کو اشتعال دلائے اور کسی طرح فساد کی صورت پیدا کرے تاکہ فساد ہو جائے اور مناظرہ نہ کرنا پڑے۔ اس لیے وہ برابر اسی قسم کی شراغیں گفتگو کرتا رہا۔

سنیوں کے صدر علامہ سید محمد شاہ صاحب سلمہ کو مجبوری صدر وہابیہ کے جواب دینے پڑے۔ جواب دینے تو ماشاء اللہ دانت کھٹے کر دیئے، اور وہابیہ کے ہوش اڑا دیئے۔ جب فاضل صدر نے دیکھا کہ وہابیہ دیوبندیہ کا صدر کسی طرح بھی اپنے مناظر کو کھڑا نہیں کرتا۔ تو تین بار یہ فرمایا کہ اگر آپ کو خواہش مناظرہ ہے تو پھر آپ کا اور میرا ہی مناظرہ ہو جائے۔ منطق، فلسفہ، ریاضی، تفسیر، حدیث، فقہ، اصول عقائد جس علم و فن میں چاہیں مناظرہ کر لیں۔ مگر وہابیہ صدر جس کو تھا نوی صاحب کی وکالت کا بھی ادعا تھا اور اس میں یہ جرأت ہی نہ تھی کہ خود ہی مناظرہ کے لیے تیار ہو جا تا، نہ وہ اپنے مناظروں میں سکت دیکھتا تھا اس لیے بے چارہ وقت کو نالتا تھا اور اشتعال انگیزی کی کوشش کرتا تھا۔

۲۸

مناظرہ سے بچنے کی ایک نہایت شرم ناک تدبیر

وہابیہ دیوبندیہ نے امرتسر کے مشہور غیر مقلد ”ثناء اللہ“ کو بلا کر نہایت احترام سے اپنے اسٹیج پر بلایا۔ اور دیوبندی مناظر مولوی منظور نے اپنی کرسی پر جگہ دی۔ ثناء اللہ صاحب کی آمد پر دیوبندیوں کی ساری جماعت تعظیم کے لیے کھڑی ہو گئی اور نعرہ تکبیر بلند کیا۔ اگرچہ ہزار ہا آدمیوں کے مجمع نے اس فعل پر نفرت کا اظہار کیا۔ اور سب کو یہ حرکت ناگوار گزری، لیکن وہابیہ نے اپنے رفیق کو چھوڑنا گوارا نہ کیا۔

۱۲۵

حاضرین پر عیاں ہو گیا کہ غیر مقلدین اور وہابیہ دیوبندیہ درحقیقت عقائد میں متحد ہیں۔ اعمال ظاہری میں اگرچہ مختلف ہیں جس حالت میں کہ شرطیں طے ہو رہی تھیں۔ اور وہابیہ سے اقرار لیا کہ وہ اپنی تقریروں پر اپنے پیشوا مولوی اشرف علی صاحب کی تصدیق کرانے کا ذمہ لیں، اس حالت میں وہابیہ کی طرف سے یہ شرم ناک سوال کیا گیا کہ اس مناظرہ کو رہنے دو۔ اور ثناء اللہ غیر مقلد سے مناظرہ کر لو۔

اس سے اندازہ کیجیے کہ وہابیہ دیوبندیہ اور ان کا مناظر سب مناظرہ کی طرف سے پریشان تھے۔ وہ اسی کو غنیمت سمجھے کہ غیر مقلد کے کندھوں پر اپنا جوار کھ کر بھاگ نکلیں۔ سنیوں کے صدر نے کہا کہ آپ مناظرہ سے اپنے فرار کی تحریر دے دیں تو ہم ثناء اللہ سے مناظرہ شروع کر دیں۔ جب وہابیہ نے دیکھا کہ اس طرح بھی مناظرہ کی مصیبت سر سے نہیں ٹلتی تو ان کے سکریٹری نے اعلان کر دیا کہ اس جلسہ کی ذمہ داری میرے اور حضرت مولانا سید احمد صاحب کے اوپر ہے۔ میں اس ذمہ داری کو اپنے سر اٹھاتا ہوں۔ اس کلمہ کے یہ معنی تھے کہ وہ اپنی طرف کے مجمع کے ذمہ دار نہیں رہے۔ جب کو تو ال صاحب نے دیکھا کہ ان کی نیت فساد کرانے کی ہے تو انہوں نے اپنی ذمہ

۲۹

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

داری محسوس کی اور مجمع میں آکر کہا کہ آپ امن وامان سے کام لیجیے۔ ایسا نہ ہو کہ انتظام قائم رکھنے کے لیے اپنی طاقت استعمال کرنے پر مجبور ہوں۔

لیکن وہابیہ نے اس پر بھی اپنی روش نہ بدلی اور یہ بے ضابطگی کی کہ عین اس وقت جب کہ سنیوں کے صدر علامہ سید محمد شاہ صاحب تقریر فرما رہے تھے۔ ان کی تقریر کے دوران میں اپنے مقرر کو کھڑا کر دیا اور اس نے چلانا شروع کر دیا۔ یہ خلاف تہذیب و انسانیت و خلاف ضابطہ کاروائی دیکھ کر کوتوال صاحب نے مجمع سے فرمایا کہ چلے جاؤ مجھے اندیشہ ہو گیا ہے یہ سنتے ہی وہابیہ سب کے سب فرار ہو گئے ایک بھی موجود نہ رہا کسی کے منہ سے یہ نہ نکلا کہ جناب ہم آپ کو اطمینان دلاتے ہیں کہ امن قائم رکھیں گے، کوئی بات فساد کی نہ ہونے دیں گے آپ ہمیں مناظرہ کرنے دیجیے..... یہ کہتے تو جب یہ کہ انہیں مناظرہ منظور ہوتا۔ لیکن انہوں نے کوتوال صاحب کے یہ فرمانے کو بہت ہی غنیمت سمجھا۔ نہ کسی کو سلام کیا نہ کلام کیا، نہ کہا کہ ہم جارہے ہیں، نہ اذن لی نہ اجازت لی، نہ اپنے آئندہ آنے کا وعدہ کیا چپکے سے روانہ ہو گئے۔ اور سنی بھگوانند صاحب قائم رہے اور عصر تک مولانا ابوالفتح حافظ حشمت علی صاحب اور علامہ سید محمد شاہ صاحب کی زیر دست تقریریں ہوتی رہیں، مجمع قائم رہا، پھر شب میں ۳ بجے تک جلسہ رہا۔

وہابیہ کے اس بھاگ جانے کو شہر کے لوگوں نے بہت نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھا، تمام شہر میں ان کی بدنامی ہو رہی ہے۔ اہل سنت جماعت کے جلسہ نہایت تزک و احتشام کے ساتھ جاری ہیں۔ یہ ساری وہابی لشکر کی بہت ذلیل ترین شکست ہوئی۔ اور چوں کہ وہابیہ کی جماعت نے مولوی منظور سنبھلی کو مولوی اشرف علی تھانوی کا وکیل تسلیم کر لیا تھا اور ان کی فتح و شکست کو تھانوی کی فتح و شکست قرار دیا تھا اس لیے یہ

۱۲۶

۳۰

مجاہدہ شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

شکست مولوی اشرف علی کی شکست اور ان کی ہار ہے۔ سنی نوجوان طالب علموں کو حسرت رہ گئی کہ مباحثہ مناظرہ میں سے کسی بحث پر وہابیہ دومنٹ بھی نہ بولے ورنہ انہیں بھی کچھ مزہ آجاتا ہے

دل کی دل ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی
ان سے مطلب کی ملاقات نہ ہونے پائی

۱۲۷

۳۱

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

مولوی اشرف علی تھانوی کی دس روشن شکستیں

تھانوی صاحب کو اس مناظرہ کے لیے نہ خود آنے کی جرأت ہو سکی نہ اپنا مجاز و ماذون مطلق وکیل بھیجنے کی ہمت ہوئی۔ یہ اس مناظرہ میں حسب داد فریقین تھانوی

صاحب کی پہلی شکست ہے۔

۱۲۸ وہابیہ کے مولویوں نے کہا کہ تفہیم و مناظرہ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں، جب تھانوی صاحب نے تفہیم کا وکیل بنا دیا تو مناظرہ کا وکیل بھی بنا دیا۔ اس پر مناظر اہل سنت نے رد کیا کہ تفہیم کے معنی سمجھنا ہیں جیسے استاذ شاگرد کو سمجھاتا ہے۔ بخلاف مناظرہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہر فریق اپنے مقابل کی بات سمجھے اور اگر سمجھ میں آجائے تو اسے قبول کر لے اور دونوں مناظرین علم میں مساوی ہوں تو تفہیم کی وکالت مناظرہ کی وکالت نہ ہوئی۔ تھانوی کی فرضی وکلا تفہیم و مناظرہ کا ہم معنی ہونا ثابت نہ کر سکے۔ یہ تھانوی

صاحب کی دوسری شکست ہے۔

۳۲ قرارداد مسلم فریق میں یہ طے ہو چکا تھا کہ مباحث مناظرہ چار ہوں گے۔ تھانوی صاحب نے ان میں سے صرف ایک بحث عبارت ”حفظ الایمان“ کی تفہیم کا وکیل بنایا۔ جس سے ثابت ہوا کہ خود تھانوی صاحب کو اس بات کا یقین ہے کہ فتویٰ گنگوہی، عبارت ”تحدیر الناس وبراہین قاطعہ“ میں ایسے کھلے کفریات ہیں جن کو سمجھنا بھی ان کی

طاقت سے باہر ہے۔ یہ تھانوی صاحب کی مسلم فریقین تیسری شکست ہے۔

مناظر دیوبند نے دعویٰ کیا کہ ”رشدیہ“ میں جو مناظرہ کی کتاب ہے یہ لکھا

مجاہد شیر پیشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

ہوا ہے کہ مدعی کی پہلی تقریر ہو اور اس کی کچھلی تقریر ہو۔ مناظر اہل سنت نے بار بار مطالبہ کیا، مگر مولوی منظور ”رشید“ میں یہ مضمون نہیں دکھا سکے۔ یہ تھانوی صاحب کی چوتھی شکست ہے۔

تھانوی صاحب کے فرضی وزعی وکلاے تفہیم، مولوی منظور سنبھلی، مولوی ابولوفاشاہ جہاں پوری مولوی اسماعیل سنبھلی کو اس بات کا اقرار لکھنے کی ہمت نہ ہو سکی کہ وہ اپنے خود ساختہ وکیل تھانوی تقریروں پر تھانوی صاحب کے دستخط کرا دیں گے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ ان مولویوں کو خود یقین تھا کہ تھانوی صاحب کے نزدیک ان کی تقریریں غلط ہوں گی اور وہ ہرگز ان کی تصدیق نہ کریں گے۔ تھانوی صاحب کے فرضی وزعی وکیلوں کی یہ بے کسی تھانوی صاحب کی پانچویں شکست ہے۔

وہابیہ دیوبندیہ کے صدر مولوی اسماعیل سنبھلی اپنے مناظر کو گفتگو کے لیے کھڑا نہ کیا اور خود شرانگیز تقریریں کرتے رہے تاکہ فساد ہو جائے اور مناظرہ کی قیامت سے ان کی جان بچے۔ تھانوی صاحب کی یہ زعی و فرضی وکیل کی یہ شرمناک حرکت تھانوی صاحب کی چھٹی شکست ہے۔

مولوی اسماعیل سنبھلی صدر وہابیہ کی بے ضابطہ و بے قاعدہ تقریروں پر جب فاتح دیوبند علامہ سید محمد شاہ صاحب نے ان کو سر میدان لاکار کہ جب آپ اپنے مناظر کو کھڑا کرنا نہیں چاہتے اور خود بے قاعدہ مباحث پر تقریر پر عوام کو برا بیچنے کرنا چاہتے

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

ہیں تو پھر میرا آپ سے مناظرہ ہو جائے۔ اس چیلنج کے الفاظ ایسے پر زور اور غیرت دلا
نے والے تھے کہ اگر کسی ادنیٰ حیا دار سے کہے جاتے تو وہ بھی تھوڑی دیر کے لیے مناظرہ
کرنے پر آمادہ ہو جاتا۔ لیکن باوجود اس کے کہ اس چیلنج کی زبردست للکار سے تین بار
جلسہ گونج اٹھا۔ مگر تھانوی صاحب کی وکالت کے اس مدعی کو مناظرہ کی ہمت نہ ہو
سکی۔ تھانوی صاحب کے اس خیالی وکیل کی یہ حیا سوز خاموشی، تھانوی صاحب کی
ساتویں شکست ہے۔

۱۳۰

وہابیہ دیوبندیہ کا اپنے مناظر کو کرسی سے ہٹانا اس پر ثناء اللہ غیر مقلد وہابی کو
بٹھانا اور اسے چیلنج مناظرہ دلوانا اور اس طرح مناظرہ سے اپنی جان بچانا سب تھانوی
صاحب کے زعمی و فرضی و کیلوں کے مشورہ سے تھا۔ یہ تھانوی صاحب کی آٹھویں
شکست ہے۔

۳۴

جمیۃ الاحناف دیوبندیہ کے سکریٹری نے تھانوی صاحب کے خیالی و ادعائی
و کیلوں کے مشورہ سے یہ اعلان کیا کہ اب میں مجمع کا ذمہ دار نہیں۔ اس کے معنی یہ تھے
کہ اب اگر ان کی جماعت شررا انگیزی و نقص امن کریں تو وہ اس کے ذمہ دار نہیں اور دیو
بندیوں کو ان کے سکریٹری کی طرف سے شرر، فساد کی اجازت ہے۔ مقصد یہ تھا کہ کو
توال صاحب فساد کا احتمال دیکھ کر مناظرہ بند کرادیں اور وہابیوں دیوبندیوں کی جان
مناظرہ کی قہر آفت سے بچ جائے۔ تھانوی صاحب کے ادعائی دریائی و کیلوں کی یہ شرم

ناک حرکت تھانوی صاحب کی نویں شکست ہے۔

مجاہدہ شیر پیشہ اہل سنت

منظرہ پنجاب

کو تو ال صاحب کے کہہ دینے پر وہا بیہ، دیو بندیہ کے سکریٹری نے اپنی
جماعت کی طرف سے با امن رہنے کی ذمہ داری نہ لی۔ اور تھانوی صاحب کے تینوں
وکلاء تفہیم اپنی ساری جماعت کو لے کر اہل سنت کو بغیر اطلاع دینے، بغیر ان سے

اجازت لیے جلسہ سے فرار ہو گئے۔ یہ تھانوی صاحب کی **دسویں شکست**

ہے۔ ”تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ“ باقی شکستوں کی تفصیل آئندہ ملاحظہ ہو۔

۱۳۱

۳۵

مجاہد شیریشہ اہل سنت

مناظرہ پنجاب

مسلمانانِ لاہور کو دو عظیم الشان فائدے

اس واقعہ سے اور بھی فائدے حاصل ہوئے ہیں:

اول: یہ کہ لاہور کے بھولے بھالے مسلمان مولوی احمد علی صاحب

شیرانوالی کو حنفی سنی صوفی سمجھتے تھے۔ ان پر ان واقعات نے روشن کر دیا کہ مولوی احمد علی صاحب یقیناً وہابی دیوبندی ہیں اور ان کے وہی ناپاک گندے عقیدے ہیں جو دیوبندی مولویوں نے اپنی کتابوں میں لکھے ہیں۔

۱۳۲

دوم: یہ کہ لاہور کے سیدھے سادھے اہل اسلام دیوبندی مولویوں کی

پر فریب تقریریں سن کر یہ سمجھ ہوئے تھے کہ وہابیہ تو صرف غیر مقلد ہیں۔ جو اپنے کو اہل حدیث کہتے ہیں، لیکن دیوبندیوں نے ثناء اللہ غیر مقلد کو اپنے اسٹیج پر عزت و احترام کے ساتھ بلایا اور اپنے مناظر مولوی منظور سنبھلی کو کرسی سے ہٹا کر اس پر ثناء اللہ صاحب کو بٹھایا، ان کو اپنا مشکل کشا بنایا اور ان کے پردے میں اپنے سر سے مناظرہ کی مصیبت ٹالنے کے لیے ان سے چیلنج دلویا۔ ان واقعات سے روشن ہو گیا کہ دیوبندیہ وغیرہ مقلدین دونوں وہابی ہیں۔ دونوں کے عقیدے بالکل ایک ہیں۔ دونوں کا مذہب متحد ہے دونوں میں صرف بعض ظاہری اعمال کا معمولی اختلاف ہے۔

۳۶

منظرہ پنجاب

مجاہد شیریشہ اہل سنت

اعلان

حسب قرار داد مسلم فریقین وہابیہ، دیوبندیہ اور ان کی پارٹی جمیعت الاحناف لاہور اور مولوی احمد علی شیرانوالی پر لازم ہے کہ وہ بہت جلد مولوی اشرف علی پر اظہار منافرت اور ان کی اختلافی تحریروں کی پیروی چھوڑ دینے کا بہت صاف لفظوں اعلان چھاپ دیں۔ تمام اہل سنت و جماعت اس کے منتظر ہیں۔

۱۳۳

المشتہرین

اراکین مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور

۳۷